سُورَةُ النَّبَإِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT محفوظہ
All Rights Reserved جمیع حقوق
2025

سورۃ النبأ

تفسیر ارشدی

مرتب
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالی

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإسراء

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو

اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فہرس

سورۃ النبأ

مضمون	صفحہ نمبر

پہلا حصہ (سورہ نبأ کا تعارف - اہداف, مناسبت، مقاطع و یونٹس و موضوعاتی ربط کی شکل میں)

بعض اہداف 78
مناسبت / لطائف التفسیر 79
ابتداء عظیم سوال کے ساتھ (آیات 1-3) 80
کائنات کی نشانیوں کا حوالہ (آیات 4-16) 80
یوم قیامت کی یاد دہانی (آیات 17-30) 80
تفکر کی دعوت پر اختتام (آیات 31-40) 80
موضوعاتی ربط 80

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

آیات 1–5: یوم قیامت کا سوال 83
آیات 6–16: تخلیق میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں 84
آیات 17–30: یومِ قیامت 86
آیات 31–40: نیک لوگوں کے لیے انعامات 89

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

تیسرا حصہ

تیسرے حصے کا پہلا حصہ: "التفسیر اللغوی" 95

تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: اسم وفعل کی شناخت اور تجزیہ 99

چوتھا حصہ

قرآن کی 20 آیات جو جہنم اور اس کی ہولناکیوں کو بیان کرتی ہیں (عربی اور اردو میں) 124

یہ آیات جہنم کی شدت اور ہولناکی کو واضح کرتی ہیں ---------- 129

یہ آیات قیامت کے مناظر بیان کرتی ہیں 134

پانچواں حصہ

تفسیر بالقرآن من أضواء البیان 141

چھٹواں حصہ

حصہ اول– وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیا ہے 144

حصہ دوم– وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں 144

1. قیامت اور بعثت کا یقین 162

2. فطری نشانیوں پر غور (Reflection on Natural Signs) 162

3. فیصلے کا یقینی ہونا (Inevitability of Judgment) 163

4. مومنین اور کافروں کے درمیان فرق 164

5. قیامت کے یقینی ہونے کے بارے میں 164

6- فطری نشانیوں پر غور 166

7. حساب کا لازمی ہونا 167

8. مومن اور کافر میں فرق 167

9. قیامت کی یقینی حیثیت اور نماز کی اہمیت 169
10. حساب کالازمی ہونا(Inevitability of Judgment) 170
11. مومن اور کافر کافرق 171
12-اللہ تعالیٰ کی حتمی اتھارٹی 173
کتاب تفسیر القرآن 174
کتاب: قرآن پاک کی تفسیر کے بیان میں 174
حدیث سے اخذ کردہ اہم نکات 177
13. اللہ کی آخری اور مطلق حاکمیت(Final Authority of Allah) 178
اللہ کی حاکمیت اور آخری اختیار کے بارے میں مزید نکات 179

ساتواں حصہ

تفسیر بالحدیث 181
5. جہنم کا تیار ہونا اور اس کا انتظار 183

آٹھواں اور نواں حصہ

تفسیرِ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم 187

دسواں حصہ

عربی تفاسیر سے مستند نکات (حصہ دوم: تفصیلی تفسیر) 191
سورۃ النبأ کی تفسیر کا اختتام 213
فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات 213

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

گیارہ حصہ

گیارہواں (11) سورۃ سے اخذ کردہ اسباق 216
گیارہواں (11) حصہ عمومی معلومات 218
اس حصے میں زیرِ بحث خصوصی موضوع 220
مضمون 2... 223
1. توحید (خدا کی وحدانیت) 223
2. رسالت (نبوت) 224
3. آخرت (قیامت).. 225
مضمون 3... 226
بچوں اور نوجوانوں کے لیے سورۃ النباء پر تین تحقیقی اسائنمنٹس.......................... 239

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سُورَةُ النَّبَاءِ

سُورَۃُ النَّبَاءِ

سورۃ النباء کی تفسیر 11 حصوں میں پیش کی جارہی ہے:

پہلا حصہ	سورت کا جائزہ پیش کرتا ہے، اس کے پچھلی اور اگلی سورتوں سے تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ سورت کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کو بھی بیان کرتا ہے۔
دوسرا حصہ	قرآن کے معانی کا ترجمہ کے ذریعے، آیت بہ آیت وضاحت کے ساتھ۔
تیسرا حصہ	تیسرے حصے کا پہلا حصہ: کتاب السراج سے الفاظ کا مجموعہ۔ تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ۔ یہ حصہ الفاظ پر مرکوز ہے، جہاں ہم اسم (واحد یا جمع) اور فعل (ماضی یا حال) کی شناخت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اس عمل سے ہمیں قرآن کی گہرائی میں غور و فکر کرنے میں مدد ملتی ہے۔
چوتھا حصہ	قرآن کی وہ آیات جمع کرنا جو موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ یہ حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم کس طرح موضوع یا عنوان سے متعلق دیگر قرآنی آیات کے ذریعے سمجھنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
پانچواں حصہ	تفسیر بالقرآن
چھٹا حصہ	پہلا حصہ: وہ احادیث جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیں دوسرا حصہ: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی گئیں
ساتواں حصہ	تفسیر بالحدیث

آٹھواں اور نواں حصہ	اقوال صحابہ و تابعین مع تفسیر بالرائے المحمود پانچ مشہور تفاسیر سے صحابہ اور تابعین کے اقوال (کچھ اقوال) کے ساتھ ساتھ تفسیر بالرائے محمود کو جمع کیا گیا نوٹ: میں نے دو حصے (8 اور 9) کو ایک جگہ اس لیے جمع کیا کیونکہ میں نے جب اقوال جمع کیے تو ان میں سے کچھ اقوال، تفسیر بالرائے محمود پر مبنی پائے۔
دسواں حصہ	عربی تفسیر سے مستند نکات
گیارہواں حصہ عمومی معلومات	سورت سے حاصل ہونے والے اسباق عمومی معلومات یہ مختلف موضوعات اور سورۃ کے مضامین پر جامع معلومات پر مشتمل ہے، غیر معتبر اسرائیلیات (من گھڑت روایات) کا رد، وہ ضعیف اور من گھڑت احادیث جو ثابت نہیں ہیں ان کا انکار، لغوی اور اسلامی مسائل سے متعلق غلط عقائد، نظریات اور شکوک و شبہات کا رد، نیز جدید تحقیق پر مبنی غلط فہمیوں کی تفصیلی تردید بھی اس میں شامل ہے۔ 1 تا3: جدید ذہنوں کے لیے توحید، رسالت اور آخرت کو پیش کرنے کا بہترین طریقہ۔ 4 :بچوں اور نوجوانوں کے لیے تین تحقیق پر مبنی اسائنمنٹس 5:وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا یہ نکات میری کتاب "ٹائم مینجمنٹ" سے لیے گئے ہیں۔ 6 : قیامت سے متعلق اہم خطبہ یا مضمون 7: قیامت کیا ہے؟ اور دوبارہ زندہ ہونا کیا ہے؟ Updated : 14 July 2025 الحمدللہ

پہلا حصہ

(سورہ نبأ کا تعارف- اہداف, مناسبت، مقاطع و پوائنٹس و موضوعاتی ربط کی شکل میں)

(78)

سُورَةُ النَّبَاِ

An-Naba’	The Great News	عظیم خبر

مقامِ نزول (مکہ)

یہ حصہ سورۃ کا اجمالی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں اس کے پچھلی اور اگلی سورتوں سے تعلق کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، سورت کے موضوعاتی انداز اور اس کے مقاصد کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔

(ہم سب سے پہلے سورۃ کو مجموعی طور پر دیکھیں گے —یعنی یہ سمجھیں گے کہ یہ اپنے سے پہلے اور بعد کی سورتوں سے کس طرح جڑی ہوئی ہے۔ ہم سورت کے بنیادی مقاصد پر بھی بات کریں گے اور اس کے مختلف حصوں (یونٹس) کا تعارف کرائیں گے، تاکہ اس کی ساخت اور پیغام کا واضح نقشہ سامنے آجائے۔)

بعض اہداف

- ❖ اس کا نام "النبأ" اس لیے ہے کیونکہ اس میں ایک اہم خبر ہے اور وہ قیامت کا تذکرہ ہے۔[1]
- ❖ یہ سورت آخرت کے اثبات پر دلالت کرتی ہے جس کا مشرک انکار کیا کرتے تھے۔
- ❖ اس میں بتایا گیا کہ جس طرح اللہ اس کائنات کو بنانے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔
- ❖ روز جزا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مشرکوں اور کافروں کے لیے جہنم کے مختلف عذابات کے تذکرہ کے ساتھ متقیوں کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کی گئی ہیں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ گویا یہ سورت ترغیب و

---

[1] (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج 8 / ص 302)

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

ترہیب دونوں پر مشتمل ہے۔[2]

❖ آخر میں قیامت کے مناظر اور احوال بیان کیے گئے ہیں۔

❖ کفار قریش اللہ کی ربوبیت کو مانتے تھے الوہیت کو نہیں۔ اسی طرح نبی کی امانت و صداقت کو مانتے تھے لیکن رسالت کو نہیں اور آخرت کو تو بالکل نہیں مانتے تھے۔ اسی لئے یہ مکمل سورہ اسی کے ذکر میں نازل ہوا ہے۔

❖ کفار قریش ہی نہیں بلکہ ہر زمانہ میں آخرت کا موضوع حساس رہا لوگوں کو شیطان آسانی سے جھانسہ میں ڈالتا آرہا ہے لہذا کثرت سے اس موضوع کو الگ الگ پیرائے میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ "إذا تکرر تقرر"

مناسبت / لطائف التفسیر

ہر دور میں شیطان لوگوں کو بآسانی قیامت سے غافل کرتا آرہا ہے، اورانسان جلد بھول جاتا ہے، اس کی یاددہانی کے لئے اس سورہ کا نزول ہوا ہے۔

❖ ان تمام سورتوں کا ایک مشترکہ عنوان ہے قیامت کا ذکر۔

❖ آخرت کا موضوع چونکہ نہایت حساس ہے اس لئے اس کو مختلف سورتوں میں کثرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے "إذا تکرر تقرر"

❖ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ النبأ یہاں نعمتوں کے تذکرہ کے بعد قیامت کا ذکر ہے۔ جنت اور جہنم کا بھی ذکر ہے جیسا کہ کہا ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ النبأ اور یہاں آخر المنازل جنت و جہنم کا تذکرہ ہے۔

مختصر تعارف

سورۃ النباء، قرآن کی دیگر سورتوں کی طرح، اپنی آیات اور حصوں کے درمیان مضبوط موضوعاتی ربط کی حامل ہے۔ ذیل میں اس بات کا مختصر تجزیہ پیش کیا گیا ہے کہ کس طرح اس کے مختلف حصے آپس میں مربوط ہیں:

---

[2] مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسنة : سعيد بن علي بن وهف القحطاني)

ابتداء عظیم سوال کے ساتھ (آیات 1-3):

سورۃ ایک اہم سوال کے ساتھ شروع ہوتی ہے، جس میں "عظیم خبر" کے بارے میں پوچھا گیا ہے جس پر لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ یہ تعارف سننے والے کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتا ہے اور اس خبر کی حقیقت جاننے کی جستجو پیدا کرتا ہے۔

کائنات کی نشانیوں کا حوالہ (آیات 4-16):

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو یاد دلایا گیا ہے، جیسے زمین، پہاڑ، رات و دن، آسمان اور رزق کی تخلیق۔ یہ فطری تمہید قیامت اور حساب کتاب پر اللہ کی قدرت کو ثابت کرنے کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔

یوم قیامت کی یاددہانی (آیات 17-30):

کائنات کی تخلیق کے ذکر کے بعد، ان آیات میں "عظیم خبر" یعنی قیامت کے دن کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہاں قیامت کے دن کا منظر، مومنین اور کافروں کی حالت، اور جزا و سزا کے درمیان واضح فرق کو بیان کیا گیا ہے۔

تفکر کی دعوت پر اختتام (آیات 31-40):

سورۃ کے آخر میں نیک لوگوں کی نعمتوں کا تفصیلی ذکر ہے، جو اللہ کی رحمت اور عظمت کی عکاسی کرتا ہے۔ پھر ایک سنجیدہ منظر کے ساتھ اختتام ہوتا ہے جس میں قیامت کے قریب ہونے اور کافروں کے لیے وارننگ دی گئی ہے، جو پوری سورت کو مربوط اور اس کے پیغام کو مضبوطی سے بند کرتی ہے۔

موضوعاتی ربط:

سوال اور وضاحت: سورت ایک غور و فکر پر مبنی سوال سے شروع ہوتی ہے، جس کے بعد کائناتی نشانیوں کے ذریعے وضاحت کی جاتی ہے۔

قیامت اور حساب کی یاددہانی: اللہ کی تخلیقی قدرت کو مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت سے جوڑا گیا ہے۔

تنبیہ اور خوشخبری: کافروں کو وارننگ دینے کے بعد نیک لوگوں کی نعمتوں کا ذکر آتا ہے، جو امید اور خوف کے

درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔

جامع اختتام: سورت کے بنیادی مقصد یعنی قیامت اور جزا کی یاددہانی کو دوبارہ اجاگر کیا گیا ہے۔

یہ منطقی تسلسل سورۃ النباء کو ابتدا سے انتہا تک ایک مربوط موضوعاتی اکائی بنادیتا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

یہ حصہ قرآن کے معانی کے اور ہر آیت کی سادہ اور مختصر وضاحت پر مشتمل ہے۔ یہاں ہر آیت کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کا مطلب واضح اور عام فہم ہو جائے۔

آیات 1–5: یومِ قیامت کا سوال

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

ترجمہ: وہ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟

وضاحت: یہ سوالی انداز سورۃ کا آغاز ہے، جو منکرین کے قیامت کے بارے میں سوالات اور حیرت کو ظاہر کرتا ہے۔

عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: اس بڑی خبر کے بارے میں۔

وضاحت: اس سے مراد قیامت اور دوبارہ زندہ کیے جانے کی خبر ہے، جو منکرین کے لیے حیران کن اور اہم ہے۔

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

ترجمہ: جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وضاحت: منکرین قیامت کے ہونے میں شک اور اختلاف کا شکار تھے، جو ان کی کمزور ایمان داری کو ظاہر کرتا ہے۔

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ

ترجمہ: ہرگز نہیں! عنقریب وہ جان لیں گے۔

وضاحت: یہ ایک سخت تنبیہ ہے کہ وہ جلد ہی حقیقت کو جان لیں گے۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ

ترجمہ: پھر، ہرگز نہیں! عنقریب وہ جان لیں گے۔

وضاحت: اس کی تکرار قیامت کے یقینی اور لازمی ہونے کی تاکید کرتی ہے۔

آیات 6–16: تخلیق میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا

ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟

وضاحت: زمین کو ایک آرام دہ اور زندگی کے قابل جگہ بنانا اللہ کی رحمت اور حکمت کی نشانی ہے۔

وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا

ترجمہ: اور پہاڑوں کو میخیں (کھونٹے) نہیں بنایا؟

وضاحت: پہاڑ زمین کے استحکام کے لیے کھونٹوں کی طرح ہیں، جو اللہ کی حکمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا۔

وضاحت: انسانوں کو مرد و عورت کی صورت میں پیدا کرنا اللہ کے واحد ہونے کی دلیل اور مخلوقات میں توازن اور ہم آہنگی کی نشانی ہے۔

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا

ترجمہ: اور تمہاری نیند کو راحت کا ذریعہ بنایا۔

وضاحت: نیند اللہ کی طرف سے جسم و روح کے لیے آرام اور تجدید کا ذریعہ ہے۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا

ترجمہ: اور رات کو (تمہارے لیے) لباس بنایا۔

وضاحت: رات کی تاریکی لباس کی طرح ہے، جو سکون اور آرام فراہم کرتی ہے۔

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

ترجمہ: اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔

وضاحت: دن کو کام اور معاش کے لیے بنایا گیا ہے، تاکہ انسان اپنی ضروریات پوری کر سکے۔

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا

ترجمہ: اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وضاحت: سات آسمان اللہ کی عظیم قدرت اور ترتیب کی نشانی ہیں۔

وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا

ترجمہ: اور (آسمان میں) ایک روشن چراغ بنایا۔

وضاحت: اس سے مراد سورج ہے، جو زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے اور حرارت و روشنی فراہم کرتا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا

ترجمہ: اور ہم نے بارش والے بادلوں سے خوب بہتا ہوا پانی برسایا۔

وضاحت: بارش اللہ کی رحمت کی نشانی ہے، جو زمین کو وافر مقدار میں سیراب کرتی ہے۔

لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا

ترجمہ: تاکہ ہم اس کے ذریعے اناج اور سبزہ اگائیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

وضاحت: بارش کے سبب اناج اور سبزہ اگتا ہے، جو انسان اور جانوروں کے لیے بنیادی غذا ہے۔

وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا

ترجمہ: اور گھنے باغات۔

وضاحت: سرسبز باغات اللہ کی قدرت اور خوبصورتی کی علامت ہیں، جو کثرت اور حسن کی نشانی ہیں۔

آیات 17–30: یومِ قیامت

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا

ترجمہ: بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے۔

وضاحت: قیامت کا دن ایک طے شدہ اور یقینی وقت ہے.

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

ترجمہ: جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ در گروہ آؤ گے۔

وضاحت: اس دن سب لوگ اللہ کے حکم سے دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے.

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا

ترجمہ: اور آسمان کھول دیے جائیں گے اور وہ دروازے بن جائیں گے۔

وضاحت: اس سے مراد ہے کہ آسمان کھل جائیں گے، جو دنیاوی نظام کے خاتمے کی علامت ہے.

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا

ترجمہ: اور پہاڑ چلائے جائیں گے اور وہ سراب بن جائیں گے۔

وضاحت: مضبوط پہاڑ بھی ختم ہو جائیں گے، جو دنیا کی عارضی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں.

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا

ترجمہ: بے شک جہنم گھات میں ہے۔

وضاحت: جہنم اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے گھات لگا کر تیار ہے.

لِلْطَّاغِينَ مَآبًا

ترجمہ: سرکشوں کے لیے واپسی کی جگہ ہے۔

وضاحت: نافرمانوں کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے.

لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا

ترجمہ: وہ اس میں طویل زمانے تک رہیں گے۔

وضاحت: جہنم میں سزا ہمیشہ رہے گی.

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا

ترجمہ: وہ اس میں نہ ٹھنڈک چکھیں گے اور نہ کوئی پینے کی چیز۔

وضاحت: ان کے لیے وہاں کوئی راحت یا سکون نہیں ہو گا.

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا

ترجمہ: سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے۔

وضاحت: ان کو صرف عذاب دینے والے مشروبات دیے جائیں گے.

جَزَاءً وِفَاقًا

ترجمہ: یہ ان کے اعمال کے مطابق بدلہ ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

وضاحت: ان کی سزا ان کے اعمال کے عین مطابق ہے.

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا

ترجمہ: بے شک وہ حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔(یعنی ڈرتے نہیں تھے)

وضاحت: وہ آخرت میں حساب کتاب کا انکار کرتے تھے.

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا

ترجمہ: اور ہماری آیات کو جھٹلایا۔

وضاحت: انہوں نے اللہ کی نشانیوں کو مسلسل جھٹلایا.

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا

ترجمہ: اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔

وضاحت: ہر عمل اللہ کے ہاں محفوظ ہے، کسی بات سے انکار نہیں ہو سکتا.

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا

ترجمہ: پس (اب) چکھو، ہم تمہیں عذاب کے سوا کچھ نہ بڑھائیں گے۔

وضاحت: ان کے لیے عذاب میں مسلسل اضافہ ہی ہو گا، جو ان کے اعمال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے

{فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا} ہر وقت اور ہر لمحہ ان کے عذاب میں اضافہ ہوتا رہے گا، اور یہ آیت اہلِ جہنم کے عذاب کی شدت کے بیان میں سب سے سخت آیات میں سے ہے، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔(تفسیر سعدی)

آیات 31–40: نیک لوگوں کے لیے انعامات

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا

ترجمہ: بیشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔

وضاحت: نیک لوگ آخرت میں حقیقی کامیابی اور خوشی حاصل کریں گے۔

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا

ترجمہ: باغات اور انگور

وضاحت: جنت کی نعمتوں میں سرسبز باغات اور کثرت سے پھل شامل ہیں۔

وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا

ترجمہ: اور ہم عمر حسین ساتھی

وضاحت: جنت میں نیک لوگوں کے لیے ہم عمر اور خوبصورت ساتھی تیار کیے گئے ہیں۔

وَكَأْسًا دِهَاقًا

ترجمہ: اور لبالب بھرا ہوا جام

وضاحت: جنت میں پاکیزہ اور لذیذ مشروب دیا جائے گا، جو نشہ سے پاک ہوگا۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا

ترجمہ: وہاں نہ کوئی فضول بات سنیں گے اور نہ جھوٹ

وضاحت: جنت کا ماحول ہر طرح کی منفی، فضول اور جھوٹی باتوں سے پاک ہوگا۔

جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا

ترجمہ: یہ سب آپ کے رب کی طرف سے بدلہ اور بھرپور عطیہ ہے

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

وضاحت: یہ نعمتیں اللہ کی طرف سے نیک لوگوں کے اعمال کے بدلے میں عطا کی جائیں گی۔

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا

ترجمہ: آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کے رب، رحمن کی طرف سے؛ اس کے حضور کسی کو بات کرنے کا اختیار نہیں

وضاحت: قیامت کے دن اللہ کے سامنے کوئی بغیر اجازت بات نہیں کر سکے گا۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

ترجمہ: جس دن روح (جبریل) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے، کوئی نہیں بولے گا سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور وہ درست بات کہے

وضاحت: قیامت کے دن فرشتے اور جبریل بھی خاموش رہیں گے، صرف وہی شخص بولے گا جسے اللہ اجازت دے۔

آیات 39–40

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا

ترجمہ: یہی وہ سچا دن ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کرے۔

وضاحت: یوم قیامت یقینی اور اٹل ہے، اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ کی طرف رجوع اور تیاری کرے۔

إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا

یقیناً ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب سے خبردار کر دیا ہے، جس دن انسان دیکھے گا کہ اس کے ہاتھوں نے کیا آگے بھیجا، اور کافر کہے گا: کاش میں مٹی ہوتا!

وضاحت: اس آیت میں عذاب کی وارننگ دی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کافر کو شدید حسرت ہو گی۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

وضاحت: یہ دونوں آیات نیک لوگوں کے انعامات اور کافروں کے انجام کو واضح طور پر بیان کرتی ہیں، اور آخرت کے لیے تیاری اور جوابدہی پر زور دیتی ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تیسرا حصہ

(التفسیر اللغوی، اسم و فعل کی شناخت)

تیسرا حصہ

تیسرے حصے کا پہلا حصہ: "التفسیراللغوی"

3rd Segment (Part 1 of 3rd Segment: at-Tafseer al-lughawi

ترتيبها78...سورة النبأ...آياتها40...مكية

الآية...الكلمة...معناها

	شمار No	قرآنی الفاظ QURANIC WORDS	عربی میں معنی TRANSLATION IN ARABIC	اردو میں معنی TRANSLATION IN URDU	اردو میں معنی TRANSLATION IN ENGLISH
5611	1	عم	عن أي شيء	کس کے بارے	About what
5612	2	النبإ العظيم	الخبر العظيم؛ وهو القرآن الذي فيه خبر البعث	بڑی خبر	The great news
5613	3	مهادا	ممهدة كالفراش	فرش بنانا	A resting place
5614	4	أوتادا	تثبت الأرض	میخیں بنانا	As stakes
5615	5	أزواجا	أصنافا: ذكورا وإناثا	جوڑا جوڑا(پیدا کرنا)	In pairs
5616	6	سباتا	راحة لأبدانكم، وقطعا لأعمالكم	آرام کا سبب بنانا	[a means for] rest
5617	7	لباسا	ساترا لكم بظلمته؛ كاللباس	پردہ بنانا	As clothing

5618	8	معاشا	تحصلون فيه ما تعيشون به	روزگار بنانا	For livelihood
5619	9	سراجا وهاجا	مصباحا وقادا، مضيئا	چمکتا ہوا اور روشن چراغ (سورج)	A burning lamp
5620	10	المعصرات	السحب الممطرة.	بدلیوں	The rain clouds
5621	11	ثجاجا	منصبا بكثرة.	بکثرت بہتا ہوا پانی	Pauring abundantly
5622	12	وجنات ألفافا	بساتين ملتفة أشجارها	گھنے باغ	And gardens of entwined (twisted) growth.
5623	13	ميقاتا	وقتا، وميعادا للفصل بين الخلق	وقت مقرر	An appointed time
5624	14	الصور	القرن الذي ينفخ فيه إسرافيل – عليه السلام	صور (پھونکا جائے گا)	The Horn
5625	15	أبوابا	ذات أبواب كثيرة؛ لنزول الملائكة	دروازے دروازے ہو جانا	Gateways
5626	16	وسيرت	نسفت بعد ثبوتها	چلایا جاے گا	And are moved
5627	17	سرابا	كالسراب الذي لا حقيقة له	سراب ہونا	A mirage
5628	18	مرصادا	ترصد أهلها، وترقبهم	گھات میں ہونا	lying in wait

Ages [unending]	مدتیں	دهورا لا تنقطع	أحقابا	19	5629
Coolness	خنکی کا مزہ	ما يبرد حر النار على أجسادهم	بردا	20	5630
Scalding (boiling) water	گرم پانی	ماء حارا بالغا نهاية الحرارة	حميما	21	5631
And [foul] purulence	پیپ	صديد أهل النار	وغساقا	22	5632
An appropriate	پوراپورابدلہ ملنا	عادلا، موافقا لأعمالهم	وفاقا	23	5633
they were not expecting	توقع نہیں کرتے ہیں	لا يخافون	لا يرجون	24	5634
We have enumerated it	ہم نے اس کو شمار کیا	حفظناه، وضبطناه مكتوبا في اللوح المحفوظ	أحصيناه	25	5635
Attainment	کامیابی	فوزا بدخولهم الجنة، أو مكانا يفوزون به؛ وهو الجنة	مفازا	26	5636
Gardens	باغات	بساتين عظيمة قد أحدقت بها الأشجار	حدائق	27	5637
Splendid companions/ full-breasted	نوجوان کنواری	حديثات السن، نواهد	وكواعب	28	5638

5639	29	أترابا	مستويات في سن واحدة	ہم عمر عورتیں	Of equal age
5640	30	دهاقا	مملوءة خمرا	چھلکتے ہوئے .	Full
5641	31	لغوا	باطلا من القول	بیہودہ	Any vain talk
5642	32	حسابا	كثيرا، كافيا لهم	بدلہ	[made due by] account,
5643	33	خطابا	كلاما، وسؤالا إلا بإذنه	بات چیت	Speech
5644	34	الروح	جبريل – عليه السلام	روح (جبریل علیہ السلام)	The Spirit
5645	35	صفا	مصطفين	صفیں باندھ کر	In rows
5646	36	لا يتكلمون	لا يشفعون	کوئی کلام نہ کرسکے گا	They will not speak
5647	37	صوابا	حقا، وسدادا	ٹھیک بات	Correct
5648	38	الحق	الذي لا ريب في وقوعه	حق	TRUE
5649	39	مآبا	مرجعا بالعمل الصالح	ٹھکانا	A [way of] re-turn

تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: اسم و فعل کی شناخت اور تجزیہ

اس حصے میں سورۃ النباء کی آیت بہ آیت لغوی تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اسم (ناؤنز) کی واحد و جمع شکلیں اور افعال (وربز) کی ماضی و مضارع حالتیں، ساتھ ہی مصدر (وربل ناؤن) اور معانی شامل ہیں۔ اس عمل سے قرآن کے گہرے پیغام میں تدبر ممکن ہوتا ہے۔

سورۃ النباء (1:78)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

- يَتَسَاءَلُونَ:
- فعل مضارع (Present tense verb): "وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں"
- ماضی: تَسَاءَلَ (اس نے پوچھا)
- مصدر: تَسَاءُل (پوچھنا/سوال کرنا) باب تفاعل
- مادہ: س أ ل

سورۃ النباء (2:78)

عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ

- النَّبَإِ:
- اسم (Noun): خبر
- واحد: النَّبَأُ (خبر)
- جمع: أَنْبَاء (خبریں، رپورٹس)
- الْعَظِيمِ:
- اسم صفت (Adjective): عظیم
- واحد: عَظِيم
- جمع: عُظَمَاء (عظیم لوگ)،

سورۃ النباء(3:78)

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

- ❖ مُخْتَلِفُونَ:
- ❖ اسم فاعل(Active participle):اختلاف کرنے والے
- ❖ ماضی:اخْتَلَفَ(اس نے اختلاف کیا)
- ❖ مضارع:يَخْتَلِفُ(وہ اختلاف کرتا ہے)
- ❖ مصدر:اخْتِلَاف(اختلاف)باب افتعال
- ❖ مادہ:خ ل ف

سورۃ النباء(4:78)

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ

- ❖ سَيَعْلَمُونَ:
- ❖ فعل مضارع(Present tense verb):"وہ جلد جان لیں گے"
- ❖ ماضی:عَلِمَ(اس نے جانا)
- ❖ مصدر:عِلْم(علم / جاننا)
- ❖ مادہ:ع ل م(باب سمع)

سورۃ النباء(78:5)

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ

- ❖ تجزیہ وہی ہے جو آیت 4 میں بیان ہوا۔

سورۃ النباء(6:78)

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا

- ❖ نَجْعَلِ:
- ❖ فعل مضارع(Present tense verb):"ہم نے بنایا"

- ماضی:جَعَلَ(اس نے بنایا)
- مصدر:جَعْل(بنانا)
- مادہ:ج ع ل
- الْأَرْضَ:
- اسم(Noun):زمین
- واحد:الْأَرْضُ
- جمع:أَرَاضِي(زمینیں)
- مِهَادًا:
- اسم(Noun):بچھونا/ آرام گاہ

سورۃ النباء(7:78)

وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا

- الْجِبَالَ:
- اسم(Noun):پہاڑ
- واحد:جَبَل
- جمع:جِبَال
- أَوْتَادًا:
- اسم(Noun):کھونٹے
- واحد:وَتَد
- جمع:أَوْتَاد

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء(8:78)

وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا

- ❖ خَلَقْنَاكُمْ:
- ❖ فعل ماضی(Past tense verb):"ہم نے تمہیں پیدا کیا"
- ❖ مضارع:یَخْلُقُ(وہ پیدا کرتا ہے)
- ❖ مصدر:خَلْق(پیدائش)
- ❖ مادہ:خ ل ق باب نصر ینصر
- ❖ أَزْوَاجًا:
- ❖ اسم(Noun):جوڑے
- ❖ واحد:زَوْج
- ❖ جمع:أَزْوَاج

سورۃ النباء(9:78)

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا

- ❖ جَعَلْنَا:
- ❖ فعل ماضی(Past tense verb):"ہم نے بنایا"
- ❖ مضارع:یَجْعَلُ(وہ بناتا ہے)
- ❖ مصدر:جَعْل(بنانا)
- ❖ مادہ:ج ع ل,باب فتح
- ❖ نَوْمَكُمْ:
- ❖ اسم(Noun):تمہاری نیند
- ❖ واحد:نَوْم

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

❖ سُبَاتًا:

❖ اسم(Noun): آرام/سکون

سورۃ النباء(10:78)

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا

❖ اللَّيْلَ:

❖ اسم(Noun):رات

❖ واحد:اللَّيْل

❖ جمع:لَيَالِي

❖ لِبَاسًا:

❖ اسم(Noun):لباس/پردہ

❖ واحد:لِبَاس

❖ جمع:أَلْبِسَة

سورۃ النباء(11:78)

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

الفاظ:

❖ النَّهَارَ:دن۔

- النَّهَار(دن)۔

❖ مَعَاشًا:روزی۔

- واحد:مَعَاش(روزی، گزر بسر)۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء(12:78)

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا

الفاظ:

- ❖ بَنَيْنَا: ہم نے تعمیر کیا/ بنایا۔
  - مادہ: ب ن ي
- ❖ افعال:
  - ماضی: بَنَى (اس نے بنایا)۔
  - مضارع: يَبْنِي (وہ بناتا ہے)۔
  - مصدر: بِنَاء (تعمیر)۔ باب ضرب
- ❖ سَبْعًا: سات۔
- ❖ شِدَادًا: مضبوط۔
  - واحد: شَدِيد (مضبوط)۔
  - جمع: شِدَاد (مضبوط لوگ / چیزیں)۔

سورۃ النباء(13:78)

وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا

الفاظ:

- ❖ سِرَاجًا: چراغ۔
  - واحد: سِرَاج (چراغ)۔
  - جمع: سُرُج (چراغ)۔
- ❖ وَهَّاجًا: تیز روشن۔
  - وَهَّاج (چمکتا ہوا، شعلہ زن)۔ صفت مبالغہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء(14:78)

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا

الفاظ:

❖ أَنْزَلْنَا: ہم نے نازل کیا۔

مادہ: ن ز ل

افعال:

ماضی: نَزَلَ (اس نے اتارا)۔

مضارع: يَنْزِلُ (وہ اتارتا ہے)۔

مصدر: نُزُول (اترنا)۔باب ضرب

❖ الْمُعْصِرَاتِ: بارش والے بادل۔

واحد: مُعْصِرَة (بارش کا بادل)۔

جمع: مُعْصِرَات (بارش کے بادل)۔

o مَاءً: پانی۔

واحد: مَاء (پانی)۔

جمع: مِيَاه (پانی)۔

o ثَجَّاجًا: خوب بہتا ہوا۔

ثَجَّاج (بہتا ہوا)۔صفت مبالغہ

سورۃ النباء(15:78)

لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا

الفاظ:

❖ نُخْرِجَ: تاکہ ہم نکالیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- مادہ:خ رج
- افعال:
- ماضی:أخرج(وہ نکلا)۔
- مضارع:یخْرِجُ(وہ نکلتا ہے)۔
- مصدر:اخراج(نکالنا)۔باب افعال

❖ حَبًّا:دانہ۔

- واحد:حَبٌّ(دانہ،بیج)۔
- جمع:حُبُوب(دانے،بیج)۔

❖ نَبَاتًا:سبزہ۔

- واحد:نَبَات(پودا/سبزہ)۔
- جمع:نَبَاتَات(پودے/سبزے)۔

سورۃ النبأ(16:78)

وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا

الفاظ:

❖ جَنَّاتٍ:باغات۔

- واحد:جَنَّة(باغ)۔
- جمع:جنَّات(باغات)۔

❖ أَلْفَافًا:گھنے۔

- واحد:لِفّ(گھنا جھنڈ)۔
- جمع:أَلْفَاف(گھنے جھنڈ)۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء(17:78)

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا

الفاظ:

❖ يَوْمَ: دن۔
- واحد: يَوْم (دن)۔
- جمع: أَيَّام (دن)۔

❖ الْفَصْلِ: فیصلہ / جدا کرنا۔
- واحد: فَصْل (فیصلہ، حکم)۔
- جمع: فُصُول (تقسیمات، فیصلے)۔

❖ مِيقَاتًا: مقررہ وقت۔
- واحد: مِيقَات (وقت مقررہ)۔
- جمع: مَوَاقِيت (اوقات مقررہ)۔

سورۃ النباء(18:78)

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

الفاظ:

❖ يُنْفَخُ: پھونکا جائے گا۔
- مادہ: ن ف خ
- افعال:
- ماضی: نَفَخَ (اس نے پھونکا)۔
- مضارع: يَنْفُخُ (وہ پھونکتا ہے)۔ باب نصر
- مصدر: نَفْخ (پھونکنا)۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورة النباء(18:78)

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

الفاظ:

- ❖ يُنْفَخُ: پھونکا جائے گا۔
- مادہ:ن ف خ
- ❖ افعال:
- ماضی:نَفَخَ(پھونکا)
- مضارع:يَنْفُخُ(پھونکتا ہے)
- مصدر:نَفْخ(پھونکنا)
- الصُّورِ:صور(قیامت کا بگل)
- فَتَأْتُونَ:تم آوَگے۔
- مادہ: أ ت ي
- ❖ افعال:
- ماضی:أَتَى(آیا)
- مضارع:يَأْتِي(آتا ہے)
- مصدر:إِتْيَان(آنا)باب ضرب
- أَفْوَاجًا:گروہ۔
- واحد:فَوْج(گروہ)
- جمع:أَفْوَاج(گروہ)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء(78:19)

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا

الفاظ:

❖ فُتِحَتْ: کھول دی گئی۔
- مادہ: ف ت ح

❖ افعال:
- ماضی: فَتَحَ (کھولا)
- مضارع: یَفْتَحُ (کھولتا ہے)
- مصدر: فَتْح (کھولنا)
- السَّمَاءُ: آسمان۔
- واحد: سَمَاء (آسمان)
- جمع: سَمَاوَات (آسمان)
- أَبْوَابًا: دروازے۔
- واحد: بَاب (دروازہ)
- جمع: أَبْوَاب (دروازے)

سورۃ النباء(78:20)

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا

الفاظ:

❖ سُيِّرَتْ: چلائی گئیں / ہٹائی گئیں۔ باب تفعیل
- مادہ: س ي ر

❖ افعال: سیَّر یسیر تسییر باب تفعیل

- ماضی مجرد:سَارَ(چلا)
- مضارع مجرد:یَسِیرُ(چلتا ہے)
- مصدر:سَیر(چلنا)
- الْجِبَالُ:پہاڑ۔
- واحد:جَبَل(پہاڑ)
- جمع:جِبَال(پہاڑ)
- سَرَابًا:سراب۔

سورۃ النباء(21:78)

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا

❖ الفاظ:

❖ جَهَنَّمَ:جہنم۔

- مِرْصَادًا:گھات/چھپا ہوا۔

سورۃ النباء(22:78)

لِلطَّاغِينَ مَآبًا

الفاظ:

❖ الطَّاغِينَ:سرکش۔

- واحد:طَاغٍ(سرکش)
- جمع:طَاغِينَ(سرکش)
- مَآبًا:واپسی کی جگہ۔

سورۃ النباء(23:78)

لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا

❖ الفاظ:لَابِثِينَ:رہنے والے۔

- واحد: لَابِث (رہنے والا)
- جمع: لَابِثِينَ (رہنے والے)
- أَحْقَابًا: طویل زمانے۔
- واحد: حُقُب (طویل مدت)
- جمع: أَحْقَاب (طویل مدتیں)

سورۃ النباء (24:78)

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا

الفاظ:

❖ يَذُوقُونَ: چکھیں گے نہیں۔

- مادہ: ذوق

❖ افعال:

- ماضی: ذَاقَ (چکھا)
- مضارع: يَذُوقُ (چکھتا ہے)
- مصدر: ذَوْق (چکھنا)
- بَرْدًا: ٹھنڈک۔
- شَرَابًا: مشروب۔
- واحد: شَرَاب (مشروب)
- جمع: أَشْرِبَة (مشروبات)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ النباء (25:78)

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا

الفاظ:

- ❖ حَمِيمًا: کھولتا ہوا پانی۔
- غَسَّاقًا: پیپ / بدبودار مواد۔

سورۃ النباء (26:78)

جَزَاءً وِفَاقًا

الفاظ:

- ❖ جَزَاءً: بدلہ۔
- وِفَاقًا: مناسب / موزوں۔

سورۃ النباء (27:78)

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا

الفاظ:

- ❖ إِنَّهُمْ: بے شک وہ۔
- كَانُوا: تھے۔
- مادہ: ک و ن
- ❖ افعال:
- ماضی: كَانَ (تھا)
- مضارع: يَكُونُ (ہوتا ہے)
- مصدر: كَوْن (ہونا) باب نصر
- يَرْجُونَ: امید نہیں رکھتے۔
- مادہ: ر ج و

❖ افعال:

- ماضی: رَجَا (امید رکھا)
- مضارع: یَرْجُو (امید رکھتا ہے)
- مصدر: رَجَاء (امید) باب نصر
- حِسَابًا: حساب۔
- واحد: حِسَاب (حساب)
- جمع: حِسَابَات (حسابات)

سورۃ النباء (78:28-37) کا لغوی تجزیہ

(آیت 28) وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا

❖ كَذَّبُوا: انہوں نے جھٹلایا۔

- مادہ: ک ذ ب

❖ افعال:

- ماضی: كَذَّبَ (جھٹلایا)
- مضارع: يُكَذِّبُ (جھٹلاتا ہے)
- مصدر: تَكْذِيب (تکذیب) باب تفعیل
- بِآيَاتِنَا: ہماری نشانیوں کو۔
- واحد: آيَة (نشانی)
- جمع: آيَات (نشانیاں)
- كِذَّابًا: مکمل انکار۔
- كِذَّاب (جھوٹ / انکار)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

(آیت29)وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا

- كُلَّ: ہر۔
- كُلّ(سب / ہر)
- شَيْءٍ: چیز۔
- واحد: شَيْء(چیز)
- جمع: أَشْيَاء(چیزیں)
- أَحْصَيْنَاهُ: ہم نے شمار کر لیا۔
- مادہ: ح ص ي

❖ افعال:

- ماضی: أَحْصَى(شمار کیا)
- مضارع: يُحْصِي(شمار کرتا ہے)
- مصدر: إِحْصَاء(شمار) باب افعال
- كِتَابًا: کتاب / رکارڈ۔
- واحد: كِتَاب(کتاب)
- جمع: كُتُب(کتابیں)

(آیت30)فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا

❖ فَذُوقُوا: تو چکھو!

- مادہ: ذوق

❖ افعال:

- ماضی: ذَاقَ(چکھا)
- مضارع: يَذُوقُ(چکھتا ہے)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- مصدر: ذَوْق (چکھنا) باب نصر
- نَزِيدَكُمْ: ہم تمہیں بڑھائیں گے نہیں۔
- مادہ: ز ي د

❖ افعال:

- ماضی: زَادَ (بڑھایا)
- مضارع: يَزِيدُ (بڑھاتا ہے)
- مصدر: زِيَادَة (اضافہ) باب ضرب
- عَذَابًا: عذاب۔
- عَذَاب (سزا)

(آیت 31) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا

❖ لِلْمُتَّقِينَ: پرہیز گاروں کے لیے۔

- واحد: مُتَّقِي (پرہیز گار)
- جمع: مُتَّقِينَ (پرہیز گار)
- مَفَازًا: کامیابی۔
- مَفَاز (کامیابی)

(آیت 32) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا

❖ حَدَائِقَ: باغات۔

- واحد: حَدِيقَة (باغ)
- جمع: حَدَائِق (باغات)
- أَعْنَابًا: انگور۔
- واحد: عِنَب (انگور)

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

- جمع:أَعْنَاب(انگور)

(آیت33)وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا

❖ كَوَاعِبَ:ہم عمر حسین ساتھی۔مونث

- واحد:كَاعِبَة(حسین ساتھی)
- جمع:كَوَاعِب(حسین ساتھی)
- أَتْرَابًا:ہم عمر۔
- واحد:تِرْب(ہم عمر)
- جمع:أَتْرَاب(ہم عمر لوگ)

(آیت34)وَكَأْسًا دِهَاقًا

❖ كَأْسًا:جام۔

- واحد:كَأْس(جام)
- جمع:كُؤُوس(جام)
- دِهَاقًا:لبالب بھرا ہوا۔
- دِهَاق(لبالب)

(آیت35)لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا

❖ يَسْمَعُونَ:وہ نہیں سنیں گے۔

- مادہ:س م ع
- افعال:
- ماضی:سَمِعَ(سنا)
- مضارع:يَسْمَعُ(سنتا ہے)
- مصدر:سَمَاع(سننا)

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

- لَغْوًا: فضول بات۔
- لَغْو (بے معنی کلام)
- كِذَّابًا: جھوٹ۔
- كِذَّاب (جھوٹ)

(آیت36) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا

❖ جَزَاءً: بدلہ۔

- جَزَاء (جزا)
- رَبِّكَ: تیرا رب۔
- واحد: رَبّ (رب)
- جمع: أَرْبَاب (رب)
- عَطَاءً: عطیہ۔
- عَطَاء (عطا)
- حِسَابًا: حساب۔
- واحد: حِسَاب (حساب)
- جمع: حِسَابَات (حسابات)

(آیت37) رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا

❖ رَبِّ: رب۔

- واحد: رَبّ (رب)
- جمع: أَرْبَاب (رب)
- السَّمَاوَاتِ: آسمانوں کے۔
- واحد: سَمَاء (آسمان)

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

- جمع:سَمَاوَات(آسمان)
- الْأَرْضِ:زمین کے۔
- واحد:أَرْض(زمین)
- جمع:أَرَاضِي(زمینیں)
- مَابَيْنَهُمَا:ان کے درمیان جو کچھ ہے۔
- الرَّحْمَٰنِ:رحمان۔
- خِطَابًا:بات کرنے کا اختیار۔

[سورۃ النبأ(37:78)]رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا

الفاظ:

❖ رَبِّ:رب۔

- واحد:رَبّ(رب)
- جمع:أَرْبَاب(ارباب)
- السَّمَاوَاتِ:آسمان۔
- واحد:سَمَاء(آسمان)
- جمع:سَمَاوَات(آسمان/آسمانوں)
- الْأَرْضِ:زمین۔
- واحد:أَرْض(زمین)
- جمع:أَرَاضِي(زمینیں)
- مَابَيْنَهُمَا:جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔
- بَيْنَ:درمیان
- الرَّحْمَٰنِ:نہایت رحم کرنے والا۔

- الرَّحۡمٰن (رحمٰن)
- يَمۡلِكُونَ: وہ مالک ہیں / قابو رکھتے ہیں۔
- مادہ: م ل ک

❖ افعال:

- ماضی: مَلَكَ (اس نے مالک ہوا)
- مضارع: يَمۡلِكُ (وہ مالک ہے)
- مصدر: مِلۡك (ملکیت) باب ضرب
- خِطَابًا: کلام / بات۔
- واحد: خِطَاب (کلام)
- جمع: خِطَابَات (کلامیں / خطابات)

[سورۃ النباء (38:78)] يَوۡمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالۡمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنۡ أَذِنَ لَهُ الرَّحۡمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

الفاظ:

❖ يَقُومُ: وہ کھڑے ہوں گے۔

- مادہ: ق و م

❖ افعال:

- ماضی: قَامَ (کھڑا ہوا)
- مضارع: يَقُومُ (کھڑا ہوتا ہے)
- مصدر: قِيَام (کھڑا ہونا) باب نصر
- الرُّوحُ: روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام)
- رُوح (روح)
- الۡمَلَآئِكَةُ: فرشتے

- واحد: مَلَك (فرشتہ)
- جمع: مَلَاۤىِٕكَة (فرشتے)
- صَفًّا: صف میں
- واحد: صَفّ (صف)
- جمع: صُفُوف (صفیں)
- يَتَكَلَّمُونَ: وہ بات نہیں کریں گے
- مادہ: ک ل م

❖ افعال:

- ماضی: تَكَلَّمَ (بات کی)
- مضارع: يَتَكَلَّمُ (بات کرتا ہے)
- مصدر: تَكَلُّم (بات کرنا) باب تفعل
- صَوَابًا: درست بات
- صَوَاب (درستگی)

[سورۃ النباء (39:78)] ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ مَآبًا

❖ الْيَوْمُ: دن

- واحد: يَوْم (دن)
- جمع: أَيَّام (دن)
- الْحَقُّ: حق / سچ
- واحد: حَقّ (حق)
- جمع: حُقُوق (حقوق / سچائیاں)
- اتَّخَذَ: اس نے اختیار کیا

- مادہ: أ خ ذ

❖ افعال:

- ماضی:اتَّخَذَ(اختیار کیا)
- مضارع:يَتَّخِذُ(اختیار کرتا ہے)
- مصدر:اتِّخَاذ(اختیار کرنا)باب افتعال
- مَآبًا:واپسی کی جگہ
- مَآب(واپسی)

سورۃالنباء(78:40)إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

❖ الفاظ:أَنْذَرْنَاكُمْ:ہم نے تمہیں خبر دار کیا

- مادہ: ن ذ ر

❖ افعال:

- ماضی:أَنْذَرَ(خبر دار کیا)
- مضارع:يُنْذِرُ(خبر دار کرتا ہے)
- مصدر:إِنْذَار(انذار / خبر داری)باب افعال
- عَذَابًا:عذاب
- واحد:عَذَاب(عذاب)
- جمع:أَعْذِبَة(عذاب)
- قَرِيبًا:قریب
- واحد:قَرِيب(قریب)
- جمع:قَرِيبُون(قریب لوگ،سیاق کے مطابق)

- يَنْظُرُ: وہ دیکھے گا
- مادہ: ن ظ ر

❖ افعال:

- ماضی: نَظَرَ (دیکھا)
- مضارع: يَنْظُرُ (دیکھتا ہے)
- مصدر: نَظَر (دیکھنا) باب نصر
- الْمَرْءُ: انسان
- مَرْء (شخص)
- قَدَّمَتْ: اس نے آگے بھیجا (اعمال)
- مادہ: ق د م

❖ افعال:

- ماضی: قَدَّمَ (آگے بھیجا)
- مضارع: يُقَدِّمُ (آگے بھیجتا ہے)
- مصدر: تَقْدِيم (آگے بھیجنا) باب تفعیل
- الْكَافِرُ: کافر
- واحد: كَافِر (کافر)
- جمع: كُفَّار (کافر)
- تُرَابًا: مٹی
- واحد: تُرَاب (مٹی)
- جمع: أَتْرِبَة (مٹی کے ذرات)

چوتھا حصہ

چوتھا حصہ

قرآن کی آیات کا مجموعہ جو موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں یہ حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دوسری آیات سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں جو موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔

قرآن کی 20 آیات جو جہنم اور اس کی ہولناکیوں کو بیان کرتی ہیں (عربی اور اردو میں)

(1:سورۃ) سورۃ النباء (78:21-23)

عربی:- اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣

اردو: بیشک جہنم گھات میں ہے۔ (21) سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے، (22) جس میں وہ طویل زمانے تک رہیں گے۔ (23)

(2:سورۃ) النساء (4:56)

عربی:- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦

اردو:- بیشک جنھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا، ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم انہیں دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ بیشک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

(3:سورۃ) سورۃ المدثر (74:26-30)

عربی:- سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠

اردو: میں اسے سقر میں داخل کروں گا۔ (26) اور تمہیں کیا معلوم کہ سقر کیا ہے؟ (27) نہ چھوڑتی ہے اور نہ باقی رکھتی ہے، (28) انسانوں کی کھال کو سیاہ کر دینے والی ہے۔ (29) اس پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔ (30)

Ask IslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

(4:سورۃ)البلد(90:19-20)

عربی:-وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

اردو:-اور جنھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا، وہ بائیں طرف والے ہیں۔(19) ان پر آگ بند کر دی جائے گی۔ "(20)

(5:سورۃ)سورۃ الزمر(36:16)

عربی:- لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

اردو:- ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی سائبان۔ اللہ اپنے بندوں کو اسی سے ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرو۔

(6:سورۃ)سورۃ البقرہ(2:24)

عربی:- فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

اردو:- پھر اگر تم نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(7:سورۃ)سورۃ التوبہ(9:35)

عربی:- يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

اردو:- جس دن اسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔

(8:سورۃ)سورۃ مریم(19:68-70)

عربی:- فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ

اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

اردو:-پس آپ کے رب کی قسم! ہم ضرور انہیں اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے، پھر ہم انہیں جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔(68) پھر ہم ہر گروہ میں سے ان کو ضرور الگ کریں گے جو رحمٰن کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکش تھے۔(69) پھر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان میں سے کون اس میں داخل ہونے کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔(70)

(9:سورۃ) سورۃ المعارج (16-15:70)

عربی:- كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾

اردو:- ہر گز نہیں! وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے،(15) جو کھالیں اتار دینے والی ہے۔(16)

(10:سورۃ) سورۃ الاعراف (41:7)

عربی:- لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٤١﴾

اردو:-ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے آگ کی چادریں ہیں۔اور اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔

(11:سورۃ) سورۃ ابراہیم (50-49:14)

عربی:- وَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ مُّقَرَّنِيۡنَ فِى الۡاَصۡفَادِ ۚ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَّتَغۡشٰى وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ ۙ ﴿٥٠﴾

اردو:-اور آپ اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے،(49) ان کے لباس تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔(50)

(12:سورۃ) سورۃ الحجر (44-43:15)

عربی:- وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ ﴿٤٤﴾

اردو:-اور یقیناً جہنم ان سب کا وعدہ کی جگہ ہے۔(43) اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں

سے ایک حصہ مقرر ہے۔(44)

(13:سورۃ)سورۃ الاسراء(97:17)

عربی:-وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اردو:-اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے، اور جسے وہ گمراہ کردے تو آپ ان کے لیے اس کے سوا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے چہروں کے بل اکٹھا کریں گے، اندھے، گونگے اور بہرے۔ان کا ٹھکانا جہنم ہے؛جب بھی وہ بجھنے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

(14:سورۃ)سورۃ النور(57:24)

عربی:-لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

اردو:- کبھی نہ سمجھو کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں وہ زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں۔ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(15:سورۃ)سورۃ الغاشیہ(88:4-7)

عربی:-تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾

اردو:-وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کیے جائیں گے۔(4)انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے پلایا جائے گا۔(5)ان کے لیے کوئی کھانا نہیں سوائے کانٹے دار خشک جھاڑ کے۔(6)جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔(7)

(16:سورۃ)سورۃ الانفطار(82:14-16)

عربی:-وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ ۚ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾

اردو:-یقیناً بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے۔(14)وہ اس میں جزا کے دن داخل ہوں گے۔(15)اور وہ اس سے

کبھی غائب نہیں ہوں گے۔(16)

(17:سورۃ)سورۃ البروج(10:85)

عربی:- اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ؕ‏ ﴿۱۰﴾

اردو:- یقیناً جنہوں نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ستایا، پھر توبہ نہ کی، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلتی ہوئی آگ کا عذاب ہے۔

(18:سورۃ)سورۃ الھمزہ(104:6-7)

عربی:- نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ‏ ﴿۶﴾ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ‏ ﴿۷﴾

اردو:- یہ اللہ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔(6) جو دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔(7)

(19:سورۃ)سورۃ الفرقان(25:11-12)

عربی:- بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالسَّاعَةِ‌ وَاَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيۡرًا ۚ‏ ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيۡرًا‏ ﴿۱۲﴾

اردو:- بلکہ انہوں نے قیامت کو جھٹلایا، اور ہم نے قیامت کو جھٹلانے والوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔(11) جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ اس کا غصہ اور دھاڑ سنیں گے۔(12)

(20:سورۃ)سورۃ المطففین(83:15-16)

عربی:- كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ‏ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ؕ‏ ﴿۱۶﴾

اردو:- ہرگز نہیں! اس دن وہ اپنے رب سے ضرور پردہ میں رکھے جائیں گے۔(15) پھر وہ ضرور جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔(16)

ASK ISLAM PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

یہ آیات جہنم کی شدت اور ہولناکی کو واضح کرتی ہیں اور کفر و سرکشی کے انجام کی یاد دہانی کراتی ہیں۔
اور مندرجہ ذیل 20 آیات خوبصورتی سے جنت میں نیک لوگوں کے لیے دائمی خوشیوں اور نعمتوں کو بیان کرتی ہیں۔

(1: سورۃ) سورۃ البقرہ (25:2)

عربی:- وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

اردو:- اور خوشخبری دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی انہیں وہاں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے: "یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا گیا تھا۔" اور انہیں ملتا جلتا دیا جائے گا۔ اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(2: سورۃ) سورۃ النساء (57:4)

عربی:- وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

اردو:- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔

(3: سورۃ) سورۃ آل عمران (15:3)

عربی:- قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿ۚ۱۵﴾

اردو:- کہہ دو: "کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی خبر دوں؟" پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور ان کے لیے پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ

بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(4:سورۃ)سورۃ الکہف(31:18)

عربی:- اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

اردو:-ان کے لیے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ وہاں سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور سبز باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے، اور وہاں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ کیا ہی اچھا بدلہ اور کیا ہی خوبصورت آرام گاہ ہے۔

(5:سورۃ)سورۃ الحج(23:22)

عربی:- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اردو:-یقیناً اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ وہاں سونے اور موتی کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے کپڑے وہاں ریشم کے ہوں گے۔

(6:سورۃ)سورۃ محمد(15:47)

عربی:- مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

اردو:-اس جنت کی مثال جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے، اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبودار نہیں ہوتیں، دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہے، اور صاف شہد کی نہریں ہیں۔

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

(7:سورۃ)سورۃ الرحمن(55:46-48)

عربی:-وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾

اردو:-اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغ ہیں۔(46) دونوں شاخ دار ہیں۔(48)

(8:سورۃ)سورۃ الرحمٰن(55:70،72)

عربی:- فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

اردو:-ان میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔(70) خیموں میں محفوظ حوریں۔(72)

(9:سورۃ)سورۃ الواقعہ(56:10-12)

عربی:- وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾

اردو:-اور سبقت لے جانے والے، سبقت لے جانے والے۔(10) یہی لوگ مقرب ہوں گے۔(11) نعمتوں والے باغات میں۔(12)

(10:سورۃ)سورۃ الواقعہ(56:20-21)

عربی:وَ فَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾

اردو:اور ان کے لیے وہ میوے ہوں گے جو وہ پسند کریں گے۔(20) اور پرندوں کا گوشت ہو گا جس کی وہ خواہش کریں گے۔(21)

(11:سورۃ)سورۃ الدہر(76:13-14)

عربی:لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾

اردو:وہاں نہ تو دھوپ دیکھیں گے اور نہ سردی۔(13) اور ان پر اس کے سائے جھکے ہوں گے اور اس کے پھل قریب کر دیے گئے ہوں گے۔(14)

(12:سورۃ)سورۃ الدہر (16-15:76)

عربی:-وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۟ ۟ۙ قَوَارِيۡرَا۟ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ۟

اردو:-ان کے گرد چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کریں گے۔(15) شیشے جو چاندی کے ہوں گے اور جنہیں انہوں نے اندازے سے بنایا ہو گا۔(16)

(13:سورۃ)سورۃ المطففین (23-22:83)

عربی:-اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍۙ ۟ عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَۙ ۟

اردو:-یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔(22) تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔(23)

(14:سورۃ)سورۃ الغاشیہ (12-8:88)

عربی:-وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ ۟ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ ۟ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ۟ لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ ۟ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ‌ ۘ ۟

اردو:-اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے۔(8) اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔(9) بلند باغ میں ہوں گے۔(10) اس میں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔(11) اس میں ایک بہتا ہوا چشمہ ہو گا۔(12)

(15:سورۃ)سورۃ الرحمٰن (56-54:55)

عربی:-مُتَّكِـئِيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ‌ ؕ وَجَنَا الۡجَـنَّتَيۡنِ دَانٍ‌ ۚ ۟ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟ فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ‌ ۚ ۟

اردو:-ریشم کے استر والے بستروں پر تکیہ لگائے ہوں گے اور دونوں باغوں کے پھل قریب لٹک رہے ہوں گے۔(54) ان میں نگاہیں نیچی رکھنے والی عورتیں ہوں گی جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا اور نہ کسی جن نے۔(56)

(16:سورۃ)سورۃ الرحمٰن(69-68:55)

عربی:- فِيۡهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخۡلٌ وَّرُمَّانٌ ۞ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞

اردو:- ان دونوں میں میوے، کھجوریں اور انار ہیں۔(68) پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (69)

(17:سورۃ)سورۃ الذاریات(16-15:51)

عربی:- اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۞ اٰخِذِيۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُحۡسِنِيۡنَ ۞

اردو:- بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے،(15) اپنے رب کی عطا کو لیتے ہوئے۔ بیشک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔(16)

(18:سورۃ)سورۃ المطففین(26-24:83)

عربی:- تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ‌ ۞ يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ۞ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ۞

اردو:- تم ان کے چہروں میں نعمت کی رونق پہچان لوگے۔(24) انہیں سربمہر شراب پلائی جائے گی۔(25) جس کی آخری خوشبو کستوری ہوگی۔ پس اسی میں مقابلہ کرنے والے مقابلہ کریں۔(26)

(19:سورۃ)سورۃ الزمر(74-73:39)

عربی:- وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا‌ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَـتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ۞ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَـتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَـنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ‌ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ۞

اردو:- اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے:"سلام ہو تم پر، تم پاک ہوگئے، پس اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ۔"(73) اور وہ کہیں گے:"سب تعریف اللہ

کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں، پس نیک عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔" (74)

(20: سورۃ) سورۃ الطور (52:17-19)

عربی:- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اردو:- بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ (17) اپنے رب کی عطا سے خوش ہوں گے اور ان کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہوگا۔ (18) (ان سے کہا جائے گا:) "کھاؤ اور پیو خوشی سے اس کے بدلے جو تم عمل کرتے تھے۔" (19)

یہ آیات قیامت کے مناظر بیان کرتی ہیں

(1: سورۃ) سورۃ الزلزلہ (99:1-2)

عربی:- اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾

اردو:- جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی (2)

(2: سورۃ) سورۃ القارعہ (101:1-3)

عربی:- اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾

اردو:- کھڑکھڑانے والی (قیامت) (1) کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ (2) اور تمہیں کیا معلوم کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (3)

(3: سورۃ) سورۃ الحج (22:1-2)

عربی:- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾

AskIslamPedia
Free Online Islamic Encyclopedia

اردو:-اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے(1) جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر حاملہ اپنا حمل گرادے گی، اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے(2)

(4:سورۃ)سورۃ التکویر(81:1-6)

عربی:- اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۙ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۙ﴿۶﴾

اردو:-جب سورج لپیٹ دیا جائے گا(1) اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے(2) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے(3) اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی(4) اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے(5) اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے(6)

(5:سورۃ)سورۃ الانشقاق(84:3-5)

عربی:-وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾

اردو:-اور جب زمین پھیلادی جائے گی(3) اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی(4) اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس پر لازم ہو جائے گی(5)

(6:سورۃ)سورۃ المعارج(70:6-8)

عربی:- اِنَّهُمۡ يَرَوۡنَهٗ بَعِيۡدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ نَرٰٮهُ قَرِيۡبًا ؕ﴿۷﴾ يَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ۙ﴿۸﴾

اردو:-یقیناً وہ اسے دور سمجھتے ہیں(6) اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں(7) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تیل کی طرح ہو جائے گا(8)

(7:سورۃ)سورۃ الحاقہ(69:13-15)

عربی:-فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾ فَيَوۡمَـئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۙ﴿۱۵﴾

اردو:- پھر جب صور میں ایک ہی بار پھونکا جائے گا(13) اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی بار ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے(14) تو اس دن واقعہ پیش آ جائے گا(15)

(8:سورۃ)سورۃ الزمر (67:39)

عربی:- وَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ ٭ۖ وَ الۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِہٖ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اردو:- انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا، اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

(9:سورۃ)سورۃ الواقعہ (6-4:56)

عربی:- اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

اردو:- جب زمین زور زور سے ہلا دی جائے گی(4) اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے(5) اور وہ اڑتی ہوئی دھول بن جائیں گے(6)

(10:سورۃ)سورۃ النبا(78:18-20)

عربی:- یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ﴿ۙ۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ اَبۡوَابًا ﴿ۙ۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ الۡجِبَالُ فَکَانَتۡ سَرَابًا ﴿ؕ۲۰﴾

اردو:- جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور تم گروہ در گروہ آؤ گے (18) اور آسمان کھول دیا جائے گا اور وہ دروازے بن جائے گا(19) اور پہاڑ چلائے جائیں گے اور وہ سراب ہو جائیں گے(20)

(11:سورۃ)سورۃ التکویر (81:7-14)

عربی:- وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۪ۙ۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ﴿۪ۙ۱۱﴾ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ﴿۪ۙ۱۲﴾ وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ﴿۪ۙ۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿ؕ۱۴﴾

اردو:- اور جب جانیں جوڑ دی جائیں گی(7) اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا(8) کہ کس جرم میں اسے قتل کیا گیا(9) اور جب نامہ اعمال کھول دیے جائیں گے(10) اور جب آسمان اتار دیا جائے گا(11) اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی(12) اور جب جنت قریب کر دی جائے گی(13) تو ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا پیش کیا ہے(14)

(12:سورۃ)سورۃ المدثر(74:8-10)

عربی:- فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الۡكٰفِرِیۡنَ غَیۡرُ یَسِیۡرٍ ﴿۱۰﴾

اردو:- پھر جب صور پھونکا جائے گا(8) تو وہ دن بڑا سخت دن ہو گا(9) کافروں کے لیے آسان نہ ہو گا(10)

(13:سورۃ)سورۃ عبس(80:33-37)

عربی:- فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ۙ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیۡهِ ۙ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیۡهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ یَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ یُّغۡنِیۡهِ ﴿۳۷﴾

اردو:- پھر جب کان پھاڑ دینے والی آواز آجائے گی(33) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا(34) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے(35) اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے(36) ان میں سے ہر شخص کو اس دن اپنی ہی فکر ہو گی(37)۔

(14:سورۃ)سورۃ الانشقاق(84:6-8)

عربی:- یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِیۡهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾

اردو:- اے انسان! تو اپنے رب کی طرف مشقت سے چل رہا ہے اور اس سے ملاقات کرے گا(6) پھر جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا(7) تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا(8)۔

(15:سورۃ)سورۃ النازعات(79:6-9)

عربی:- يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۭ﴿٧﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿٨﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿٩﴾

اردو:- جس دن زلزلہ لرزادے گا(6)اس کے بعد دوسرا(زلزلہ) آئے گا(7)اس دن دل کانپ رہے ہوں گے (8)ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی(9)

(16:سورۃ)سورۃ الحاقہ(69:16-17)

عربی:- وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿١٦﴾ وَّ الْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآىِٕهَا ؕ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿١٧﴾

اردو:- اور آسمان پھٹ جائے گا، پس وہ اس دن کمزور ہو جائے گا(16)اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تمہارے رب کا عرش اس دن ان کے اوپر آٹھ(فرشتے) اٹھائے ہوں گے(17)

(17:سورۃ)سورۃ المرسلات(77:8-10)

عربی:- فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿٨﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿٩﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿١٠﴾

اردو:- پھر جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے(8)اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا(9)اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں گے(10)

(18:سورۃ)سورۃ المعارج(70:11-14)

عربی:- يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ﴿١١﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ۙ﴿١٢﴾ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿١٣﴾ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿١٤﴾

اردو:- انہیں ایک دوسرے کو دکھایا جائے گا، مجرم چاہے گا کہ وہ اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹوں کے بدلے فدیہ دے دے(11)اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کے بدلے(12)اور اپنے قبیلے کے بدلے جو اسے پناہ دیتے ہیں (13)اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کے بدلے، پھر وہ اسے بچالے(14)

(19:سورۃ)سورۃ الزلزلہ(6:99-8)

عربی:- يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

اردو:-اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں(6)پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا(7)اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا(8)

(20:سورۃ)سورۃ الانفطار(1:82-5)

عربی:- اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۝۵

اردو:-جب آسمان پھٹ جائے گا(1)اور جب ستارے بکھر جائیں گے(2)اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے(3)اور جب قبریں الٹ دی جائیں گی(4)تب ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا(5)۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانچواں حصہ

پانچواں(5)حصہ

تفسیر بالقرآن من أضواء البیان

اردو ترجمہ: "اور جہاں تک انسان کی عدم سے پیدائش کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا﴾[۷۸/۸] یعنی مختلف اقسام میں پیدا کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾[۳۶/۷۹]

اور جہاں تک دنیا میں مردوں کو زندہ کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾[۷۸/۹]

اور سبات کا معنی ہے: حرکت سے رک جانا، اور بعض نے کہا کہ یہ موت ہے، یعنی یہ موت کی چھوٹی سی شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے "وفات" بھی کہا ہے، جیسا کہ فرمایا: ﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا﴾ [۳۹/۴۲]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ﴾[۶/۶۰]

یہ سب ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل کے مقتول اور ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کا واقعہ۔

یہ سب بعث (دوبارہ زندہ کرنے) کی آیات ہیں، جو سب کی سب اجمالاً بیان ہوئی ہیں۔

اور ابن کثیر نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾[۱۱/۱۰۵]

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾[۲/۲۵۵]

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس دن کسی کو کوئی اختیار یا اقتدار نہیں ہوگا، حتیٰ کہ کوئی کلمہ بھی نہیں بول سکے گا، سوائے اس کے جس کی اللہ نے اجازت دی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾[۴۰/۱۶]

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ﴾[النبأ:۳۹]

یہ قیامت کا دن ہے، یہاں اشارہ کے لیے "ذلک" (وہ) استعمال کیا گیا، حالانکہ بات کے لحاظ سے قریب تھا، لیکن یا تو

اس کے زمانے کے اعتبار سے دور ہونے کی وجہ سے یا اس کی عظمت اور شان کے اعتبار سے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الٓمٓ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ﴾ [۲/۲-۱]

اور اس میں سورۃ کے آغاز کی طرف رجوع ہے، جب وہ لوگ قیامت کے دن کے بارے میں تعجب یا انکار کے ساتھ ایک دوسرے سے سوال کر رہے تھے، تو انہیں حقیقتاً معلوم ہو جائے گا، اور یہی ہے وہ سچا دن، جس میں کوئی شک یا ابہام نہیں، اور وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

چھٹواں حصہ

چھٹواں (6) حصہ

حصہ اول-وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیا ہے۔

حصہ دوم-وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں۔[3]

ہر سورہ کے موضوعات اور مضامین کے ساتھ متعلقہ احادیث کا مطالعہ آیات کے معنی کو زیادہ واضح اور روشن کرتا ہے۔ یہ عمل قرآن اور سنت کے گہرے تعلق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور آیات کی تفسیر کو مزید بہتر بناتا ہے۔

((عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ:" وَيْلَكَ، وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ" فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا ---))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "افسوس "ویلک" تم نے اس قیامت کے لیے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے اس کے لیے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "پھر تم قیامت کے دن ان کے ساتھ ہو، جس سے تم محبت رکھتے ہو۔" ہم نے عرض کیا: اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا؟ فرمایا کہ: "ہاں۔" ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔-۔[4]

Narrated Anas: A bedouin came to the Prophet and said, "O Allah's Apostle! When will The Hour be established?" The Prophet said, "Wailaka (Woe to you), What have you prepared for it?" The bedouin said, "I have not prepared anything for it, except that I love Allah and H is Apostle." The Prophet said,

---

[3] حدیث اور قرآن کے درمیان تعلق: اہم نکات

[4] (صحیح بخاری / کتاب: اخلاق کے بیان میں / باب: لفظ "ویلک" یعنی تجھ پر افسوس ہے کہنا درست ہے۔ حدیث نمبر: 6167، صحیح مسلم: 2639)

"You will be with those whom you love." We (the companions of the Prophet) said, "And will we too be so? The Prophet said: "Yes." So we became very glad on that day..."[5]

About hoor

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ، أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ، لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا، يَعْنِي: الْخِمَارَ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"[6]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: "اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک صبح یا ایک شام سفر کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بڑھ کر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین تک منور کر دے اور ان تمام کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ "دنیا ومافیہا" سے بڑھ کر ہے۔[7]

Narrated Anas: The Prophet said: "A forenoon journey or an afternoon journey in Allah's Cause is better than the whole world and whatever is in it; and a place equal to an arrow bow of anyone of you, or a place equal to a foot in Paradise is better than the whole world and whatever is in it; and if one of the women of

---

[5] (Sahih Al Bukhari, The Book of Al-Adab (Good Manners, Chapter. What is said about one's saying: "Wailaka (woe to you).", Hadith No: 6167, Sahih Muslim: 2639)

[6] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ:6568)

[7] صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب: جنت و جہنم کا بیان۔ حدیث نمبر: 6568)

Paradise looked at the earth, she would fill the whole space between them (the earth and the heaven) with light, and would fill whatever is in between them, with perfume, and the veil of her face is better than the whole world and whatever is in it."[8]

((وَلَوْ اَنَّ اِمْرَاَة ٍ مِّنْ نِّسَآءِ أَهلِ الْجَنَّة ِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَآءَ تْ مَا بَيْنَهمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُها يَعْنِى الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْها)) (رواہ البخاری: کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار " (اگر اہل جنت کی عورتوں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو مشرق و مغرب اور جو کچھ اس میں ہے روشن اور معطر ہو جائے، نیز حور کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے قیمتی ہے۔ "

(لَوْ أَنَّ امْرَأَة ٍ مِنْ أَہْلِ الْجَنَّة ِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَہْلِ الأَرْضِ لأَضَاءَ تْ مَا بَيْنَہُمَا) (رواہ البخاری: کتاب الجہاد، باب الحور العین) "اگر جنت کی حور آسمان سے نیچے جھانکے تو ہر چیز منور ہو جائے۔"

The Prophet ﷺ said, "If a woman from among the women of Paradise were to look toward the earth, she would illuminate everything between the east and the west, and it would be filled with fragrance. Indeed, the veil on her head is better than the world and all that is in it".

(Sahih al-Bukhari, Book of Heart-Softening Narrations, Chapter on the Description of Paradise and Hell) The Prophet also said, "If a woman of Paradise were to look down upon the people of the earth, everything between them

---

[8] (Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter. The description of Paradise and the Fire, Hadith No:6567)

would be illuminated[9]".

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ "[10]))

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن تم سب حقداروں کے حقوق ان کو ادا کروگے، حتی کہ اس بکری کا بدلہ بھی جس کے سینگ توڑ دیے گئے ہوں گے، سینگوں والی بکری سے پورا پورا لیا جائے گا۔"[11]

Translation: Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: "Rights will certainly be restored to those entitled to them on the Day of Resurrection, (to the point that) even the hornless sheep will lay claim upon the horned one." [12]

((عَنْ اَبِی ھرَیْرَۃ ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (ﷺ) لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھلِھا یَوْمَ الْقِیَامَۃ ۔ حَتّٰی یُقَاد للشَّاۃ ۔ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃ ۔ الْقَرْنَاءِ) (رواہ مسلم: کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم" (

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں قیامت کے دن لوگوں کے حقوق ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑیں گے، یہاں تک کہ جس بکری کے سینگ نہیں ہیں اس کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔"

---

[9] (Sahih al-Bukhari, Book of Jihad, Chapter on the Women of Paradise)

[10](صحيح مسلم، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ: ترقيم فوادعبدالباقی:2582)

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

Narrated Abu Huraira (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allahﷺ said, "The rights will surely be restored to their rightful owners on the Day of Judgment, to the extent that a hornless goat will get retribution from a goat with horns[13]".

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ، قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"))[14]

---

[13] (Sahih Muslim, Book of Righteousness and Relations, Chapter on the Prohibition of Oppression)

[14] (صحیح البخاري، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ: ﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ زُمَرًا:4935، صحیح مسلم :2955)

صحیح بخاری / کتاب: قرآن پاک کی تفسیر کے بیان میں / باب: آیت کی تفسیر "وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ ہو کر آؤ گے، "أفواجا" کے معنی "زمرا" یعنی گروہ گروہ کے ہیں"۔ حدیث نمبر: 4935، صحیح مسلم: 2955۔

(Sahih Al Bukhari, The Book of Commentary, Chapter. "The Day when the Trumpet will be blown, and you shall come forth in crowds (groups after groups)." (V.78:18), Hadith No: 4935, Sahih Muslim:2955)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہو گا۔ سیدنا ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا: کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: مجھے معلوم نہیں، پھر شاگردوں نے پوچھا: کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: مجھے معلوم نہیں۔ شاگردوں نے پوچھا کیا: چالیس سال مراد ہیں؟ کہا کہ: مجھے معلوم نہیں۔ کہا کہ: پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں۔ اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہو گا۔ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے، اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

Narrated Abu Huraira said: "Allah's Messenger said, 'Between the two sounds of the trumpet, there will be forty." Somebody asked Abu Huraira, "Forty days?" But he refused to reply. Then he asked, "Forty months?" He refused to reply. Then he asked, "Forty years?" Again, he refused to reply. Abu Huraira added. "Then (after this period) Allah will send water from the sky and then the dead bodies will grow like vegetation grows, There is nothing of the human body that does not decay except one bone; that is the little bone at the end of the coccyx of which the human body will be recreated on the Day of Resurrection." (See Hadith No. 338).

1. Between the Two Blows of the Trumpet
Narrated Abu Huraira (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "Between the two blowings of the Trumpet, there will be forty." They asked, "O Abu Huraira, forty days?" He said, "I cannot say anything." They asked, "Forty years?" He said, "I cannot say anything." They asked,

"Forty months?" He said, "I cannot say anything." Then Allah will send down rain from the sky, and the dead bodies will grow like vegetation grows. Nothing of the human body remains except one bone, which is the tailbone, and from it, the entire body will be reassembled on the Day of Resurrection."[15]

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ "، فَكَأَنَّ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: " حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا))[16]

ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کیسے آرام کروں جب کہ صور والے اسرافیل علیہ السلام "صور" کو منہ میں لیے ہوئے اس حکم پر کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم صادر ہو اور اس میں پھونک ماری جائے، گویا یہ امر صحابہ کرام ؓ پر سخت گزرا، تو آپ نے فرمایا: "کہو: "**حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا** "یعنی "اللہ ہمارے لیے کافی ہے کیا ہی اچھا کارساز ہے وہ، اللہ ہی پر ہم نے توکل کیا"۔

Translation: Abu Sa'eed narrated: The Messenger of Allah (s.a.w) said: 'How

---

[15] (Sahih al-Bukhari 4935, Sahih Muslim 2955)

[16](سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصُّورِ: 2431 ، تفرد به المؤلف، وأعاده في تفسير سورة الزمر (3243)، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، (تحفة الأشراف: 4195)، و مسند احمد (3/7،73)، قال الشيخ الألباني: صحيح، الصحيحة (2079))

can I be comfortable when the one with the horn is holding it to his lip, his ears listening for when he will be ordered to blow, so he can blow.' It was as if that was very hard upon the Companions of the Prophet (s.a.w), so he said to them: 'Say: "Allah is sufficient for us and what a good protector He is, and upon Allah we rely".

Jami` at-Tirmidhi , Chapters on the description of the Day of Judgement, Ar-Riqaq, and Al-Wara' , Chapter: What Has Been Related About the Matter of the Sur, Hadith 2431, [Abu' Eisa said:] This Hadith is Hasan. This Hadith has been reported through other routes from 'Atiyyah, from Abu Sa'eed [AlKhudri] from the Prophet SAW, similarly.

2. Angel Israfil's Readiness to Blow the Trumpet

Narrated Abu Sa'id al-Khudri (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "How can I be at ease when the Angel of the Trumpet, Israfil, has placed his mouth upon the Trumpet, bent his forehead, and is listening attentively, waiting for the command to blow it?" They asked, "What should we say, O Messenger of Allah?" He replied, "Say: 'Allah is sufficient for us, and He is the best disposer of affairs (حسبنا الله ونعم الوكيل).'"

(Sunan al-Tirmidhi 2431, Hasan)

Unit 1: Proof for the Day of Resurrection (Ayaat 1-5)

1. Resurrection and Accountability

- Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "The people will be resurrected on

the Day of Judgment barefoot, naked, and uncircumcised." (Sahih al-Bukhari 6527, Muslim 2859)

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا"، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ:" الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ))[17]

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" تم ننگے پاؤں، ننگے جسم، بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔" عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر میں نے پوچھا: یارسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:"اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا، اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔"

Translation: Narrated `Aisha: Allah's Apostle said, "The people will be gathered barefooted, naked, and uncircumcised." I said, "O Allah's Apostle! Will the men and the women look at each other?" He said, "The situation will be too hard for them to pay attention to that"

((عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا هَلَكَ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ

---

[17] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ كَيْفَ الْحَشْرُ: 6527- صحيح مسلم:2859)

(Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter. The gathering (on the Day of Resurrection), Hadith No:6527, Sahih Muslim:2859)

﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ سورة الانشقاق آية ٧-٨ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا عُذِّبَ))[18]

ترجمہ:ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا پس وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے" فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ {٧} فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا {٨} سورة الانشقاق کہ "پس جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے ایک آسان حساب لیا جائے گا۔" اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:" یہ تو صرف پیشی ہو گی۔ (اللہ رب العزت کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ) قیامت کے دن جس کے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو عذاب یقینی ہو گا۔"

Translation: Narrated `Aisha: Allah's Apostle, said, "None will be called to account on the Day of Resurrection, but will be ruined." I said "O Allah's Apostle! Hasn't Allah said: 'Then as for him who will be given his record in his right hand, he surely will receive an easy reckoning? (84.7-8) -- Allah's Apostle said, "That (Ayat) means only the presentation of the accounts, but anybody

---

[18] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ:6537،صحيح مسلم:2876)

صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب: جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو عذاب کیا جائے گا۔ حدیث نمبر:6537

(Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter. Anybody whose account (record) is questioned will surely be punished, Hadith No: 6537, Sahih Muslim:2876)

whose account (record) is questioned on the Day of Resurrection, will surely be punished".

.1 Questioning about Deeds

o Narrated Aisha: The Prophet ﷺ said, "Whoever is questioned on the Day of Resurrection will be punished." [19]

((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي:" أَيْنَ تَذْهَبُ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا، يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى" وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ "سورة يس آية ٣٨.))[20]

ترجمہ: سیدنا ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جب سورج غروب ہوا تو ان سے پوچھا کہ: "تم کو معلوم

---

[19] (Sahih al-Bukhari 6537, Muslim 2876)

[20] (صحيح البخاري ، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ ،بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ:3199)

(صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: (سورۃ الرحمن کی اس آیت کی تفسیر کہ) سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں۔ حدیث نمبر: 3199، حدیث متعلقہ ابواب: جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا)

Sahih Al Bukhari, The Book of The Beginning of Creation, Chapter. Characteristic of the sun and the moon. [The sun and the moon run on their fixed courses (exactly) caculated with measured out stages for each (for reckoning)]. (V.55:5), Hadith No: 3199

ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے ؟" میں نے عرض کی کہ: اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:" یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے۔ پھر (دوبارہ آنے) کی اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی۔ بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا۔" چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "" وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ "" (سورۃ یس آیۃ 38) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

Translation: Narrated Abu Dhar: The Prophet asked me at sunset, "Do you know where the sun goes (at the time of sunset)?" I replied, "Allah and His Apostle know better." He said, "It goes (i.e. travels) till it prostrates Itself underneath the Throne and takes the permission to rise again, and it is permitted and then (a time will come when) it will be about to prostrate itself but its prostration will not be accepted, and it will ask permission to go on its course but it will not be permitted, but it will be ordered to return whence it has come and so it will rise in the west. And that is the interpretation of the Statement of Allah: "And the sun Runs its fixed course For a term (decreed). that is The Decree of (Allah) The Exalted in Might, The All- Knowing." (36.38)

Unit 2: Allah's Power and His Blessings in the Universe (Ayaat 6-16)

.1 The Sun and Moon as Signs

o Narrated Abu Dharr: The Prophet ﷺ said, "Do you know where the sun goes?" They replied, "Allah and His Messenger know best." He said, "It goes

and prostrates beneath the Throne."[21]

Unit 3: The Horrors of the Day of Judgment and Punishment for Disobedient People (Ayaat 17-30)

((عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ "، قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، قَالَ: " فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا "، قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ .))[22]

ترجمہ: سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بہت نزدیک آجائے گا حتی کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔

---

[21] (Sahih al-Bukhari 3199)

[22] (صحيح مسلم،كِتَاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، باب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا: ترقيم فوادعبدالباقی: 2864)

(صحیح مسلم، جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت، باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے ہماری مدد فرمائے (آمین)۔2864)

(Sahih Muslim , The Book of Paradise, its Description, its Bounties and its Inhabitants, Chapter: The Description Of The Day Of Resurrection - May Allah Save Us From Its Terrors, Hadith 2864)

سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے ان (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولھوں تک اور کوئی ایسا ہو گا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی۔" (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

Translation: Miqdad b. Aswad reported: I heard Allah's Messenger (may peace be upon him) as saying: On the Day of Resurrection, the sun would draw so close to the people that there would be left only a distance of one mile. Sulaim b. Amir said: By Allah, I do not know whether he meant by" mile" the mile of the (material) earth or the instrument used for applying collyrium to the eye. (The Prophet is, however, reported to have said): The people would be submerged in perspiration according to their deeds, some up to their knees, Some up to the waist and some would have the bridle of perspiration and, while saying this, Allah's Apostle (ﷺ) pointed his hand towards his mouth.

1. The Terror of the Day of Judgment
   - Narrated Abu Sa'id al-Khudri: The Prophet ﷺ said, "On the Day of Resurrection, the sun will be brought near the people to the extent of a mile, and people will sweat according to their deeds."[23]
2. The Consequence of Rebellion and Disbelief
   - Narrated Abdullah ibn Mas'ud: The Prophet ﷺ said, "The arrogant will be

[23] (Sahih Muslim 2864)

gathered on the Day of Resurrection like ants (Sahih Muslim 2865)

((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَيُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ " ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))[24]

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "متکبر (گھمنڈ کرنے والے) لوگوں کو قیامت کے دن میدان حشر میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے مانند لوگوں کی صورتوں میں لایا جائے گا، انہیں ہر جگہ ذلت ڈھانپے رہے گی، پھر وہ جہنم کے ایک ایسے قید خانے کی طرف ہنکائے جائیں گے جس کا نام "بولس" ہے۔ اس میں انہیں بھڑکتی ہوئی آگ ابالے گی، وہ اس میں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پئیں گے جسے "طينة الخبال" کہتے ہیں، یعنی سڑی ہوئی بدبودار کیچڑ"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

'Amr bin Shu'aib narrated from his father, from his grandfather from the Prophet (s.a.w) who said:"The proud will be gathered on the Day of Judgement

---

[24] (سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: 8800) ، قال الشيخ الألباني: حسن، المشكاة (5112 / التحقيق الثانى)، التعليق الرغيب (4/18)

(سنن ترمذی/کتاب: احوال قیامت، رقت قلب اور ورع، حدیث نمبر: 2492)

(Jami` at-Tirmidhi , Chapters on the description of the Day of Judgement, Ar-Riqaq, and Al-Wara' , Chapter: What Has Been Related About the Severe Threat for the Arrogant, Hadith 2492

resembling tiny particles in the image of men. They will be covered with humiliation everywhere, they will be dragged into a prison in Hell called Bulas, submerged in the Fire of Fires, drinking the drippings of the people of the Fire, filled with derangement."

Unit 4: Rewards for the Pious in Paradise and Warning of Punishment (Ayaat 31-40)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللَّهُ:" أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ))[25]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:" میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں

[25] (صحیح البخاري، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ:3244،صحیح مسلم (2824:

(صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: جنت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے ۔حدیث نمبر:3244، صحیح مسلم:2824)

(The Book of The Beginning of Creation, Chapter. What is said regarding the characteristics of Paradise, and the fact that it has already been created (and does exist now), Hadith No:)3244

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ " ،"پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔ "

Translation: Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Allah said, "I have prepared for My Pious slaves things which have never been seen by an eye, or heard by an ear, or imagined by a human being." If you wish, you can recite this Ayat from the Holy Qur'an:--"No soul knows what is kept hidden for them, of joy as a reward for what they used to do." (32.17)

1. Rewards in Paradise

- Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "Allah has prepared for His right-eous servants in Paradise what no eye has seen, no ear has heard, and no heart has conceived." (Sahih al-Bukhari 3244, Muslim 2824)

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا"))[26]

---

[26] (صحيح البخاري، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ: 3251،صحيح مسلم :2826)

(صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: جنت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے۔ حدیث نمبر: 3251، حدیث متعلقہ ابواب: جنتی درخت طوبیٰ کی خوبی۔ صحیح مسلم: 2826)

(Sahih Al Bukhari, The Book of The Beginning of Creation, Chapter. What is said regard-ing the characteristics of Paradise, and the fact that it has already been created (and does exist now), Sahih Muslim:2826)

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

ترجمہ: سیدنا انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔"

Translation: Narrated Anas bin Malik: The Prophet said, "There is a tree in Paradise (which is so big and huge that) if a rider travels in its shade for one hundred years, he would not be able to cross it."

2. Description of Paradise

- Narrated Abu Sa'id al-Khudri: The Prophet ﷺ said, "In Paradise, there is a tree under whose shade a rider could travel for a hundred years and still not cross it." (Sahih al-Bukhari 3251, Muslim 2826)

ترجمہ: یہ احادیث سورۃ النبأ کے موضوعات سے ہم آہنگ ہیں، جن میں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جانے کا تصور، اللہ کی تخلیق میں اس کی قدرت کی نشانیاں، قیامت کے دن کے ہولناک مناظر اور نیکوکاروں کے لیے انعامات شامل ہیں۔ ہر حدیث مستند حوالہ فراہم کرتی ہے، جو ان آیات کے بنیادی پیغامات کی تفصیل سے وضاحت پیش کرتی ہے۔

سورہ النباء کے کلیدی موضوعات سے متعلق 20 احادیث ان کے عربی متن، ترجمہ اور حوالوں کے ساتھ۔
یہ احادیث قیامت، فطری نشانیوں پر غور، فیصلے کا یقینی ہونا، مومنین اور کافروں کے درمیان فرق، اور اللہ کی حتمی اتھارٹی جیسے مرکزی موضوعات سے ہم آہنگ ہیں۔

1. قیامت اور بعثت کا یقین

عربی متن:((يُحْشَرُ النَّاسُ علَى ثَلاثِ طَرائِقَ، راغِبِينَ راهِبِينَ، واثْنانِ علَى بَعِيرٍ، وثَلاثَةٌ علَى بَعِيرٍ، وأَرْبَعَةٌ علَى بَعِيرٍ، وعَشَرَةٌ علَى بَعِيرٍ، وتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ معهُمْ، حَيْثُ باتُوا وتَقِيلُ معهُمْ حَيْثُ قالُوا، وتُصْبِحُ معهُمْ حَيْثُ أصْبَحُوا، وتُمْسِي معهُمْ حَيْثُ أمْسَوْا.))

ترجمہ:"لوگوں کو تین طرح سے اکٹھا کیا جائے گا: خواہش رکھنے والے، ڈرنے والے، دو ایک اونٹ پر، تین ایک اونٹ پر، چار ایک اونٹ پر، اور دس ایک اونٹ پر۔ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی، جو ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ رات گزارتے ہیں، دوپہر کرے گی جہاں وہ دوپہر کرتے ہیں، صبح کرے گی جہاں وہ صبح کرتے ہیں، اور شام کرے گی جہاں وہ شام کرتے ہیں۔"[27]

تشریح: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامات، حشر کے مناظر، اور غیبی امور کے بارے میں صحابہ کو خبردار کیا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور تیاری کریں۔ اس حدیث میں تین گروہوں کا ذکر ہے: اللہ کی رحمت کے طلبگار، خوفزدہ، اور وہ جنہیں آگ گھسیٹ کر لے جائے گی۔

2. فطری نشانیوں پر غور (Reflection on Natural Signs)

((عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:"من لا يشكر الناس لا يشكر الله.")) [28]

((لا يشكر الله من لا يشكر الناس)) [29]

---

[27] (الراوي: ابوہریرہ|المحدث: مسلم| صحیح مسلم: 2861 الراوي: ابوہریرہ|المحدث: البخاری| صحیح البخاری: 6522)

[28] (سنن الترمذي 1954- حسن صحيح)

[29] (الراوي: أبو هريرة | المحدث: الألباني | المصدر: صحيح أبي داودالصفحة أو الرقم: 4811 | خلاصة حكم المحدث: صحيح التخريج: أخرجه أبو داود (4811)، وأحمد (7939) واللفظ لهما،

نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ہر حال میں اور ہر چیز میں کرنا چاہیے، اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لوازمات میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اس شخص کا بھی شکر ادا کرے جس نے اس کے ساتھ کوئی بھلائی کی ہو۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا"۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کا شکر قبول نہیں کرتا جس پر کسی نے احسان کیا اور وہ اس احسان کو بھول گیا، اس کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس کا شکر ادا نہ کیا؛ کیونکہ یہ دونوں باتیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔

اور کہا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی عادت اور طبیعت لوگوں کی نعمتوں کی ناشکری اور ان کا شکر ادا نہ کرنا ہو، اس کی عادت اور طبیعت اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور اس کا شکر نہ کرنا بھی ہو گی، کیونکہ وہ شکر کا عادی ہی نہیں۔ اور کہا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ گویا اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، چاہے وہ اللہ کا شکر بھی کرے۔

اور لوگوں کا شکر ادا کرنے کی تاکید اس لیے ہے کہ اگرچہ نعمت براہ راست ان سے نہیں آئی، مگر وہ ان کے ذریعے ملی ہے، اور حقیقی نعمت دینے والا اللہ ہی ہے۔ اگر تم کسی بندے کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہارے ساتھ بھلائی کی، تو اس کا شکر اس لیے ہے کہ شریعت نے اس کا حکم دیا ہے، نہ کہ اس عقیدے سے کہ وہ خود نعمت دینے والا ہے۔ اس حدیث میں وفاداری اور احسان کو یاد رکھنے کی تاکید ہے۔

3. فیصلے کا یقینی ہونا (Inevitability of Judgment)

((لأحدثنكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، لا يحدثكم به أحد غيري؛ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:"إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم، ويكثر الجهل، ويكثر الزنا، ويكثر شرب الخمر، ويقل الرجال، ويكثر النساء

والترمذي (1954) باختلاف يسير

حتی یکون لخمسین امرأة القیم الواحد))[30]

4. مومنین اور کافروں کے درمیان فرق (Contrast Between Believers and Disbelievers)

((إن الله تبارك وتعالى يقول لأهل الجنة: يا أهل الجنة، فيقولون: لبيك ربنا وسعديك، فيقول: هل رضيتم؟ فيقولون: وما لنا لا نرضى وقد أعطيتنا ما لم تعط أحدا من خلقك؟ فيقول: أنا أعطيكم أفضل من ذلك، قالوا: يا رب، وأي شيء أفضل من ذلك؟ فيقول: أحل عليكم رضواني، فلا أسخط عليكم بعده أبدا))[31]

5. قیامت کے یقینی ہونے کے بارے میں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صور میں پھونکا جائے گا، تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے سب بے ہوش ہو جائیں گے، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو وہ سب کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھ رہے ہوں گے۔"[32]

ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا: "اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر چن لیا۔" تو انصار میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے تھپڑ مارا، اس نے کہا: "تم یہ بات کہتے ہو جبکہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟" یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: "اور صور

---

30 (الراوي: أنس بن مالك | المحدث: البخاري | المصدر: صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 5231 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]التخريج: أخرجه البخاري (5231)، ومسلم (2671)(صحيح البخاري 80))

31 (الراوي: أبو سعيد الخدري | المحدث: البخاري | المصدر: صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 6549 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]التخريج: أخرجه مسلم (2829))

32 (صحیح مسلم 2843)

میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے سب بے ہوش ہو جائیں گے، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو وہ سب کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھ رہے ہوں گے۔"

پس میں سب سے پہلا ہوں گا جو اپنا سر اٹھائے گا، تو میں موسیٰ کو عرش کے ایک پایہ کو پکڑے ہوئے دیکھوں گا، مجھے نہیں معلوم کہ اس نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا۔ اور جس نے کہا: "میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں" اس نے جھوٹ کہا۔[33]

جب ایک یہودی اپنی کوئی چیز بیچ رہا تھا اور اسے اس کے بدلے کچھ دیا گیا جو اسے پسند نہ آیا یا اس پر راضی نہ ہوا (عبد العزیز کو شک ہے)، تو اس نے کہا: "نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر چن لیا۔" تو انصار میں سے ایک شخص نے اس کا چہرہ تھپڑ مارا، اور کہا: "تم یہ بات کہتے ہو کہ 'اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر چن لیا' جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہیں؟!" پھر وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: "اے ابو القاسم! میرا تمہارے ذمے عہد اور ذمہ ہے، اور فلاں شخص نے میرا چہرہ مارا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اس کا چہرہ کیوں مارا؟" اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! اس نے کہا: 'اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر چن لیا' اور آپ ہمارے درمیان ہیں!" رسول اللہ ﷺ اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ ظاہر ہو گیا، پھر فرمایا: "اللہ کے انبیاء کے درمیان فرق نہ کرو؛ کیونکہ صور میں پھونکا جائے گا، تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے سب بے ہوش ہو جائیں گے، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا، تو میں سب سے پہلا ہوں گا جسے اٹھایا جائے گا یا ان میں سے پہلا ہوں گا جنہیں اٹھایا جائے گا، تو میں موسیٰ علیہ السلام کو عرش کو پکڑے ہوئے دیکھوں گا، مجھے نہیں معلوم کہ وہ اپنی بے ہوشی کے بدلے میں بچا لیا گیا یا وہ مجھ سے پہلے اٹھایا گیا، اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہے۔[34]"

---

[33] (راوی: ابو ہریرہ | محدث: البانی | ماخذ: صحیح ابن ماجہ | صفحہ یا نمبر: 3467 | خلاصہ حکم: حسن صحیح | تخریج: ابن ماجہ (4274) واللفظ لہ، اور اسے بخاری (3416، 7428) نے مختصراً اور مسلم (2373) نے بھی بیان کیا ہے)

[34] (راوی: ابو ہریرہ | محدث: مسلم | ماخذ: صحیح مسلم صفحہ یا نمبر: 2373 | خلاصہ حکم: [صحیح] تخریج: بخاری (3414، 3415)، مسلم

6-فطری نشانیوں پر غور

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔[35]"

عبداللہ بن عبدالرحمن بن بہرام الدارمی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں مروان (یعنی ابن محمد الدمشقی) نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے، انہوں نے ابو ادریس خولانی سے، انہوں نے ابو ذر سے، اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا ہے، پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں، پس تم مجھ سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میری نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، اور نہ ہی میرے نفع کی طاقت رکھتے ہو کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلا اور آخری، انسان اور جن سب سے زیادہ متقی دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلا اور آخری، انسان اور جن سب سے زیادہ بدکار دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہو گی۔ اے میرے بندو! اگر تم سب ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگو اور میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دوں تو اس سے میرے پاس جو کچھ ہے اس میں اتنا بھی کمی نہیں ہو گی

((2373)

35 (صحیح مسلم 2577)

جتنا سوئی سمندر میں ڈالی جائے تو اس کے ساتھ پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرتا ہوں، پھر میں تمہیں ان کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جس نے بھلائی پائی وہ اللہ کا شکر کرے، اور جس نے اس کے علاوہ کچھ پایا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔" سعید نے کہا: ابو ادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔[36]

7 . حساب کا لازمی ہونا

عربی:((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ))[37]

اردو ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص سے حساب کی مکمل چھان بین کی جائے گی، وہ عذاب میں پڑے گا۔"

8 . مومن اور کافر میں فرق

عربی:((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ":مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ، مَا أَخَذْتَ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ نَفَعَكَ))[38]

اردو ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے، تم اس سے جو چیز بھی لے لو، وہ تمہیں فائدہ دیتی ہے۔"

عربی(روایت دیگر):((مثلُ المؤمِنِ مثلُ النخلَةِ ، ما أخذْتَ منْها مِنْ شيءٍ نفَعَكَ))[39]

---

[36] (صحیح مسلم 2577)

[37] (صحیح البخاري 103)

[38] (صحیح البخاري 5448)

[39] (الراوي: عبدالله بن عمر | المحدث: الألباني | المصدر: صحيح الجامع | الصفحة أو الرقم: 5848

اور دوسری روایت میں: "مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے، اس سے جو چیز بھی لے لو، وہ تمہیں فائدہ دیتی ہے۔"

تشریح وضاحت عربی تشریح:

((كان النَّبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يَضرِبُ للنَّاسِ الأمثالَ تَقريبًا للمعاني إلى الأفهامِ، وقد شبَّه المُؤمِنَ في أحوالِه الطَّيِّبةِ الدائِمَةِ بالنَّخْلةِ الباسِقَةِ، فقال: "مَثَلُ المُؤمِنِ مَثَلُ النَّخْلةِ"، أي: يُشبِهُ النَّخْلةَ في المَثَلِ "ما أخَذْتَ منها من شَيْءٍ نَفَعَك"؛ فكُلُّها منافِعُ من ثَمَرِها وبَلَحِها وجَريدِها وليفِها، وأشْبَهَتْ النَّخْلةُ المُسلِمَ في كثرَةِ خَيرِها، ودَوامِ ظِلِّها، وطِيبِ ثَمَرِها، ويُتخَّذ منه مَنافِعُ كثيرةٌ، وهي كُلُّها مَنافِعُ وخيرٌ وجَمالٌ، والمُؤمِنُ خيرٌ كُلُّه من كثرَةِ طاعاتِه، ومَكارِمِ أخلاقِه ومُواظَبتِه على عِبادَتِه وصَدَقتِه وسائِرِ الطاعاتِ. ومَن تناوَلَ النَّخلةِ بالأحْجارِ ألقَتْ إليه بالتَّمرِ والثَّمَرِ، وهي باسِقَةٌ عالِيَةٌ عن قاذوراتِ الأرضِ، قريبَةٌ من السَّماءِ، وكذلك المُؤمِنُ لا يخرُجُ منه إلَّا كُلُّ طَيِّبٍ من الأقوالِ والأفعالِ ويَتعالى عن أسافِلِ الأُمورِ، ويَرْجو بها ربَّه، وقَلْبُه مُعلَّقٌ بالسَّماءِ، والآخِرَةِ، وباللهِ، وإنْ كان يَمشي على الأرضِ))

اردو ترجمہ اور تشریح: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مثالیں دے کر معانی کو ذہن نشین کرایا کرتے تھے۔ آپ نے مومن کی اچھی اور مستقل صفات کو بلند قامت کھجور کے درخت سے تشبیہ دی اور فرمایا: "مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے "یعنی مومن کھجور کے درخت کی طرح ہے۔ "اس سے جو چیز بھی لے لو، وہ تمہیں فائدہ دیتی ہے "یعنی کھجور کا ہر حصہ فائدہ مند ہے: اس کا پھل، کچا کھجور، پتے اور ریشے سب سے نفع ہوتا ہے۔

کھجور کا درخت مسلمان سے اس کی بہت زیادہ بھلائی، مستقل سایہ، اچھے پھل اور مختلف قسم کے فوائد کی وجہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ مومن بھی اپنی کثرتِ عبادت، اچھے اخلاق، عبادت اور صدقہ وغیرہ پر استقامت کی

| خلاصة حكم المحدث: صحيح)

وجہ سے ہر طرح کا خیر ہے۔

اگر کوئی کھجور کے درخت پر پتھر پھینکے تو وہ اسے کھجور اور پھل دے دیتی ہے۔

کھجور کا درخت زمین کی گندگیوں سے اونچا اور آسمان کے قریب ہوتا ہے۔

اسی طرح مومن بھی اپنی باتوں اور کاموں میں صرف اچھی چیز ہی نکالتا ہے اور پستیوں سے اونچا رہتا ہے، وہ اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے، اس کا دل آسمان، آخرت اور اللہ کی طرف لگا رہتا ہے، حالانکہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے۔

9 . قیامت کی یقینی حیثیت اور نماز کی اہمیت

عربی:((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ))[40]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہو گا وہ نماز ہے۔"

اضافی ترجمہ و تشریح: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہو گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہو گئی تو وہ کامیاب ہو گا اور نجات پائے گا، اور اگر خراب ہوئی تو وہ ناکام اور نقصان اٹھانے والا ہو گا۔ اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی رہ جائے تو رب تعالی فرمائے گا: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفلی نماز ہے؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر تمام اعمال کا ایسا ہی حساب ہو گا۔" (یہ روایت ترمذی، نسائی اور دیگر کتب میں بھی موجود ہے)۔

علماء کی تشریح: الطیبی: نماز تمام عبادات کی ماں ہے، اور یہ انسان کے لیے دل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر نماز درست

---

40 (سنن النسائی 465)

ہو تو باقی اعمال بھی درست ہوتے ہیں، اور اگر خراب ہو تو باقی اعمال بھی خراب ہوتے ہیں۔

ابن باز: نماز باقی اعمال کے لیے میزان ہے۔ اگر نماز قبول ہو تو باقی اعمال بھی قبول ہونے کی امید ہے، اور اگر نماز ضائع ہو تو باقی اعمال بھی ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

ابن عثیمین: حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا، اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا فیصلہ ہو گا۔

10. حساب کا لازمی ہونا (Inevitability of Judgment)

عربی: ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ".))[41]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص (قیامت کے دن) خوف کھائے گا وہ راتوں رات چلنے لگے گا، اور جو راتوں رات چلے گا وہ منزل تک پہنچ جائے گا۔ سنو! اللہ کی چیز نہایت قیمتی ہے، سنو! اللہ کی چیز جنت ہے۔"

تشریح و وضاحت: تشریح:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ کو آخرت کی طرف توجہ دلاتے اور جنت حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

اس حدیث میں آپ نے فرمایا: "جو شخص (قیامت کے دن) خوف کھائے گا وہ راتوں رات چلنے لگے گا"، یعنی جو شخص اپنی منزل تک نہ پہنچنے سے خوفزدہ ہو گا، وہ رات میں بھی چلنا شروع کر دے گا تاکہ اپنی منزل تک پہنچ سکے۔ "اور جو راتوں رات چلے گا وہ منزل تک پہنچ جائے گا"، یعنی جو شخص محنت اور کوشش کرے گا، وہ اپنی مراد اور منزل تک ضرور پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثال کے ذریعے آخرت کی تیاری کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو شخص اللہ کے خوف سے اپنے آپ کو نیک اعمال میں لگائے گا، وہ جنت کی منزل تک پہنچ جائے گا۔ "سنو! اللہ کی چیز

---

41 (سنن الترمذي 2450- حسن صحیح)

نہایت قیمتی ہے، سنو! اللہ کی چیز جنت ہے"۔یعنی اللہ کی نعمتیں، خاص طور پر جنت، بہت قیمتی ہیں اور انہیں آسانی سے نہیں ملتا۔ جو شخص جنت چاہتا ہے، اسے اس کے لیے کوشش، محنت اور نیک اعمال کرنا ہوں گے۔ جنت محض خواہشوں اور تمناؤں سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے محنت، عبادت اور نیک اعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی جنت میں داخلہ صرف اللہ کی رحمت سے ہی ہو گا۔

خلاصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کے خوف اور تیاری کی اہمیت کو ایک خوبصورت مثال کے ذریعے بیان فرمایا ہے۔ جنت کی طرف جانے کے لیے کوشش اور محنت ضروری ہے، اور یہ اللہ کی نعمت ہے جو صرف محنت کرنے والوں کو ہی ملتی ہے۔

11 . مومن اور کافر کا فرق (Contrast Between Believers and Disbelievers)

عربی:((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ))[42]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والے شخص کو جو کہ جہنمیوں میں سے ہو گا، لایا جائے گا اور اسے ایک بار جہنم میں ڈبویا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا کبھی کوئی نعمت تیرے نصیب میں آئی؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! میں نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔"

پورے واقعے کا ترجمہ (مزید تفصیل کے ساتھ)

عربی:((يُؤْتَى بأَنْعَمِ أهْلِ الدُّنْيا مِن أهْلِ النَّارِ يَومَ القِيامَةِ، فيُصْبَغُ في النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقالُ:

42 (صحیح مسلم 2807)

يا ابْنَ آدَمَ، هلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هلْ مَرَّ بكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فيَقولُ: لا واللَّهِ يا رَبِّ،وَيُؤْتَى بأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا في الدُّنْيا مِن أَهْلِ الجَنَّةِ، فيُصْبَغُ صَبْغَةً في الجَنَّةِ، فيُقالُ له: يا ابْنَ آدَمَ، هلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هلْ مَرَّ بكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فيَقولُ: لا واللَّهِ يا رَبِّ، ما مَرَّ بي بُؤْسٌ قَطُّ، ولا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))[43]

ترجمہ:" قیامت کے دن دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والے شخص کو جو کہ جہنمیوں میں سے ہو گا، لایا جائے گا اور اسے ایک بار جہنم میں ڈبویا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا کبھی کوئی نعمت تیرے نصیب میں آئی؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! میں نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔"

اور دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ شخص کو جو کہ جنتیوں میں سے ہو گا، لایا جائے گا اور اسے جنت میں ڈبویا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی مصیبت دیکھی؟ کیا کبھی کوئی تکلیف تیرے نصیب میں آئی؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی کوئی مصیبت نہیں آئی اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔"

تشریح و وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دنیا کی نعمتوں اور مصیبتوں کو آخرت کے مقابلے میں بہت معمولی قرار دیا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا شخص بھی اگر جہنم میں داخل ہو تو آخرت کی تکالیف کے مقابلے میں اسے دنیا کی ساری نعمتیں بھی کچھ یاد نہیں رہیں گی۔

دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ شخص بھی اگر جنت میں پہنچ جائے تو جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی ساری تکلیفیں اسے یاد نہیں رہیں گی۔ یہ حدیث ہمیں یاد دلاتی ہے کہ دنیا کی خوشیاں اور تکلیفیں عارضی ہیں،

---

[43] (الراوي : أنس بن مالك | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2807 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح])

اصل زندگی اور اصلی نعمتیں یا عذاب آخرت میں ہیں۔ اسلام انسان کو دنیا کی نعمتوں اور تکلیفوں پر فخر یا مایوسی کرنے سے روکتا ہے اور آخرت کی تیاری پر زور دیتا ہے۔ جو شخص ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ کی رضا حاصل کرلے، اس کے لیے دنیا کی ساری تکلیفیں بھلائی میں بدل جائیں گی۔ اور جو شخص کفر و معصیت کی زندگی گزارے، اس کے لیے دنیا کی ساری نعمتیں بھی آخرت میں اس کے کچھ کام نہیں آئیں گی۔

خلاصہ

دنیا کی نعمتیں اور تکلیفیں عارضی ہیں۔ اصل زندگی آخرت ہے۔ جو شخص ایمان اور عمل صالح کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا، اسے دنیا کی ساری تکلیفیں یاد نہیں رہیں گی۔ اور جو شخص کفر و معصیت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگا، اسے دنیا کی ساری نعمتیں بھی یاد نہیں رہیں گی۔

12- اللہ تعالیٰ کی حتمی اتھارٹی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہ ذات ہے جو تمام غیب کو جانتا ہے، اور وہ اپنے غیب میں سے کسی کو بھی نہیں بتاتا سوائے اس کے جو وہ چاہے اور جیسے چاہے۔ ہر وہ شخص جو نجومیوں اور جادوگروں کی طرح غیب کا علم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، وہ جھوٹا ہے۔ لہذا ہر عقل مند شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرے۔ صحيح البخاري

کتاب تفسیر القرآن

کتاب: قرآن پاک کی تفسیر کے بیان میں

1 .باب:﴿حتى إذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلي الكبير﴾

باب: آیت کی تفسیر ”یہاں تک کہ جب ان فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھنے لگتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ حق اور (واقعی) بات کا حکم فرمایا ہے اور وہ عالیشان ہے سب سے بڑا ہے“۔ حدیث نمبر4800

يقال: معاجزين: مسابقين، بمعجزين: بفائتين، معاجزي: مسابقي، سبقوا: فاتوا، لا يعجزون: لا يفوتون، يسبقونا: يعجزونا، وقوله: بمعجزين سورة الانعام آية ١٣٤: بفائتين ومعنى، معاجزين: مغالبين يريد كل واحد منهما ان يظهر عجز صاحبه معشار عشر، يقال: الاكل الثمر، باعد: وبعد واحد، وقال مجاهد: لا يعزب سورة سبا آية ٣: لا يغيب سيل العرم السد ماء احمر ارسله الله في السد فشقه وهدمه وحفر، الوادي، فارتفعتا عن الجنبين، وغاب عنهما الماء فيبستا، ولم يكن الماء الاحمر من السد، ولكن كان عذابا ارسله الله عليهم من حيث شاء، وقال عمرو بن شرحبيل: العرم المسناة بلحن اهل اليمن، وقال غيره: العرم الوادي السابغات الدروع، وقال مجاهد: يجازى يعاقب، اعظكم بواحدة: بطاعة الله، مثنى وفرادى: واحد واثنين، التناوش: الرد من الآخرة إلى الدنيا، وبين ما يشتهون: من مال او ولد او زهرة، باشياعهم: بامثالهم، وقال ابن عباس: كالجواب: كالجوبة من الارض الخمط الاراك والاثل الطرفاء العرم الشديد.

«معاجزین» کے معنی آگے بڑھنے والے۔ «بمعجزین» ہمارے ہاتھ سے نکل جانے والے۔ «سبقوا» کے معنی ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ «لا یعجزون» ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے۔ «یسبقونا» ہم کو عاجز کر سکیں گے۔ «بمعجزین» عاجز کرنے والے (جیسے مشہور قرآت ہے) اور «معاجزین» (جو دوسری قرآت ہے) اس کا معنی ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنے والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ «معشار» کا معنی دسواں حصہ۔

«لأكل» پھل۔ «باعد» (جیسے مشہور قرآت ہے) اور «بعد» جو ابن کثیر کی قرآت ہے دونوں کا معنی ایک ہے اور مجاہد نے کہا «لایعزب» کا معنی اس سے غائب نہیں ہوتا۔ «العرم» وہ بند یا ایک لال پانی تھا جس کو اللہ پاک نے بند پر بھیجا وہ پھٹ کر گر گیا اور میدان میں گڑھا پڑ گیا۔ باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے پھر پانی غائب ہو گیا۔ دونوں باغ سوکھ گئے اور یہ لال پانی بند میں سے بہہ کر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ کا عذاب تھا جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا اور عمرو بن شرحبیل نے کہا «عرم» کہتے ہیں بند کو یمن والوں کی زبان میں۔ دوسروں نے کہا کہ «عرم» کے معنی نالے کے ہیں۔ «السابغات» کے معنی زرہیں۔ مجاہد نے کہا۔ «یجازی» کے معنی عذاب دیئے جاتے ہیں۔ «أعظكم بواحدة» یعنی میں تم کو اللہ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ «مثنى» دو دو کو۔ «فرادى» ایک ایک کو کہتے ہیں۔ «التناوش» آخرت سے پھر دنیا میں آنا (جو ممکن نہیں ہے)۔ «مايشتهون» ان کی خواہشات مال و اولاد دنیا کی زیب و زینت۔ «بأشياعهم» ان کی جوڑ والے دوسرے کافر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا «كالجواب» جیسے پانی بھرنے کے گڑھے جیسے «جوبة» کہتے ہیں حوض کو۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ «جواب» اور «جوبة» کا مادہ ایک ہے کیونکہ «جوابی»، «جابية» کا جمع ہے۔ اس کا عین کلمہ ب اور «جوبة» کا عین کلمہ واؤ ہے۔ «خمط» پیلو کا درخت۔ «لأثل» جھاؤ کا درخت۔ «العرم» سخت زور کی (بارش)۔[44]

حدیث نمبر:4800حدثنا الحميدي، حدثنا سفيان، حدثنا عمرو، قال: سمعت عكرمة، يقول: سمعت ابا هريرة، يقول:" إن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال:" إذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله، كانه سلسلة على صفوان، فإذا فزع عن قلوبهم، قالوا: ماذا؟ قال: ربكم، قالوا: للذي قال الحق وهو العلي الكبير، فيسمعها مسترق السمع، ومسترق السمع هكذا بعضه فوق بعض، ووصف سفيان بكفه، فحرفها وبدد بين اصابعه، فيسمع الكلمة، فيلقيها إلى من تحته، ثم يلقيها الآخر

---

44 (صحیح البخاري/کتاب تفسیر القرآن/حدیث[Q4800])

إلى من تحته، حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن، فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها، وربما القاها قبل ان يدركه، فيكذب معها مائة كذبة، فيقال: اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا، فيصدق بتلك الكلمة التي سمع من السماء."

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے، کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو سن کر جھکتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑ پھڑاتے ہیں۔ اللہ کا فرمان انہیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر چلانے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ بہت اونچا، سب سے بڑا ہے پھر ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں، شیطان آسمان کے نیچے یوں نیچے اوپر ہوتے ہیں، سفیان نے اس موقع پر ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے شیاطین کے جمع ہونے کی کیفیت بتائی کہ اس طرح شیطان ایک کے اوپر ایک رہتے ہیں۔ پھر وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں۔ اس طرح وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے نیچے والے کو بتائیں آگ کا گولا انہیں آ ڈبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتا لیتے ہیں تو آگ کا انگارا ان پر پڑتا ہے، اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے (ایک بات جب اس کاہن کی صحیح ہو جاتی ہے تو ان کے ماننے والوں کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم سے فلاں دن کاہن نہیں کہا تھا، اسی ایک کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر شیاطین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی بات کو لوگ سچا جاننے لگتے ہیں۔ [صحیح البخاري/کتاب تفسیر القرآن/حدیث:4800]

تشریح: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم صادر فرماتا ہے (یعنی مخلوقات کے معاملات کا فیصلہ کرتا ہے)، تو فرشتے اپنے پر اس کے حکم کے سامنے عاجزی سے جھک جاتے ہیں، گویا وہ حکم چکنا پتھر پر پڑنے والی زنجیر کی آواز کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ کا یہ حکم فرشتوں تک پہنچتا ہے، اور جب ان کے دلوں

سے خوف دور ہوتا ہے، تو وہ پوچھتے ہیں: "تمہارے رب نے کیا فرمایا؟" مقرب فرشتے (جیسے جبرائیل اور میکائیل) جواب دیتے ہیں: "اس نے سچا حکم فرمایا، اور وہ بلند و بزرگ ہے۔"

اس وقت جنات اور شیاطین میں سے کچھ چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیطانوں کے یہ "سمعہ چور" ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر آسمانی باتوں کو سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی شہابِ ثاقب (جلتی ہوئی شعلہ بار) ان سننے والوں کو ان کے ساتھی تک بات پہنچانے سے پہلے ہی جلا دیتا ہے، اور کبھی وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ بات جادوگر یا نجومی کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے، جو اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر پیش کرتا ہے۔ لوگ اس کی بعض باتوں کو سچ سمجھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: "کیا اس نے فلاں دن کے بارے میں صحیح پیش گوئی نہیں کی تھی؟" حالانکہ یہ صرف اس چوری کی گئی آسمانی بات کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حدیث سے اخذ کردہ اہم نکات:

- ❖ اللہ کا علو: اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات، اور اقتدار میں بلند ہے اور عرش پر مستوی ہے۔
- ❖ اللہ کی گفتار: وہ جب چاہے، جیسے چاہے بات کرتا ہے، بغیر کسی تحریف یا تشبیہ کے۔
- ❖ شیاطین کی چوری: شیطان غیب کی معلومات چرانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ انسانوں کو گمراہ کریں۔
- ❖ فرشتوں کی فرمانبرداری: فرشتے اللہ کے حکم کے سامنے مکمل طور پر سرنگوں ہیں۔

کاہنوں کا جھوٹ:

نجومیوں اور جادوگروں کی پیش گوئیاں جھوٹ پر مبنی ہیں، ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

غیب کا علم: ستاروں یا دیگر ذرائع سے غیب کا علم حاصل کرنا ناممکن ہے۔ یہ صرف اللہ کی مرضی سے ہی ممکن ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۞ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ﴾(الجن:26-27).

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی حاکمیت مکمل ہے، اور قیامت کے دن بھی تمام اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہوں گے، جیسا کہ سورہ النباء میں بیان ہوا ہے۔

ASK ISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

13. اللہ کی آخری اور مطلق حاکمیت (Final Authority of Allah)

حدیث:((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ": إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ شَرًّا أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[45]))

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سزا دنیا ہی میں جلد دے دیتا ہے۔ اور جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا روک لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے قیامت کے دن مکمل طور پر دے دیتا ہے۔"

نوٹ: آپ نے روایت میں " اَنس بن مالک "کا ذکر کیا ہے، لیکن حدیث کا بنیادی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، جیسا کہ سنن ترمذی میں مذکور ہے۔ البانی نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔

تشریح و وضاحت

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اختیار ہر چیز پر ہے۔

اگر اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے، تاکہ آخرت میں اس کا حساب ہلکا ہو جائے۔

اور اگر اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا روک لیتا ہے اور اسے قیامت کے دن مکمل طور پر دے دیتا ہے۔

یہ حدیث اللہ کی حاکمیت، اس کے فیصلوں کی حکمت اور اس کے اختیار کی عظمت کو واضح کرتی ہے۔ اللہ ہی حقیقی مالک اور حاکم ہے، جو جس طرح چاہے اپنے بندوں کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

---

45 (سنن الترمذي 2396– حسن)

اللہ کی حاکمیت اور آخری اختیار کے بارے میں مزید نکات

اللہ تعالیٰ ہی اصل حاکم اور اختیار رکھنے والا ہے۔

"اللہ ہی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے"۔

کوئی بھی شخص یا ادارہ اللہ کے اختیار کو چیلنج نہیں کر سکتا۔

اللہ کی کتاب (قرآن) اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندگی کے معاملات میں حتمی معیار ہیں۔

ہر شخص، چاہے حاکم ہو یا عام آدمی، اللہ کے سامنے جوابدہ ہے اور اس کے احکامات کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

خلاصہ:

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی مطلق حاکمیت، اس کے فیصلوں کی حکمت اور اس کے اختیار کی عظمت کو واضح کیا ہے۔ اللہ ہی ہر چیز کا مالک، حاکم اور آخری اختیار رکھنے والا ہے۔ اس کے فیصلوں میں حکمت ہوتی ہے اور ہر شخص اس کے سامنے جوابدہ ہے۔

ساتواں حصہ

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث)

1 . تفسیر آیت: مَاءً ثَجَّاجًا

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "مَاءً ثَجَّاجًا"۔

مجاہد، قتادہ اور ربیع بن انس نے کہا ہے کہ "ثَجَّاجًا" منصوب ہے (یعنی "ثَجَّاجًا" کے معنی ہیں "بہت زیادہ بہنے والا")۔

- ❖ ثوری نے کہا ہے کہ: "متتابع" یعنی مسلسل بہنے والا۔
- ❖ ابن زید نے کہا ہے کہ: "کثیر" یعنی بہت زیادہ۔

حدیث کی روشنی میں:

مستحاضہ (ایسی عورت جسے حیض کے علاوہ خون آتا رہتا ہے) کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: "کیا میں تمہیں کرسف (روئی) بتاؤں؟" یعنی روئی کا استعمال کرو۔ اس نے کہا: "یا رسول اللہ! یہ تو اس سے بھی زیادہ ہے، میں تو ثج کرتی ہوں۔"

- ❖ اس میں "ثَجّ" کے معنی "مسلسل اور زیادہ مقدار میں بہنا" ہیں۔
- ❖ یہ حدیث ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد میں مروی ہے۔
- ❖ اس کا سند بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، لیکن علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2 . تفسیر آیت: يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً

تفسیر: بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو صور پھونکنے کے درمیان چالیس ہو گا۔" صحابہ نے پوچھا: "چالیس دن؟" آپ نے فرمایا: "میں نے انکار کیا۔" صحابہ نے کہا: "چالیس مہینے؟" آپ نے فرمایا: "میں نے انکار کیا۔" صحابہ نے کہا: "چالیس سال؟" آپ نے فرمایا: "میں نے انکار کیا۔" پھر فرمایا: "پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا اور لوگ اس

طرح اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کا ہر عضو گل سڑ جائے گا سوائے ایک ہڈی کے، اور وہ ہے عجب الذنب (ریڑھ کی ہڈی کا آخری جوڑ)، اسی سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔"

خلاصہ:

- ❖ مَاءً ثَجَّاجًا" کا مطلب ہے بہت زیادہ اور مسلسل بہنے والا پانی۔
- ❖ حدیثِ مستحاضہ میں "ثَجّ" کا استعمال مسلسل اور زیادہ مقدار میں بہنے کے معنی میں ہوا ہے۔
- ❖ "يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجاً" کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو صور پھونکنے کے درمیان کا وقت معلوم نہیں، لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ پانی نازل کرے گا اور انسان اس سے اُگے گا۔

3. يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

تشریح: یہ آیت جس میں کہا گیا ہے کہ "جب صور پھونکا جائے گا تو تم سب گروہوں کی شکل میں آؤ گے"، اس میں صور پھونکنے سے مراد نفخۂ بعث ہے۔ یعنی اس وقت اللہ تعالیٰ صور پھونکیں گے اور سب لوگ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور گروہوں کی شکل میں آئیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا:

"جس دن ہم ہر قوم کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" (سورۃ الاسراء: 71)۔

امام سے مراد کچھ سلف نے نبی کہا ہے اور کچھ نے ان کی کتاب۔ یعنی ہر قوم اپنے نبی یا اپنی کتاب کے ساتھ بلائی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن نبی آئے گا، اس کے ساتھ ایک شخص ہو گا، کسی کے ساتھ دو، اور کسی کے ساتھ کوئی نہیں ہو گا، پھر سب گروہوں کی شکل میں آئیں گے، سب ایک ساتھ نہیں آئیں گے، بلکہ ہر امت اپنے نبی کے ساتھ ہو گی۔"

دنیا میں لوگوں کی قبریں مختلف جگہوں پر ہیں، سب قبریں پھٹ جائیں گی اور لوگ اپنے نبی کے ساتھ محشر کی طرف آئیں گے۔

AskIslamPedia
Gateway to Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

4 .إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا

تشریح: "بے شک جہنم مرصاد ہے"۔

مرصاد کے بارے میں کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے جہنم ان کے لیے قید خانہ ہے، جیسا کہ مقاتل نے کہا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ مرصاد سے مراد راستہ یا گزر گاہ ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم پر پل بچھایا جائے گا اور لوگ اس پر گروہوں کی شکل میں گزریں گے، بعض تیز چلیں گے، بعض آہستہ، اور اس پر کانٹے ہوں گے جو لوگوں کو پکڑ لیں گے۔ کچھ سلف کہتے ہیں کہ مرصاد سے مراد یہ ہے کہ جہنم ان کافروں کے لیے راستے میں ہے، جو انہیں پکڑ لے گی اور وہ اس میں گر جائیں گے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ جہنم خود بھی ان لوگوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے اور ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے، جیسا کہ وہ کہتی ہے: "کیا اور کوئی ہے؟ کیا اور کوئی ہے؟"

ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مرصاد کا مطلب ہے انتظار کرنے والی، جو گزرنے والوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ تمام اقوال ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ جہنم ان کفار کے لیے تیار ہے، موجود ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا ہے اور اس میں عذاب پانے والوں کو بھی دیکھا ہے، مثلاً عمرو بن لحی خزاعی کو، جس نے دین ابراہیم کو بدل دیا تھا، اسے اپنی آنتیں گھسیٹتے ہوئے دیکھا، اور اس عورت کو بھی جو بلی کو بند کر کے مر گئی تھی۔

5 . جہنم کا تیار ہونا اور اس کا انتظار

تشریح: جہنم ان کافروں کے لیے تیار ہے، ابھی موجود ہے، اور ان کا انتظار کر رہی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "یہ جہنم کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے" (سورۃ آل عمران: 131)۔

"تیار کرنا" کا مطلب ہے کسی چیز کو خاص طور پر تیار کرنا، جیسے کہ آپ کہتے ہیں: میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا، یا مجلس تیار کی، یعنی خاص توجہ اور محنت سے تیار کیا۔

اسی طرح جہنم بھی کافروں کے لیے خاص طور پر تیار کی گئی ہے، اور وہ ان کا انتظار کر رہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جب وہ انہیں دور سے دیکھ لیتی ہے تو انہیں اس کا غصہ اور چیخ سنائی دیتی ہے، اور جب وہ اس کے تنگ مقام

میں ڈال دیے جاتے ہیں تو وہاں ہلاکت مانگتے ہیں۔" (سورۃ الفرقان:12-13) یعنی وہ کہتے ہیں: "ہائے ہلاکت، ہائے ہلاکت!"

6 . اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شدید سردی ہے۔ جہنم کا عذاب دو قسم کا ہوگا: ایک "حمیم" (جلانے والی گرمی) اور دوسرا "زمہریر" (سخت سردی)، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی: اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ تو اللہ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں۔ یہ وہ سخت گرمی اور سخت سردی ہے جو تم دنیا میں پاتے ہو۔ پس وہ شدید سردی اور شدید گرمی سے عذاب دیے جائیں گے، سوائے "حمیم" (کھولتا ہوا پانی) اور "غساق" (پیپ بھرا مواد) کے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہاں ان دونوں معنی کو جمع کیا ہے۔

❖ اسے بخاری نے "کتاب تفسیر القرآن"، باب "یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجاً" (سورۃ النبأ:18) میں روایت کیا ہے، رقم (4935)، اور مسلم نے "کتاب الفتن واشراط الساعۃ"، باب "ما بین النفختین" میں، رقم (2955)۔

اسے مسلم نے "کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا" کے شروع میں روایت کیا ہے، رقم (2822)۔

اسے بخاری نے "کتاب بدء الخلق"، باب "صفۃ النار وانہا مخلوقۃ" میں روایت کیا ہے، رقم (3260)۔

اور مسلم نے "کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ"، باب "استحباب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر لمن یمضی الی جماعۃ" میں، رقم (617)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "جنت میں کوئی درخت نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو"، اور آپ نے فرمایا: "جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ ایک تیز رفتار گھوڑا اس کے سائے میں سو سال تک دوڑتا رہے، پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوتا۔" پس جنت کی عظمت، وسعت اور رونق کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

اسے ترمذی نے "ابواب صفۃ الجنۃ عن رسول اللہ ﷺ"، باب "ما جاء فی صفۃ شجر الجنۃ" (4/671) میں روایت کیا ہے، رقم (2525)، اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اسے بخاری نے "کتاب الرقاق"، باب "صفۃ الجنۃ والنار" (8/114) میں، رقم (6552)، اور مسلم نے "کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا"، باب "إن فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام" (4/2176) میں، رقم (2828) روایت کیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" اسے بخاری نے "کتاب الرقاق"، باب "القصد والمداومۃ علی العمل" (8/98) میں، رقم (6464) روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اللہ کے ایک فرشتے کے بارے میں بتانے کی اجازت دی گئی ہے جو عرش اٹھانے والوں میں سے ہے۔ اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔" اسے ابوداؤد نے "کتاب السنۃ"، باب "فی الجہمیۃ" (4/232) میں، رقم (4727) روایت کیا ہے۔

اور جیسا کہ صحیح حدیث میں ثابت ہے: "اس دن سوائے رسولوں کے کوئی بات نہیں کرے گا۔"

اسے بخاری نے "کتاب التوحید"، باب "قول اللہ تعالیٰ: وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ" (سورۃ القیامۃ: 23) (9/128) میں، رقم (7437)، اور مسلم نے "کتاب الایمان"، باب "معرفۃ طریق الرویۃ" (1/163) میں، رقم (182) روایت کیا ہے۔

الجامع الکامل از الاعظمی سے

اس کا مطلب ہے: ﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾

روزِ قیامت کافر جو عذاب دیکھے گا، اس پر یہ حسرت کرے گا اور کہے گا: کاش میں مٹی ہوتا، نہ پیدا ہوتا، نہ وجود میں آتا۔

اور کہا گیا: یہ بات اس وقت کہے گا جب اللہ تعالیٰ دنیا کی جانوروں کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا: یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب جانوروں کے درمیان انصاف ہو جائے گا تو اللہ انہیں حکم دے

گا: مٹی بن جاؤ۔ اس وقت کافر کہے گا" :

کاش میں مٹی ہوتا"،

یعنی: حیوان ہوتا اور آخر کار مٹی میں تبدیل ہو جاتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کو جمع فرمائے گا، ہر چرند، پرند، انسان؛ پھر جانوروں، پرندوں اور دیگر کو حکم دے گا: مٹی بن جاؤ۔ اسی وقت کافر کہے گا: ﴿يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾

یہ روایت عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں (3/386) اور ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں (24/55) بیان کی ہے، دونوں نے معمر سے، کہا: اور جعفر بن برقان جزری نے بیان کیا، بدیل بن اصم سے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، پس انہوں نے ذکر کیا۔

اور اسی طرح کے الفاظ مرفوع طور پر مشہور حدیثِ صور میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے الطوالات (36) اور بیہقی نے البعث والنشور (669) میں ذکر کی ہے؛ راوی اسماعیل بن رافع مدینہ کے واعظ ہیں اور وہ بہت ضعیف ہیں، اور اس حدیث کے الفاظ میں غرابت اور نکارت ہے۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: "اس حدیث کے نکارت کی متعدد ائمہ نے تصریح کی ہے جیسے احمد بن حنبل، ابو حاتم رازی، عمرو بن علی فلاس؛ اور بعض نے کہا: وہ متروک ہے۔" تفسیر سورۃ الانعام: 73]

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آٹھواں اور نواں حصہ

آٹھوان اور نواں حصہ (تفسیر صحابہ و تابعین)

تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ۔

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ و تابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

- 8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے۔
- 9- تفسیر بالرائے المحمود۔

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ و تابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین و تبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

آیت 1: (وہ کس بات کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں؟ (1) اس بڑی خبر کے بارے میں (2) جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔)

مجاہد: "بڑی خبر" سے مراد قرآن ہے۔

قتادہ: "جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں" کا مطلب ہے کہ بعض اس پر ایمان لاتے ہیں، اور بعض انکار کرتے ہیں۔ موت کے بارے میں سب متفق ہیں کیونکہ انہوں نے اس کا مشاہدہ کیا، لیکن موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے میں اختلاف ہے۔

آیت 4: (نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔ (4) پھر نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔)

سورۃ التکاثر میں مزید وضاحت:

"تم مال و اولاد کی محبت میں غافل رہے (1) یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے (2)۔ نہیں! تم جلد جان لو گے (3)۔ پھر نہیں! تم جلد جان لو گے (4)۔ نہیں! اگر تم یقینی علم رکھتے (5) تو ضرور دوزخ دیکھ لو گے (6)۔ پھر تم اسے یقینی آنکھ سے دیکھ لو گے۔"

یہ علم قیامت کے دن کھل کر سامنے آئے گا جیسا کہ اس سیاق میں بیان ہوا ہے: "بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔"

آیت 6: (کیا ہم نے زمین کو آرام گاہ نہیں بنایا؟)

قتادہ: "آرام گاہ" سے مراد نرم سطح ہے۔

آیت 7: (اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح؟)

قتادہ: "اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح" کا مطلب ہے کہ پہاڑ زمین کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ ہل نہ جائے۔

آیت 11–13: (اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا (11)۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے (12)۔ اور ایک روشن چراغ بنایا (13)۔)

مجاہد: "دن کو روزی کمانے کا وقت" کا مطلب ہے کہ وہ دن میں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہیں۔

علی بن ابی طلحہ، ابن عباس سے: "روشن چراغ" سے مراد روشن کرنے والا (سورج) ہے۔

آیت 14: (اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔)

علی بن ابی طلحہ، ابن عباس سے: "بادل" سے مراد بادل ہیں اور "موسلا دھار پانی" سے مراد وافر پانی ہے جو بہتا ہے۔

آیت 16: (اور گھنے باغات۔)

علی بن ابی طلحہ، ابن عباس سے: "گھنے باغات" سے مراد ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

آیت 17: (بے شک، فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔)

قتادہ سے: "فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے" سے مراد اللہ کی عظمت کا وہ دن ہے جب وہ پہلے اور آخرت والوں کو ان کے اعمال کے مطابق فیصلہ دے گا۔

آیت 18: (جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔)

سورۃ الانعام، آیت 73 کی طرف رجوع کریں، جہاں عبد اللہ بن عمرو نے ایک مرفوع حدیث میں بیان کیا ہے کہ "صور" سے مراد وہ بگل ہے جو پھونکا جائے گا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مجاہد: "گروہوں" سے مراد مختلف جماعتیں ہیں۔

آیت 21: (بے شک، جہنم گھات میں ہے (21)۔ سرکش لوگوں کے لیے واپسی کی جگہ۔)

قتادہ: "جہنم گھات میں ہے" کا مطلب ہے کہ جنت میں جانے کا راستہ جہنم سے ہو کر گزرتا ہے۔

قتادہ: "واپسی کی جگہ" سے مراد پناہ گاہ یا رہائش گاہ ہے۔

آیت 23–24: (وہاں لمبے زمانے تک رہیں گے (23)۔ وہاں کوئی خنکی یا مشروب نہیں چکھیں گے (24) سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ بھرے مواد کے۔)

قتادہ: "لمبے زمانے تک رہیں گے" کا مطلب ہے ہمیشہ؛ جب بھی ایک زمانہ ختم ہوتا ہے، دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔

علی بن ابی طلحہ، ابن عباس سے: "پیپ بھرا مواد" سے مراد شدید سردی ہے۔

عن قتادة (وغساقا) : ما يسيل من بين جلده ولحمه.

قتادہ نے کہا: وغساقا، وہ ہے جو اس کی کھال اور گوشت کے بیچ سے بہتا ہے۔

قوله تعالى (جَزَاءً وِفَاقًا (٢٦) إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا)

ابن عباس نے فرمایا: (جزاء وفاقا): ان کے اعمال کے مطابق بدلہ۔

مجاہد نے کہا: (إنهم كانوا لا يرجون حسابا): یعنی وہ حساب کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ اس سے ڈرتے ہیں۔

قوله تعالى (وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا)

شیخ عطیہ سالم، مکمل کتاب أضواء البیان نے کہا: اور یہ لفظ ہر چیز کے لئے عام ہے، اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: (إنا كل شيء خلقناه بقدر) اور "بقدر" میں احصاء کا مفہوم بھی ہے، اور حدیث میں: معروف حدیث القلم، اور اس کے مانند: (وكل شيء أحصيناه في إمام مبين) اور سورہ جن میں اس کے پہلے: (وأحاط بما لديهم وأحصى كل شيء عدداً)۔

قوله تعالى (إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا)

ابن عباس نے کہا: (إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا): یعنی باغ اور تفریح کی جگہ۔

قتادہ نے کہا: (إن للمتقين مفازا): آگ سے جنت کی طرف نجات۔

مجاہد نے کہا:(فازوا بأن نجوا من النار): یعنی وہ کامیاب ہوئے کہ آگ سے بچ گئے۔

قوله تعالى (وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا (٣٣) وَكَأْسًا دِهَاقًا)

ابن عباس نے کہا:(وكواعب):یعنی ابھری ہوئیں چھاتیاں۔ اور (أترابا): ہم عمر۔

قتادہ نے کہا:(أترابا): عمر میں برابر۔

ابن عباس نے کہا:(دِهَاقا): بھرا ہوا۔

مجاہد نے کہا:(دِهَاقا): لبالب اور لگاتار بھرا ہوا۔

قوله تعالى (لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا (٣٥) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا)

قتادہ نے کہا: (لغوا ولا كذابا): نہ کوئی بے ہودہ بات نہ گناہ کی بات۔

قتادہ نے کہا:(عطاء حسابا):بہت زیادہ عطا۔

قوله تعالى (رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا)

مجاہد نے کہا:(خطابا):کوئی بات نہیں مگر جس کو اس نے اجازت دی۔

قوله تعالى (يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا)

ابن عباس نے کہا:(يوم يقوم الروح): وہ ایک فرشتہ ہے جو سب فرشتوں میں بڑا ہے۔

قتادہ نے کہا:(الروح):وہ بنی آدم ہیں۔

ابن عباس نے کہا:(إلا من أذن له الرحمن وقال صوابا): سوائے اس کے جسے رب نے گواہی کے لئے اجازت دی کہ "لا اله الا الله"، اور یہی سب سے بڑی درست بات ہے۔

مجاہد نے کہا:(صوابا): دنیا میں حق کہا ہو اور اس پر عمل کیا ہو۔

قوله تعالى (ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ مَآبًا)

قتادہ نے کہا:(مئابا):راستہ۔

قتادہ نے کہا: (فمن شاء اتخذ إلى ربه مآبا): اللہ کی اطاعت اور اس کی تقرب کے ذریعہ اللہ کی طرف لوٹنے کا راستہ اختیار کرو۔

قوله تعالى (إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا)

حسن نے کہا:(يوم ينظر المرء ما قدمت يداه): وہ مومن ہے جو سمجھدار اور محتاط ہے۔

قتادہ نے کہا:(يوم ينظر المرء ما قدمت يداه ويقول الكافر ياليتني كنت ترابا): وہ بدبخت عاجز ہے، اسے یہ بات کہنے سے کوئی نہیں روک پار ہا کیونکہ اس نے اپنے عمل کی برائیاں دیکھی ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں اس پر غضب ہے۔ پس وہ اس دن موت کی آرزو کرے گا حالانکہ دنیا میں موت سے بڑھ کر اس کو کچھ بھی ناپسند نہ تھا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دسواں حصہ

عربی تفاسیر سے مستند نکات (حصہ دوم: تفصیلی تفسیر)

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ و ابن قیم و ابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمدللہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاءاللہ۔

اور اردو میں تفسیر احسن البیان کے مختصر خلاصہ بڑے مفید ہیں جو تفاسیر ماثور و محمود رائے پر مبنی ہے ان نکات کو آخری شامل کیا گیا ہے

عم یتساءلون

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ قیامت کے بارے میں یہ سوالات درحقیقت اس کے وقوع کا انکار ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: کیا مردہ جسم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ اللہ فرماتا ہے: "یہ وہ عظیم خبر ہے"، جو آیت کے معنی کے متعلق مشہور آراء میں سے ایک ہے۔ یہ سوالات "عظیم خبر" (قیامت) کے بارے میں ہیں، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پوری سورت قیامت، حشر، جزاء اور حساب کے موضوعات پر مرکوز ہے۔

قتادہ اور ابن زید کہتے ہیں: "عظیم خبر" سے مراد موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں: "یہ قرآن ہے۔" پہلی رائے زیادہ واضح ہے کیونکہ آیت میں "جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں" کا ذکر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے انکار کرنے والوں کو ڈراتے ہوئے فرماتا ہے:

"ہرگز نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔ پھر ہرگز نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔"

یہ ایک سخت دھمکی اور پکا انتباہ ہے۔

لفظ "کَلَّا" انکار اور مذمت کے لیے استعمال ہوا ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق یہ ڈانٹ اور سرزنش کے معنی میں

ہے: " نہیں، ایسا نہیں جیسا وہ کہتے ہیں، نہ جیسا وہ خیال کرتے ہیں، نہ جیسا وہ گمان لگاتے ہیں۔ ہر گز نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔ پھر ہر گز نہیں! وہ جلد جان لیں گے۔" وہ اللہ کے اپنے دشمنوں سے کیے ہوئے وعدے اور ان کے ساتھ اس کے معاملے کو جان لیں گے، جیسا کہ ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یا پھر وہ اس خبر کی حقیقت کو جان لیں گے جسے بعض نے جھٹلایا اور بعض نے شک کی بنیاد پر اس کے وقوع پر سوال اٹھایا۔ "ہر گز نہیں! وہ جلد جان لیں گے" کہ یہ سچ ہے اور ناگزیر۔

﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (١) عَنِ ٱلنَّبَإِ ٱلْعَظِيمِ﴾

علامہ شوکانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہاں ان کے آپس میں پوچھنے کا ذکر کیا کہ وہ کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں، پھر اس کو واضح کر دیا کہ ﴿عن النبأ العظیم﴾۔ اللہ تعالیٰ نے پہلا جملہ استفہام اور ابہام کے انداز میں ذکر کیا تاکہ سب کی توجہ اس کی جانب ہو، دل و دماغ اس کو سوچیں، پھر اس کو واضح طور پر بیان فرمایا کہ عظمت اور شان والا معاملہ ہے؛ گویا کہ کہا: کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ کیا تمہیں اس کے بارے میں خبر دوں؟ پھر جواباً کہا: ﴿عن النبأ العظيم﴾- [الشوكاني: ٣٦٣/٥]

یہاں موصول کے صلہ میں جملہ اسمیہ ذکر کی گئی، نہ کہ "الذی یختلفون فیہ" یا اس جیسی کوئی تعبیر؛ تاکہ جملہ اسمیہ کے ذریعے اختلاف کا دوام، گہرائی اور ثبات ظاہر ہو؛ یعنی یہ معاملہ ان میں راسخ ہے اور مستقل طور پر ان کے ساتھ ہے۔ [ابن عاشور: ۱۱/۳۰]

﴿أَلَمْ نَجْعَلِ ٱلْأَرْضَ مِهَٰدًا (٦) وَٱلْجِبَالَ أَوْتَادًا (٧) وَخَلَقْنَٰكُمْ أَزْوَٰجًا (٨) وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (٩) وَجَعَلْنَا ٱلَّيْلَ لِبَاسًا (١٠) وَجَعَلْنَا ٱلنَّهَارَ مَعَاشًا (١١) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (١٢) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا (١٣) وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلْمُعْصِرَٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا﴾

اللہ تعالیٰ نے یہاں ان مخلوقات کا ذکر دلیل کے طور پر کیا ہے تاکہ کفار پر قیامت کے انکار میں حجت قائم کرے؛ گویا یہ فرمایا کہ جس نے اتنی عظیم چیزیں پیدا کرنے کی قدرت رکھی، وہ مردوں کو زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ [ابن جزی: ٢٥٤١/١]

مناسبت

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی عظیم قدرت کے مظاہر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ عجیب و غریب چیزیں پیدا کرنے پر قادر ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قیامت سمیت ہر چیز کو وجود میں لانے پر پوری طرح قادر ہے۔ وہ فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیا ہم نے زمین کو آرام گاہ نہیں بنایا؟" یعنی اسے مخلوق کے لیے ہموار، قابلِ استعمال، پر سکون، اور مضبوط بنایا۔ یہ تمام تفصیلات اِس خیال کو مضبوط کرتی ہیں کہ یہاں مراد قیامت اور حساب کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کی نشانیاں اور اپنی قدرت کے ثبوت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: "بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔" ان نشانیوں کے ذکر کے بعد یہ سب اِس بات کو تقویت دیتا ہے کہ مرکزی موضوع قیامت ہی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا"، یعنی مرد و عورت تاکہ وہ ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور نسل بڑھے، جیسا کہ اُس کا فرمان ہے:

"اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہیں میں سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ، اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی" (سورۃ الروم: 21)۔

اور اُس کا فرمان "اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا" سے مراد ہے کہ حرکت کو روک کر جسم کو دن بھر کی دوڑ دھوپ اور روزی کی تلاش سے آرام دیا جائے۔ اِسی طرح کی آیات سورۃ الفرقان میں پہلے بھی بیان ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: "اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح"، اس سے مراد ہے کہ وہ اس طرح ہیں جیسے میخیں جو کسی چیز کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں، جیسے کیل۔ یہ زمین کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں تاکہ وہ ہل نہ جائے یا حرکت نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: "اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا"، اس سے مراد ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور نسل بڑھے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہیں میں سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے

پاس سکون پاؤ"، یہ اس سیاق میں ظاہری معنی ہے، کیونکہ یہ شکر گزاری کے سیاق میں ہے۔ لفظ "جوڑے"، جیسا کہ پہلے بعض سیاق میں بیان کیا گیا، اس سے مراد انواع بھی ہو سکتی ہیں، جیسا کہ:

"گنہگاروں کو، ان کی اقسام اور ان کے معبودوں کو جمع کرو" (سورۃ الصافات:22)۔

اس سے مراد ان کے ہم مثل اور ہم جنس ہیں۔ تاہم یہاں ظاہری معنی مرد و عورت ہے۔ ابن جریر نے اسے زیادہ عمومی معنی میں لیا ہے، جس میں مرد و عورت، لمبے چھوٹے، خوبصورت اور غیر خوبصورت شامل ہیں۔ انہوں نے اسے دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ تاہم پہلی تفسیر زیادہ ظاہر ہے، اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾

یعنی تمہارے لیے راحت اور تمہارے کاموں کا وقفہ، جو اگر مسلسل جاری رہیں تو تمہارے جسم کو نقصان پہنچائیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے رات اور نیند کو مقرر کیا تاکہ انسانوں کی حرکات ختم ہوں اور انہیں فائدہ مند راحت نصیب ہو۔ [السعدی: ٩٠٦]

"اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا"، اس سے مراد ہے کہ حرکت کا تسلسل منقطع کر کے جسم کو مسلسل دوڑ دھوپ اور کام کی کوشش سے آرام دیا جائے۔ اب لفظ "سبات" سے مراد راحت ہے، اور اصل لفظ "سُبات" کے متعدد معانی ہیں، جن میں "منقطع ہونا" بھی شامل ہے۔

اس سیاق میں مراد "منقطع ہونا" ہے، جس کا نتیجہ جسمانی آرام ہے۔ لوگ محنت، کام، اور سرگرمیوں سے آرام کرتے ہیں۔

رہنمائی کا نکتہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ رات دیر تک جاگنا انسان پر اثر انداز ہوتا ہے، جو اس کی شکل اور چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نقصان دہ ہے اور صرف ضرورت کے وقت ہی اختیار کرنا چاہیے۔ تاہم، جس طرح زندگی آج بدل چکی ہے،

یہ بلاشبہ مسئلہ ہے اور اس پر توجہ، تدارک اور دوبارہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔

3 . ابن کثیر رحمہ اللہ یہاں فرماتے ہیں: "یہ ایک مقرر وقت کے ساتھ طے شدہ ہے، جو نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے، اور اس کا صحیح وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

"اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا"، اس سے مراد ہے کہ اسے روشن اور منور بنایا تاکہ لوگ آسانی سے کام، تجارت اور دیگر سرگرمیوں کے لیے آجا سکیں۔

یعنی، روزی کمانے کا وقت، جہاں آپ رہتے ہیں، آتے جاتے ہیں اور زندگی کی ضروریات تلاش کرتے ہیں۔ ان کی یہاں وضاحت یہ ہے کہ اللہ نے اسے روشن اور منور بنایا تاکہ روزی کی تلاش آسان ہو۔ ورنہ یہ "روزی" کا اصل معنی نہیں ہے۔ لیکن اس نے اسے روزی کمانے کا وقت کیسے بنایا؟ اس نے اسے روشن اور منور بنایا تاکہ لوگ اپنی روزی تلاش کر سکیں۔ اللہ نے ان جسموں کو بھی، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، اسی طرح بنایا ہے۔

اللہ نے یہ جسم، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، اسی ترکیب کے مطابق بنائے ہیں۔ دن کے وقت یہ جسم حرکت، سرگرمی اور کام کے لیے تیار ہوتے ہیں، لیکن صرف اس وقت جب انہیں اپنا حصہ آرام مل چکا ہو۔ اس سے ان کی توانائی تازہ ہو جاتی ہے تاکہ وہ دوبارہ نئے سرے سے کام کر سکیں۔ تاہم، اگر یہ ترتیب الٹ دی جائے تو دن تھکن، کمزوری اور توانائی و سرگرمی میں کمی کا باعث بن جاتا ہے۔ وہ فطرت جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے، وہی یہاں بیان کی گئی ہے۔

اللہ کا فرمان، "اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط چیزیں بنائیں"، اس سے مراد سات آسمان ہیں جو اپنی وسعت، بلندی، کمال، درستگی اور مقرر اور متحرک ستاروں سے آراستہ ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:

"اور ایک روشن چراغ بنایا"، اس سے مراد چمکتا ہوا سورج ہے جو پوری دنیا کو منور کرتا ہے۔ اس کی روشنی زمین کے تمام باشندوں کے لیے چمکتی ہے۔

"اور ایک روشن چراغ بنایا" — یہ سورج اس دنیا کو روشن کرنے والے چراغ کی مانند ہے۔ یہاں "روشن" کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس کی روشنی زمین کے تمام باشندوں کے لیے ہے۔ مقاتل کے مطابق

"روشن" روشنی اور گرمی دونوں کو شامل ہے۔ اس لحاظ سے سورج ایک روشن چراغ کی مانند ہے۔ یہ روشن ہے، حرارت خارج کرتا ہے، اور ہم جس کائنات کو دیکھتے ہیں اسے منور اور روشن کرتا ہے۔

بن جریر رحمہ اللہ "سراجا" کی تفسیر "جلایا ہوا اور تاباں" کے طور پر کرتے ہیں۔ یہ معنی آپس میں گہرا تعلق رکھتے ہیں اور کوئی تضاد نہیں رکھتے۔ یہ ایک روشن چراغ ہے۔

اللہ کا فرمان "اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا" کی تفسیر میں علی بن ابی طلحہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "بادلوں سے" سے مراد بادل ہیں۔ یہی تفسیر عکرمہ، ابو العالیہ، ضحاک، حسن بصری، ربیع بن انس، اور ثوری نے بھی کی ہے، اور ابن جریر نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

الفراء کہتے ہیں: "اس سے مراد وہ بادل ہیں جو بارش کے قریب ہوں لیکن ابھی برسے نہ ہوں"، جیسے عورت کو "مُعْصِرَة" کہا جاتا ہے جب اس کا حیض قریب ہو لیکن ابھی نہ آیا ہو۔ یہ تفسیر سورۃ الروم (48) کی آیت "اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر وہ انہیں آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، تو تم دیکھتے ہو کہ ان کے درمیان سے بارش نکلتی ہے" کے مطابق ہے، یعنی بادلوں کے درمیان سے۔

یہاں اللہ کا فرمان "بادلوں سے" سے مراد بادل ہی ہیں۔ بعض مفسرین جیسے الفراء نے اسے خاص طور پر ان بادلوں تک محدود کیا ہے جو ابھی بارش نہیں برسائے، یعنی وہ بادل جو بھرے ہوئے ہوں لیکن ابھی بارش شروع نہ ہوئی ہو۔ الفراء کے مطابق یہ تفسیر ربیع بن انس، سفیان ثوری، اور ابو العالیہ جیسے سلف کے اقوال سے بھی مطابقت رکھتی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا"، اس سے مراد بادل ہیں۔ ابن جریر نے بھی اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے، یعنی "بادل" عام طور پر۔

ابن کثیر نے ابتداء میں کہا: "اس آیت میں 'بادلوں' (المعصرات) کا ظاہری معنی بادل ہی ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: 'اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے'"...

جو انہوں نے یہاں ذکر کیا ہے، اس سے یہ معنی متصادم نہیں ہے؛ انہوں نے صرف اس تفسیر کا انتخاب کیا ہے جو

بادل کے معنی میں ہے، اور یہ ابن کثیر کی ترجیح کے مطابق ہے۔

اللہ کے فرمان "موسلا دھار پانی" کی تفسیر میں مجاہد، قتادہ، اور ربیع بن انس نے کہا ہے کہ اس کا مطلب ہے "بہت زیادہ اور مسلسل بہنے والا"۔ ثوری نے کہا: "اس سے مراد لگاتار بہنے والا ہے"۔ ابن زید نے کہا: "اس سے مراد وافر مقدار میں بہنے والا ہے"۔

اس طرح، آیت میں "بادلوں سے موسلا دھار پانی" سے مراد بادل ہی ہیں، اور "موسلا دھار" کا مطلب مسلسل، بہت زیادہ، اور وافر مقدار میں بہنے والا پانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

"تاکہ ہم اس کے ذریعے اناج اور سبزیاں اور گھنے باغات اگائیں"

اس سے مراد ہے کہ اس وافر، اچھے، مفید اور برکت والے پانی کے ذریعے "اناج" پیدا کیا جائے جو انسانوں اور چوپایوں کے لیے ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

اناج کو صرف انسانوں کے کھانے تک محدود کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ کچھ اناج چوپایوں کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً جو، جو کبھی انسان بھی کھاتے تھے اور روٹی بنانے کے لیے استعمال کرتے تھے، لیکن آج کل یہ جانوروں کی خوراک ہے۔ لہٰذا اناج انسانوں اور چوپایوں دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

"تاکہ ہم اس کے ذریعے اناج اور سبزیاں اگائیں"

اور اسی طرح "سبزیاں"، یعنی وہ سبزہ جو تازہ کھایا جاتا ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ اس سے مراد جانوروں کی چرائی ہوئی گھاس، جڑی بوٹیاں اور فصلات ہیں۔ یہاں "سبزیاں" اس معنی تک محدود نہیں ہیں؛ اس سے مراد وہ سب کچھ ہے جو اناج کے علاوہ اگتا ہے اور انسانوں اور چوپایوں دونوں کے ذریعے کھایا جاتا ہے۔

"نباتا" کا مطلب ہے "تازہ کھایا جانے والا سبزہ"۔

"اور باغات"، یعنی مختلف پھلوں والے باغات اور سبزیوں کے باغات، جن میں مختلف رنگ، مختلف ذائقے اور خوشبو ہوتی ہے، چاہے وہ ایک ہی زمین کے ٹکڑے پر واقع ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جنت الفافا"۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر مفسرین نے کہا: "جنت الفافا (حَدَائِقَ غُلْبًا)" سے مراد ہے "ایک ساتھ جمع شدہ"۔ یہ تفسیر اللہ کے اس فرمان کے مشابہ ہے:

"اور زمین میں پڑوسی کھیت ہیں، انگوروں کے باغات، کھیتیاں، اور کھجور کے درخت ہیں—کچھ ایک ہی جڑ سے اور کچھ الگ— جنہیں ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے، لیکن ہم ان میں سے بعض کو پھلوں کے معیار میں دوسروں سے برتر بناتے ہیں۔ بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں" (سورۃ الرعد: 4)۔

یہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "غُلْبًا" کی تفسیر "ایک ساتھ جمع شدہ" کے طور پر منقول ہے۔ بعض سلف نے اسے "باہم گندھی ہوئی شاخیں" سے تعبیر کیا ہے، جہاں درختوں کی شاخیں پھیلاؤ کی وجہ سے ایک دوسرے میں گھل مل جاتی ہیں۔ ابن عباس کی تفسیر "ایک ساتھ جمع شدہ" معنی کے اعتبار سے ہے، کیونکہ جب شاخیں آپس میں گُندھ جاتی ہیں تو وہ قریب اور جُڑی ہوئی نظر آتی ہیں، جو ان کی نزدیکی اور اکٹھے ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

"جنت الفافا" سے مراد ایسے باغات ہیں جن میں درختوں کی کثرت، شاخوں کی بھرمار، اور ان کا آپس میں گُندھ جانا شامل ہے

مناسبت

پھر اللہ تعالیٰ نے جسموں کے دوبارہ اٹھائے جانے پر اپنی قدرت کی نشانیوں کو بیان کرنے کے بعد روزِ فیصلے (یعنی قیامت کے دن) کا ذکر کیا۔ جس ذات نے یہ کام کیے، جو بارش نازل کرتا ہے اور نباتات پیدا کرتا ہے، تو یہ بھی مردوں کے دوبارہ زندہ کیے جانے کی طرح ہے۔ ہم روزانہ یہی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، بارش اترتی ہے، نباتات اُگ آتے ہیں، یہ زمین پہلے بنجر تھی، اس میں کوئی سبزہ نہ تھا، پھر یہ نباتات کہاں سے آگئے؟ تو جس نے یہ سبزہ پیدا کیا وہ دوبارہ مردوں کو بھی نکال سکتا ہے۔

"بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ آو گے۔ اور

آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب بن جائیں گے۔ بے شک جہنم گھات میں ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانہ۔ جس میں وہ طویل زمانے تک پڑے رہیں گے۔ نہ اس میں وہ ٹھنڈک پائیں گے نہ کوئی پینے کی چیز۔ سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کی۔ یہ سزا ان کے اعمال کے عین مطابق ہو گی۔ بے شک وہ لوگ حساب کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔ پس چکھو! اب ہم تمہاری سزا میں اضافہ ہی کریں گے۔" (سورۃ النبأ: 17-30)

اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ روزِ فیصل (یعنی قیامت) ایک معیّن وقت پر ہو گا، نہ اس میں کمی کی جا سکتی ہے، نہ زیادتی، اور اس کا حقیقی وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: "اور ہم اسے مقررہ مدت کے سوا مؤخر نہیں کرتے" (سورۃ ہود: 104)۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: بے شک روزِ فیصل، وہ دن جس میں بندوں کے درمیان فیصلے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ فرمائیں گے، ظالم و مظلوم کے درمیان فیصلہ ہو گا، اہل ایمان اور کفار و منکر رسول گروہوں کے درمیان فیصلہ ہو گا۔ لہٰذا یہ "الفصل" کا دن ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ یہ دن ان لوگوں کے لیے ایک مقرر وقت ہے جو بعث (یعنی دوبارہ جی اٹھنے) کے انکاری ہیں، جیسا کہ ابن جریرؒ نے کہا: یہ دن ان کے حساب، جزا اور عذاب کے لیے معیّن ہے۔

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

﴿إن يوم الفصل﴾

ابن عثیمین نے کہا: یعنی قیامت کا دن، اور اسے یوم الفصل اس لیے کہا گیا کہ اللہ اس دن بندوں کے درمیان ان کے اختلافات اور تنازعات میں فیصلہ کرے گا، اور حق و باطل والوں کے درمیان بھی فیصلہ ہو گا۔ جہنم آگ کے ناموں میں سے ایک نام ہے... اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کہ وہ سیاہی اور گہرائی کی وجہ سے بہت اندھیری اور

خوفناک ہے... اور یہ سرکشوں کے لیے گھات ہے، اللہ عزوجل نے اسے ان کے لیے ابھی سے تیار کر رکھا ہے، یہ موجود ہے۔

جو شخص قرآن و سنت میں اہلِ جہنم کے لیے سخت وعید پر غور کرے تو جیسا کہ بعض سلف نے کہا: مجھے تعجب ہے کہ جہنم سے بھاگنے والا کیسے سو سکتا ہے، اور جنت کا طلبگار کیسے سو سکتا ہے۔

جس عذاب سے اللہ نے ہمیں ڈرایا ہے وہ قریب ہے، انسان اور اس کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے، اور انسان نہیں جانتا کہ وہ کب مرے گا۔

سورۃ النبأ میں نصیحتیں، حکمتیں اور اللہ عزوجل کی آیات ہیں جو یقین و ایمان کا سبب بنتی ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی کتاب سے فائدہ دے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ آؤ گے۔ مجاہدؒ نے فرمایا: گروہ گروہ، ابن جریرؒ نے کہا: ہر امت اپنے نبی کے ساتھ آئے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس دن ہم ہر قوم کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے“ (سورۃ الِاسراء: 71)۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دونوں صوروں کے درمیان چالیس (مدت) ہوگی“۔ صحابہ نے پوچھا: چالیس دن؟ فرمایا: ”نہیں معلوم“۔ پوچھا: چالیس مہینے؟ فرمایا: ”نہیں معلوم“۔ پوچھا: چالیس سال؟ فرمایا: ”نہیں معلوم“۔ پھر فرمایا: پھر اللہ آسمان سے پانی برسائے گا اور لوگ ایسے اُگ آئیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہڈی (عَجْبُ الذَّنَب) ایسی ہے جو فنا نہیں ہوگی، اسی سے قیامت کے دن نئے سرے سے انسان کا جسم بنایا جائے گا۔

”جس دن صور میں پھونکا جائے گا، صور ایک سینگ ہے جس میں فرشتہ پھونک مارے گا۔ اسے دو نفخے شمار کیا گیا ہے: ایک نفخۂ صعق جس پر قرآن میں ہے: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان والے سب بے ہوش

ہو جائیں گے سوائے جسے اللہ چاہے"(سورۃ الزمر:68)،اس میں ساری مخلوق مر جائے گی۔ دوسری نفخہ ہے نفخہ بعث (دوبارہ اٹھانے کی)، کہ لوگ دوبارہ اٹھیں گے۔ بعض اہل علم تین نفخوں کا قول بھی کرتے ہیں، جن میں نفخۃ الفزع (گھبراہٹ)،نفخة الصعق(بے ہوشی/موت)اورنفخة البعث(دوبارہ جی اٹھنا)شامل ہیں۔

یہاں مراد ہے کہ صور کا جو نفخہ ہے وہ بعث کا نفخہ ہے، سب اس پر متفق ہیں، کہ اس نفخہ سے سب قبروں سے نکل آئیں گے، گروہوں گروہوں کی صورت میں آئیں گے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:"ہم ہر قوم کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"(سورۃ الإسراء:71)۔امام سے مراد: نبی، کتاب، یا قائد، سب آسکتا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک شخص ہو گا، بعض کے ساتھ دو ہوں گے، بعض کے ساتھ کوئی نہ ہو گا"۔

"آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا"-اس سے مراد ہے راستے اور راستہ بنانے والے شگاف، تاکہ فرشتگان نازل ہوں۔ اور قرآن میں کئی مقامات پر آسمان کے پھٹنے اور شگاف کا ذکر آیا ہے، جیسے:"جب آسمان پھٹ جائے گا"(سورۃ الرحمن:37)۔

یہ جو دروازے لگیں گے، حقیقت میں شگاف اور دراڑیں ہوں گی جو اس دن کی ہولناکیوں کی وجہ سے آسمان میں پیدا ہوں گی۔ اس کے بعد فرمایا:"اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے"۔یعنی اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو چلائے گا، وہ جمے ہوئے نظر آئیں گے مگر اصل میں تیزی سے گزر جائیں گے، بالآخر سراب (وہم) کی طرح ہو جائیں گے، اب نہ کوئی اونچا پہاڑ ہو گا نہ نشیب و فراز، سب بالکل زمین ہو جائیں گے۔

قرآن مجید میں پہاڑوں کے مختلف حالات کو بیان کیا گیا ہے، جو قیامت کے دن ان کی تباہی کی مراحل کو واضح کرتے ہیں:

1 . پہاڑوں کا اُٹھا کر ریزہ ریزہ ہونا:

سورۃ الحاقہ (69:14) میں ارشاد ہے: "اور زمین اور پہاڑ اٹھالیے جائیں گے اور ایک ہی ضرب سے ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔"

تشریح: یہ قیامت کے ابتدائی مرحلے کی طرف اشارہ ہے جب مضبوط اور ٹھوس پہاڑ اپنی جگہ سے اُٹھائے جائیں گے اور ایک ہی وار میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

2. پہاڑوں کا اُون کی طرح بکھر جانا:

سورۃ القارعہ (101:5) میں فرمایا گیا: "اور پہاڑ اُون کی طرح ہو جائیں گے۔"

تشریح: یہ مرحلہ پہاڑوں کے مکمل تحلیل ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس طرح اُون ہلکی اور بکھری ہوتی ہے، پہاڑ اپنی ساخت کھو کر بے وزن اور منتشر ہو جائیں گے۔

3. پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو کر غبار بننا:

سورۃ الواقعہ (56:5-6) میں ذکر ہے: "اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غبار بن جائیں گے، پھر وہ اڑتے ہوئے ذرّے کی طرح ہو جائیں گے۔"

تشریح: یہ آخری مرحلہ ہے جب پہاڑ مکمل طور پر پیس کر غبار میں تبدیل ہو جائیں گے، جو ہوا میں اُڑتا نظر آئے گا۔

نتیجہ اور پیغام:

یہ آیات اللہ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ پہاڑ، جو دنیا میں مضبوطی اور استحکام کی علامت ہیں، قیامت کے دن ایک اشارے سے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ یہ تصویر انسان کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ دنیا کی ہر شے فانی ہے، اور صرف اللہ کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ ان آیات کا مقصد انسان کو آخرت کے دن پر یقین اور اس کی تیاری کی ترغیب دینا ہے۔

یہ "غبار" اُس باریک ذرات سے مشابہ ہے جو ہم کمرے میں سورج کی روشنی پڑنے پر ہوا میں تیرتے ہوئے دیکھتے ہیں، جو ننھے اور وزن سے خالی ہوتے ہیں۔ یہ ذرات اتنی نازک ہوتے ہیں کہ انہیں ہاتھ سے نہیں پکڑا جا

سکتا، اور یہ اس بات کی علامت ہیں کہ پہاڑ کس قدر حقیر اور معمولی ہو جائیں گے۔

پہاڑوں کو پیس کر ہواؤں کے ذریعے اُڑا دیا جائے گا۔ جیسا کہ ایک اور آیت میں بیان ہوا ہے: "اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو، انہیں ٹھوس سمجھتے ہو، لیکن وہ بادلوں کی طرح گزر جائیں گے" (سورۃ النمل:88)۔ وہ بالکل غائب ہو جائیں گے، کوئی نشان تک نہ چھوڑیں گے، اور آخر کار سراب کی مانند ہو جائیں گے—ایک ایسا وہم جس کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ پہاڑ دیکھنے والے کو سراب کی طرح محسوس ہوں گے، یا یہ کہ وہ مکمل طور پر غائب ہو جائیں گے، جیسے سراب جو درحقیقت کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اس طرح، یہ پہاڑوں کے وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

سورۃ النبأ کی آیت "كَانَتْ مِرْصَادًا" کی تفسیر:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾

یعنی: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک کہ وہ جہنم سے گزر نہ جائے، اگر اس کے پاس نجات کا پروانہ ہو گا تو بچ جائے گا، ورنہ وہیں روک لیا جائے گا۔[ابن کثیر: ٤ / ٤٦٤]

علماء نے اس جملے کی مختلف تشریحات کی ہیں:

مقامِ حبس (جہنم کی گھات):

مقاتل کے مطابق، "كَانَتْ مِرْصَادًا" سے مراد وہ مقام ہے جہاں کافروں کو روک کر رکھا جائے گا۔

یہ تفسیر جہنم کو ایک ایسی جگہ کے طور پر پیش کرتی ہے جو کافروں کے لیے تیار ہے اور ان کا انتظار کر رہی ہے۔

راستہ یا گزرگاہ:

بعض مفسرین کے نزدیک یہ جہنم کے راستے کی طرف اشارہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جہنم پر ایک پل (صراط) بچھایا جائے گا، اور لوگ گروہوں کی شکل میں اس پر سے گزریں گے۔" (صحیح بخاری)۔

اس پل پر کانٹے (كَلَالِيْب) ہوں گے جو لوگوں کو پکڑ کر جہنم میں گرا دیں گے۔ بعض سلف کا کہنا ہے کہ

"مِرْصَادًا" اسی گزر گاہ کو بیان کرتا ہے جہاں کفار پکڑے جائیں گے۔

قرآنی حوالہ:

اللہ کا فرمان: "تم میں سے ہر شخص اس (جہنم) تک پہنچے گا۔ یہ تمہارے رب کا طے شدہ فیصلہ ہے" (سورۃ مریم:71)۔

اس آیت کے مطابق جہنم ہر انسان کے راستے میں ہے، اور اس کے خزانچی (خزنة جهنّم) کافروں کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سورۃ النبأ کی آیت "كَانَتْ مِرْصَادًا" کی تفسیر:

بعض علماء کے نزدیک "كَانَتْ مِرْصَادًا" کا مطلب یہ ہے کہ جہنم خود ان کافروں کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے اور ان کی گھات میں ہے، بالکل اُس طرح جیسے کوئی پہرے دار گزرنے والوں کو دیکھتا ہے۔ وہ بار بار پوچھتی ہے: "کیا اور کوئی ہے؟ کیا اور کوئی ہے؟"

ابن جریر رحمہ اللہ نے "مِرْصَادًا" کی تفسیر "مقامِ مراقبہ" کے طور پر کی ہے، جہاں جہنم گزرنے والوں پر نظر رکھتی ہے اور ان کی گھات میں رہتی ہے۔

ان تمام تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے: "بے شک جہنم گھات میں ہے۔" یہ کافروں کے لیے تیار ہے، پہلے سے موجود اور مخلوق ہے۔ نبی ﷺ نے اسے دیکھا اور اس میں عذاب پانے والوں میں سے بعض کو بھی دیکھا۔ آپ نے عمرو بن لحی خزاعی کو دیکھا، جو سب سے پہلے دینِ ابراہیم کو بدلنے والا تھا اور بتوں کے نام پر جانوروں کو آزاد چھوڑنے کی رسم کا بانی تھا۔ نبی ﷺ نے اسے جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ایک عورت کو بھی دیکھا جو بلی کو قید کرنے کی پاداش میں عذاب دے رہی تھی۔

یہ جہنم ان کافروں کے لیے پہلے سے تیار ہے۔ یہ اب موجود ہے اور ان کا انتظار کر رہی ہے، گھات میں لیٹی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "بے شک جہنم گھات میں ہے۔" یہ ان کا انتظار کرتی ہے جب وہ اس پر سے

گزرتے ہیں۔ کانٹے انہیں پکڑ لیں گے جن کے بارے میں اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اس میں داخل ہوں۔ اسی طرح جہنم کے خزانچی بھی ان پر نگاہ رکھتے ہیں جو اس میں لائے جاتے ہیں یا جو اس میں پہلے سے موجود ہیں۔

اس طرح، جہنم ان کافروں کے لیے گھات میں ہے۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "یہ کافروں کے لیے تیار کر دی گئی ہے۔" (سورۃ آل عمران: 131)۔

آیت "لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا" (سورۃ النبأ: 23) کی تفسیر:

اس آیت کا مطلب ہے کہ یہ لوگ جہنم میں "لمبے زمانوں تک" رہیں گے، جہاں "أحقابًا" (زمانوں) لفظ "حُقب" کی جمع ہے جو وقت کے ایک دورانیے کو ظاہر کرتا ہے۔ سلف علماء نے "حُقب" کی خاص مدت کے بارے میں مختلف آراء دی ہیں، لیکن یہ تفسیری اختلافات قابلِ ذکر نہیں۔ اگر تفاسیر کی کتب میں اس کی تفصیل ملے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ لا محدود اور انتہا کے بغیر زمانوں کی طرف اشارہ ہے، چاہے "حُقب" کی اصل مدت کچھ بھی ہو۔ یا پھر یہ عذاب کی مخصوص اقسام جیسے کھولتا ہوا پانی (حَمِیم) اور پیپ (غَسَّاق) کے دورانیے کو بیان کرتا ہے۔ ان زمانوں تک عذاب برداشت کرنے کے بعد انہیں دوسری اقسام کا عذاب دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "اور اس جیسی دوسری [سزائیں] جو جوڑوں میں ہیں" (سورۃ ص: 58)۔

جہنم کی ہیشگی:

یہ ہرگز نہیں کہ جہنم کا وجود ختم ہو جائے گا۔ اہل السنۃ کے اجماع کے مطابق جہنم ہمیشہ باقی رہے گی اور کبھی فنا نہیں ہوگی۔ جیسے عرش اور کُرسی (اللہ کی مخلوق) فنا نہیں ہوں گے، اور جنت کی نعمتیں جیسے حُور اور ولدان ہمیشہ رہیں گے، اسی طرح جہنم بھی ابدی ہے۔ جنت اور جہنم دونوں ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خیال کہ جہنم کا اختتام ہو جائے گا، غلط ہے اور ان دلائل کے خلاف ہے جو ہیشگی کو ثابت کرتے ہیں۔

آیتِ سورہ ہود (11:107) کی تفسیر:

اللہ تعالیٰ کا فرمان: "جہنم میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے جو تمہارا رب چاہے"

میں استثناء (سوائے) اللہ کی مشیت کو مؤکد کرنے کے لیے ہے، نہ کہ کسی شرطی امکان کو ظاہر کرنے کے لیے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے سورۃ الفتح (27:48) میں آیا ہے: "تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے، اگر اللہ نے چاہا، بالکل محفوظ ہو کر، سر منڈوا کر یا بال کٹوا کر"۔ یہ داخلہ یقینی تھا، لیکن نبی ﷺ نے اللہ کی مشیت کا ذکر عاجزی کے طور پر کیا۔ اسی طرح سورہ ہود میں استثناء اللہ کی مطلق حاکمیت اور اختیار کو واضح کرنے کے لیے ہے، نہ کہ جہنم کی ہیشگی میں شک پیدا کرنے کے لیے۔

تفسیر قرطبی سے (لا بِثِينَ فِيها أَحْقاباً) یعنی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک کہ احقاب باقی ہیں، اور یہ منقطع (ختم) نہیں ہوتے، جب بھی ایک حقب (زمانہ) گزر جائے تو دوسرا حقب آ جاتا ہے۔

آیت "إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا" (سورۃ النبأ: 25) کی تفسیر: حَمِيمًا (کھولتا پانی):

ابو العالیہ اور ربیع بن انس کے مطابق یہ "سردی (بَرد)" سے استثناء ہے، یعنی جہنم میں ٹھنڈک نہیں ہوگی، بلکہ انتہائی گرم کھولتا پانی ہوگا۔

ابن کثیر کے مطابق یہ ایسا پانی ہے جو اپنی حدت اور ابلنے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوگا۔

غَسَّاقًا (پیپ بھرا مواد):

ابو العالیہ کے مطابق یہ "پینے (شَرَاب)" سے استثناء ہے، یعنی جہنم میں پینے کے لیے صرف یہ گندہ مواد ہوگا۔

ابن کثیر نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ جہنم والوں کے پیپ، پسینہ، آنسو، اور زخموں سے جمع ہونے والا انتہائی بدبودار اور ٹھنڈا مواد ہوگا۔ اس کی ٹھنڈک اور بدبو دونوں ناقابلِ برداشت ہوں گی۔

ابن کثیر کی امتیازی خصوصیت:

ابن کثیر رحمہ اللہ نے سلف (ابو العالیہ، ربیع بن انس) کی دونوں تفسیروں کو یکجا کیا ہے:

حَمِيمًا گرمی کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے۔

غَسَّاقًا سردی اور گندگی دونوں پہلوؤں کو شامل ہے۔

یہ تفسیری ہم آہنگی ابن کثیر کے منہج کی خاصیت ہے، جس میں وہ مختلف آراء کو قرآن و سنت کی روشنی میں جوڑتے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ "غَسَّاق" جہنم والوں کے جسم سے نکلنے والا گندا مواد ہے، جیسے پیپ اور اِس جیسی دیگر رطوبتیں، جو اُن کے جسم سے بہتی ہیں۔ دوسرے علماء کے نزدیک یہ انتہائی ٹھنڈا مادہ ہے۔ اس طرح جہنم کا عذاب دو قسم کا ہے:

جلانے والی گرمی (الإحراق)، جس کی نمائندگی "حَمِيم" (کھولتا پانی) کرتا ہے۔

سخت سردی (الزَّمْهَرِير)، جیسا کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی: 'میرے حصے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں۔' تو اللہ نے اُسے دو سانسیں دیں: ایک سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔ تمہاری شدید گرمی اُس کی گرمی سے ہے، اور تمہاری انتہائی سردی اُس کی سردی (زَمْهَرِير) سے ہے" (صحیح مسلم)۔ یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ جہنم والوں کو تپتی گرمی اور یخ بستہ سردی دونوں سے عذاب دیا جائے گا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں "إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا" کے دونوں معنی کو یکجا کیا ہے۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے وضاحت کی کہ "غَسَّاق" کا اصل معنی "بہنے یا ٹپکنے والی کوئی چیز" ہے۔ لہٰذا، "غَسَّاق" سے مراد وہ گندا مواد ہے جو جہنم والوں کے زخموں، جلتے ہوئے جسم، آنکھوں، ناک، اور مساموں سے ٹپکتا ہے۔ یہ اُن کے جنسی اعضاء، جلد، اور مساموں سے خارج ہوتا ہے، جو ناقابلِ برداشت ٹھنڈا ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بدبودار بھی ہوتا ہے۔

لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے اسے "إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا" (سوائے کھولتے پانی اور گندے مواد کے) کے طور پر بیان کیا ہے۔ حَمِيمًا اپنی انتہائی گرمی پر کھولتا ہوا پانی ہے، جبکہ غَسَّاقًا پیپ، پسینہ، اور آنسوؤں کا انتہائی ٹھنڈا اخراج ہے۔ ابو العالیہ نے اس تفریق کو واضح کیا: حَمِيم (کھولتا پانی) "سردی (بَرد)" سے استثناء ہے، اور غَسَّاق "پینے (شَرَاب)" سے استثناء ہے۔ ربیع بن انس نے بھی اسی تفسیر کی تائید کی۔

لفظ غَسَّاق کا تعلق "غَسَقُ اللیل" (رات کی سرد تاریکی) سے بھی ہے، جو انتہائی ٹھنڈ کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح "غَسَق الجرح" زخموں سے پیپ اور دیگر رطوبتوں کے بہنے کو بیان کرتا ہے۔ اس طرح، "إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا" ناقابلِ برداشت گرمی اور یخ بستہ سردی دونوں کے معنی کو یکجا کرتا ہے۔

"جَزَاءً وِفَاقًا" (مناسب بدلہ): یہ عذاب اُن کے فاسد اعمال کے عین مطابق ہے، کیونکہ بدلہ اعمال کے برابر ہوتا ہے۔ اُن کی سزا اُن کے حالات اور اعمال کا منطقی نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ہمیں محفوظ رکھے۔

"یقیناً وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے۔"

اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی ایسے ٹھکانے پر ایمان نہیں رکھتے تھے جہاں انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور حساب لیا جائے گا۔ "وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے" کی تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ وہ اس سے ڈرتے نہیں تھے۔ اگرچہ "رَجَاء" (توقع) کا اصل معنی کسی مطلوب چیز کی امید رکھنا ہے، تو پھر یہاں خوف کا مفہوم کیسے نکالا گیا؟ بعض علماء وضاحت کرتے ہیں کہ جب "رَجَاء" کو نفی میں استعمال کیا جائے تو اس سے خوف کا اظہار ہوتا ہے۔ لہٰذا، "وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے" کا مطلب ہے کہ وہ حساب سے نہیں ڈرتے تھے۔ یہ تفسیر مجاہد اور قتادہ جیسے علماء کی طرف سے موافق ہے۔ دوسرے علماء جیسے الفراء اور الزجاج کے مطابق "رَجَاء" کا تعلق کسی ناکام امید سے بھی ہو سکتا ہے، جو خوفِ عدمِ پورائی سے ہم آہنگ ہے۔

آیت "جَزَاءً وِفَاقًا" (مناسب بدلہ) کے بارے میں، اس سے مراد ہے کہ انہیں جو عذاب دیا گیا وہ دنیا میں ان کے فاسد اعمال کے عین مطابق تھا۔ یہ رائے مجاہد، قتادہ، اور دیگر علماء کی طرف سے موافق ہے۔

اس کے بعد آیت دہرائی گئی ہے: "بے شک وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے"، جو اس بات پر زور دیتی ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے اعمال کے لیے جزا یا سزا کے امکان پر غور ہی نہیں کیا۔ مزید فرمایا گیا: "اور انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا"، جو ان کے انکار کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسولوں کے ذریعے بھیجے گئے دلائل اور نشانیوں کو مکمل طور پر جھٹلا دیا اور سرکشی کی۔ یہاں "كِذَّاباً" (جھٹلانا) کا لفظ تکراری انکار کو ظاہر کرتا

ہے، جو مصدر (فعل کی اسمی شکل) کے طور پر مشتق ہوا ہے۔

﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا﴾

ہر چیز، چھوٹی ہو یا بڑی ﴿أحصيناه كتابا﴾ یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں لکھ لیا ہے، اس لیے مجرموں کو یہ خوف نہیں ہونا چاہیے کہ ہم نے انہیں کسی ایسے جرم پر سزا دی جس کا ارتکاب انہوں نے نہیں کیا، اور نہ ہی یہ گمان کرنا چاہیے کہ ان کے اعمال ضائع ہوں گے یا ایک ذرے کا بھی حساب نہیں رکھا جائے گا۔[السعدی: ۹۰۷]

آیت "اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں شمار کر لیا ہے" (وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا) کے بارے میں، اس کا مطلب ہے کہ اللہ اپنے بندوں کے تمام اعمال سے واقف ہے اور انہیں محفوظ کر لیا ہے۔ وہ ان اعمال کا بدلہ دے گا—نیکی کو نیکی سے، اور برائی کو برائی سے۔ بعض علماء "كِتَابًا" (کتاب) کی تفسیر ایک اسم کے طور پر کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے: "ہم نے ہر چیز کو ایک جامع ریکارڈ کے طور پر شمار کر لیا ہے"۔ اس صورت میں یہ لفظ "أحصيناه" (ہم نے شمار کیا) کا مصدر (فعل کی اسمی شکل) بن جاتا ہے۔ دوسرے علماء اسے "حال" (حالت) کے طور پر لیتے ہیں، یعنی ہر چیز لکھی اور مقدر ہو چکی ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ آیت "لوح محفوظ" کی طرف اشارہ کرتی ہے، جہاں اللہ نے ہر چیز کو تحریر کر رکھا ہے، بشمول جہنمیوں کے اعمال اور اُن کے عذاب۔ ابن جریر رحمہ اللہ اسی رائے کی طرف مائل ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت میں ہر چیز کے دقیق، تفصیلی، اور مقدار کے ساتھ ریکارڈ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرے مفسرین "كِتَابًا" کی تفسیر فرشتوں کے ذریعے اعمال کے ریکارڈ کرنے سے کرتے ہیں، جیسا کہ دیگر آیات میں ذکر ہے:

"وہ کوئی بات نہیں کرتا مگر یہ کہ اُس کے پاس ایک تیار نگران موجود ہوتا ہے" (سورۃ ق:18)۔

"لیکن ہمارے فرشتے اُن کے پاس ہیں، جو لکھ رہے ہیں" (سورۃ الزخرف:80)۔

"بے شک ہم تمہارے اعمال لکھ رہے تھے" (سورۃ الجاثیہ:29)۔

دوسری تفسیر حساب و کتاب کے سیاق کے مطابق ہے، کیونکہ اللہ جزا و سزا سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے کہ تمام اعمال محفوظ ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے عمل کا ریکارڈ موجود ہے۔ بلاشبہ اللہ نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ رکھی ہے، بشمول

بندوں کے اعمال اور اُن کے مطابق جزا یا عذاب۔ فرشتے بھی یہ اعمال لکھتے ہیں، یقینی بناتے ہوئے کہ ہر عمل کا حساب ہو گا۔

عملی تدبر:

یہ آیت مومنوں کو خود کو جوابدہ ٹھہرانے کی یاد دہانی کراتی ہے۔ ہر لفظ اور عمل فرشتوں کے ذریعے ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ یہ ریکارڈز فرد کے فائدے کے لیے نہیں بلکہ اُن کے خلاف لکھے جاتے ہیں، اور قیامت کے دن یہ اُنہیں سونپ دیے جائیں گے تاکہ میزان میں تولے جائیں۔ فضول باتوں یا گناہ میں مشغول ہونے کی بجائے، انسان کو اللہ کی تعریف اور ذکر پر توجہ دینی چاہیے، اور ایسے اعمال میں وقت صرف کرنا چاہیے جو نفع بخش ہوں۔

جب کسی ممنوعہ چیز کو دیکھنے یا کرنے کا خیال آئے، تو یہ یاد رکھیں کہ ہر چیز اللہ اور فرشتوں کے ذریعے ریکارڈ ہو رہی ہے۔ یہ وہ بوجھ ہیں جو انسان قیامت کے دن اپنی پیٹھ پر اٹھائے گا، اور اُس کے بدلے میں اُسے جزا یا سزا ملے گی۔

ایک مومن جو اس حقیقت سے آگاہ ہے، وہ تقویٰ، چوکناہٹ، اور خود احتسابی کی طرف مائل ہو گا، اپنے گناہوں کو کم کرے گا اور نیکیوں میں اضافہ کرے گا۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "اور تم کوئی کام نہیں کرتے، نہ قرآن کی کوئی آیت پڑھتے ہو، اور نہ کوئی عمل کرتے ہو مگر ہم تمہارے اس میں مشغول ہوتے وقت تم پر گواہ ہوتے ہیں" (سورۃ یونس:61)۔ یہ جان کر کہ اللہ اور فرشتے ہر لمحہ گواہی دے رہے ہیں اور ریکارڈ کر رہے ہیں، اگر کوئی اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے تو کہاں جا سکتا ہے؟ اگر وہ اللہ کی رضا کی بجائے لوگوں کو خوش کرنے کے ارادے سے سوچے یا عمل کرے تو اُس کا ٹھکانا کہاں ہو گا؟

-﴿فَذُوقُوا۟ فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾

عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا: اہلِ جہنم پر اس آیت سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی: ﴿فذوقوا فلن نزيدكم إلا عذاباً﴾؛ یعنی وہ ہمیشہ اضافی عذاب میں رہیں گے۔[الطبری: ٢٤/ ١٦٩]

﴿ فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴾

ہر وقت اور ہر لمحہ ان کا عذاب بڑھتا رہے گا، اور یہ آیت اہلِ جہنم کے عذاب کی شدت میں سب سے زیادہ سخت آیت ہے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (تفسیر سعدی)

ارشاد ہوا: "اب چکھو، ہم تمہیں عذاب کے سوا کچھ نہیں بڑھائیں گے" — یہ خطاب جہنم والوں سے ہے۔ یہ اعلان ہے کہ اُن کا عذاب صرف شدت اختیار کرتا جائے گا۔ جیسا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: "جہنم والوں کے لیے اس آیت سے زیادہ سخت کوئی آیت نہیں: 'اب چکھو، ہم تمہیں عذاب کے سوا کچھ نہیں بڑھائیں گے' (سورۃ ص:58)"۔ وہ ہمیشہ بڑھتے ہوئے عذاب میں رہیں گے، جس کا کوئی اختتام نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے لیے تیار کی گئی عزت اور ہمیشگی کی خوشیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: "بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے" (سورۃ النبأ:31)۔ ابن عباس اور الضحاک نے "مَفَازًا" (کامیابی) کی تفسیر "آرام و سکون کی جگہ" کے طور پر کی ہے، جبکہ مجاہد اور قتادہ کے مطابق اس کا مطلب ہے "وہ کامیاب ہو گئے اور جہنم سے بچ گئے"۔ یہاں ابن عباس کی تفسیر زیادہ واضح ہے، کیونکہ آیت کے بعد "باغات اور انگور کے باغ" (سورۃ النبأ:32) کا ذکر ہے۔ "باغات" سے مراد کھجور اور دیگر درختوں سے بھرپور باغات ہیں۔

اللہ کا فرمان "بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے" میں "مَفَازًا" کی تفسیر ابن عباس اور الضحاک نے "آرام کی جگہ" بتائی ہے، لیکن لفظ "مَفَاز" لغوی طور پر "تفریح گاہ" کو نہیں بلکہ "فَازَ" (کامیاب ہونا) سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے مقصد حاصل کرنا اور خوفناک چیزوں سے نجات پانا۔ مثال کے طور پر، جب کہا جاتا ہے "فَازَ فُلَانٌ" (فلان شخص کامیاب ہوا)، تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنا ہدف حاصل کر لیا اور نقصان سے بچ گیا۔ اسی طرح "الفَلَاح" (کامیابی) کا مطلب ہے مطلوبہ چیز حاصل کرنا اور خوفناک چیزوں سے بچنا۔

اس طرح "مَفَاز" سے مراد مطلوبہ مقصد کو حاصل کرنا اور خوفناک چیزوں سے نجات پانا ہے، جیسا کہ ابو جعفر ابن جریر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ اپنی اصل میں یہ کامیابی کی جگہ یعنی جنت کو بھی ظاہر کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں اس کی نعمتوں کے پہلوؤں کو بیان فرماتا ہے: "باغات اور انگور کے باغ" (سورۃ النبأ:32)۔ یہاں باغات اور انگور کے باغات "کامیابی" کی تفسیر ہیں۔ اسی لیے ابن عباس اور الضحاک نے اس کی تفسیر "آرام و سکون کی جگہ" کے طور پر کی ہے۔

"بے شک پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے۔ باغات اور انگور کے باغ" کے جملے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باغات اور انگور کے باغ "کامیابی" کے بدل (substitution) ہیں۔ یہ بدل اس بات کو سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ کامیابی کا حصہ ہے، یا یہ کہ جنت کی نعمتوں کی کثرت پر زور دیتا ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ جنت صرف باغات اور انگور کے باغات تک محدود نہیں؛ اس میں نہریں، محلات، ساتھی، نوجوان خادم اور وہ نعمتیں بھی شامل ہیں جو صرف اللہ کو معلوم ہیں۔ اگر ہم اس بدل کو جامع سمجھیں تو یہ مبالغہ آرائی ہے جو باغات اور انگور کے باغات کی عظمت کو واضح کرتی ہے۔

ابن جریر رحمہ اللہ نے وضاحت کی: گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے"، جس میں وہ مطلوبہ چیز یعنی باغات اور انگور کے باغات کو حاصل کرتے ہیں، جو ان کے مطلوبہ بدلے اور خوفناک چیزوں سے نجات کی علامت ہیں۔

"باغات اور انگور کے باغ" کی تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ نے "کھجور اور دیگر درختوں والے باغات" کے طور پر کی ہے۔ لیکن ہر باغ کو "حَدِيقَة" (گارڈن) نہیں کہا جاتا۔ "حَدِيقَة" خاص طور پر اس باغ کو کہا جاتا ہے جو دیوار سے گھرا ہوا ہو۔ عربی لفظ "حَدِيقَة" کا ماخذ "إِحْدَاق" (گھیرنا) ہے، کیونکہ یہ دیوار سے گھرا ہوتا ہے، جو اسے عام باغ سے ممتاز کرتا ہے۔

انگور کے باغات کی خاص طور پر ذکر کی وجہ یہ ہے کہ انگور بہترین، سب سے زیادہ فائدہ مند اور خوبصورت پھلوں اور درختوں میں سے ہے۔ لیکن جنت کی نعمتیں اس سے کہیں بڑھ کر ہیں جو کسی نے دیکھی، سنی یا دل میں سوچی ہو۔ جیسا کہ اللہ دوسری جگہ فرماتا ہے: "جب بھی انہیں وہاں سے پھل کھانے کو دیا جائے گا، وہ کہیں گے: 'یہ وہی ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا۔' اور یہ انہیں مشابہت میں دیا جائے گا" (سورۃ البقرہ:25)۔ بعض علماء کے مطابق اس سے مراد ہے کہ پھل آپس میں مشابہ ہوں گے، جبکہ دوسروں کا کہنا ہے کہ وہ دنیا کے پھلوں سے شکل میں مشابہ ہوں گے لیکن حجم، ذائقہ اور اصل میں نہیں۔ مثال کے طور پر، وہ انار یا انگور کو پہچان لیں گے، لیکن جنت کے پھل دنیا کے پھلوں سے بہت مختلف ہوں گے۔

باغات اور انگور کے باغ جنت میں اہلِ جنت کے لیے تیار نعمتوں کا ایک حصہ ہیں۔ قرآن مجید جنت کی

تفصیلات کو بے مقصد دہراتا نہیں، بلکہ ہر سیاق میں اللہ تعالیٰ خاص پہلوؤں کو نمایاں کرتا ہے جو موضوع کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ "تہ بہ تہ کیلے" (الطلح المنضود)، "بہتا ہوا پانی" (الماء المسكوب)، اور "لازوال پھل جو نہ موسمی حد بندی کے تابع ہیں نہ ممنوع" (سورۃ الواقعہ: 31-33) کا ذکر کرتا ہے۔ جنت میں نہ موسم کی پابندیاں ہیں نہ روک ٹوک، اس کی نعمتیں ہمیشگی اور بے قید ہیں۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "اور اس میں وہ سب کچھ ہے جو دلوں کو بھائے اور آنکھوں کو لبھائے، اور تم ہمیشہ اس میں رہو گے" (سورۃ الزخرف: 71)۔ ایک اور آیت میں فرمایا: "ان کے لیے وہاں پھل ہوں گے، اور جو کچھ وہ مانگیں گے وہ ملے گا" (سورۃ یٰسین: 57)۔ جو کچھ وہ چاہیں گے، بلا تاخیر اور بلا حد عطا کیا جائے گا۔

اس طرح، باغات اور انگور کے باغ پرہیز گاروں کے لیے جنت میں تیار لا محدود نعمتوں کا ایک حصہ ہیں۔

"اور [ساتھی] ہم عمر، بلند اور ابھرے ہوئے سینوں والیاں" (سورۃ النبأ: 33)۔

اس سے مراد جنت کی حوریں (حور عین) ہیں، جنہیں "كَوَاعِب" (ابھرے ہوئے، مضبوط سینوں والیاں) کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباس، مجاہد اور دیگر مفسرین نے "كَوَاعِب" کی تفسیر "نواهد" (ابھرے ہوئے، مضبوط سینوں والیاں) کے طور پر کی ہے، جن کے سینے بھرے ہوئے اور مضبوط ہیں، نہ کہ لٹکے ہوئے، کیونکہ وہ کنواری، نازک اور ہم عمر ہیں۔ ابن جریر نے بھی کہا کہ "كواعب" سے مراد وہ سینے ہیں جو ابھرے ہوئے اور گول ہو چکے ہیں، گویا گیند کی مانند۔ عرب اکثر اس کی تشبیہ "کعب" (گول ابھار یا ہڈی) سے دیتے تھے، جو ان کی شاعری اور توصیف میں عام استعارہ ہے۔ یہ خصوصیت عرب اور غیر عرب دونوں کے نزدیک عورت کی خوبصورتی کی نمایاں علامت تھی۔

الضحاک نے "كَوَاعِب" کی تفسیر "عذاری" (کنواریاں) کے طور پر کی ہے، اگرچہ یہ معنی لفظی نہیں بلکہ اشارے پر مبنی ہے یا لازمی معنی ہے۔ تاہم، "كَوَاعِب" کا بنیادی معنی سینوں کا ابھار اور بھرپور ہونا ہے، جو یہاں مراد ہے، اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

"أترابًا" (ہم عمر) سے مراد یہ ہے کہ وہ سب ایک ہی عمر یا قابلِ موازنہ عمر کی ہیں، جوانی کی رعنائی میں —نہ بوڑھی ہیں نہ جھریوں والی، اور نہ کوئی ایسی حالت میں جو ان کی خوبصورتی یا کشش کو کم کرے۔ ان کی یکساں عمر

ان کی کمال کی ایک وجہ ہے، کیونکہ عمر میں زیادہ فرق کبھی کشش کو کم کر سکتا ہے۔ دنیاوی زندگی میں خواتین اکثر عمر بڑھنے سے خوفزدہ ہوتی ہیں، خاص طور پر جب وہ اپنی تیسری دہائی کے قریب پہنچتی ہیں، کیونکہ معاشرہ اکثر یہ سوچتا ہے کہ جوانی اور خوبصورتی وقت کے ساتھ کم ہو جاتی ہے۔ لیکن جنت میں یہ ساتھی ہمیشہ جوانی کی رعنائی میں رہیں گی۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا:

آیت "بے شک پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے: باغات اور انگور کے باغ، اور ابھرے ہوئے سینوں والی ہم عمر ساتھیاں" (سورۃ النبأ: 31-33) کی تفسیر میں انہوں نے بیان کیا کہ "كَوَاعِب" لفظ "كَعِب" کی جمع ہے، جو اس کنواری کو کہتے ہیں جس کے سینے پوری طرح ابھرے ہوئے ہوں۔ قتادہ، مجاہد اور دیگر مفسرین، بشمول الکلبی، نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ ان کے سینے گول اور ابھرے ہوئے ہیں، انار کی مانند — نہ کہ لٹکے ہوئے یا ڈھیلے۔ لفظ کی اصل معنی گولائی اور ابھار سے متعلق ہے، جو ان کی شکل وصورت کی کمال کو نمایاں کرتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَكَأْسًا دِهَاقًا [سورۃ النبأ: 34] ابن عباسؓ نے کہا: یہ بھرپور اور پے در پے پی جانے والی ہے، عکرمہؒ نے کہا: صاف شفاف ہے، مجاہدؒ، حسنؒ، قتادہؒ اور ابن زیدؒ نے کہا: دِهَاقًا یعنی بھری ہوئی، لبریز ہے۔

یہ نعمتوں کی مختلف قسموں میں سے ایک ہے: باغات اور سبزہ زاریں، انتہائی سرسبز وشاداب، سب سے حسین منظر، سب سے خوبصورت شکل میں، اور بیویاں انتہائی خوبصورت، ہم عمر دوشیزائیں، اور پیالے، جو صاف شفاف اور پے در پے، بھرپور ہوں گے۔ اس پیالے کو یہاں اللہ تعالیٰ نے "دِهَاقًا" فرمایا۔

بعض اہل علم کہتے ہیں: اُس کو پیالہ تب ہی کہا جاتا ہے جب اس میں مشروب ہو، اور کچھ اسے مخصوص کرتے ہیں کہ پیالہ وہی کہا جاتا ہے جب اس میں شرابِ خمر ہو۔ کہا جاتا ہے: اہل پیالہ کو چاہیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔

عرب کے ہاں پیالہ عام طور پر شراب کے لیے بولا جاتا ہے؛ اسی لیے بعض سلف نے اسے خمر سے تعبیر کیا۔

دِهَاقًا، مجاہدؒ، حسنؒ، قتادۃؒ اور ابن زیدؒ نے کہا: بھری ہوئی، لبریز۔ ابن عباسؓ نے کہا: بھرپور اور پے در پے پی جانے والی۔

عکرمہؒ سے اور زید بن اسلمؒ سے بھی آیا کہ صاف شفاف، اگرچہ اس تفسیر میں دِهَاقًا کے معنی شامل نہیں، مگر غالباً یہ ان عمومی اوصاف میں سے ہے، جو جنت کی شراب میں معروف ہیں۔ وگرنہ دِهَاقًا کا معنی یہی ہے: پے در پے اور بھرپور، انہی دو صفات کے ساتھ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا [سورۃ النبأ: 35]، جیسے کہ فرمایا: لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ [سورۃ الطور: 23] یعنی: وہاں نہ کوئی فضول بات ہوگی، نہ گناہ کا کلام ہوگا، بلکہ وہ دار السلام ہے، ہر چیز سلامت اور نقص سے پاک ہے۔

ضمیر "لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا" غالباً جنت کی طرف راجع ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں: شراب کی طرف ہے؛ کیونکہ دنیا میں شراب کی مجلسیں لغو، گالی گلوچ اور بکواس سے بھری ہوتی ہیں، عقلیں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ سابقہ زمانے کے بعض لوگ، جیسا کہ محمد الامین الشنقیطیؒ نے لکھا، شراب کے انہی اثرات کے سبب خود پر اس کو حرام کر لیتے تھے۔ انہوں نے سورۃ المائدہ کی آیت "إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ . . ." کے تحت ایک شخص کا ذکر کیا جو شراب میں وضو اپنے پیشاب سے کرنے لگا، اور پھر کہا: الحمد للہ، جس نے نماز کو روشنی اور پانی کو پاکیزہ بنایا۔

دوسرا شخص نشے میں زمین پر گر پڑا، گھر والوں نے پوچھا: تم یہاں کیسے آ گئے؟ تو جواب ملا: رات بھر چاند پکڑنے کی کوشش کرتے کرتے تھک کر گر گیا۔ ہوش میں آیا تو اپنی حالت پہچان لی۔

یہ شراب کے اثرات ہیں۔

ہمارے زمانے میں بھی بعض لوگ شراب چھوڑتے ہیں جب ان کی بیوی انہیں شراب کے بعد قے کرتے ہوئے دیکھتی ہے، اور وہ اسی گندگی کو چاٹتے ہیں۔ جب اسے ہوش آتا ہے تو وہ شراب سے توبہ کر لیتا ہے۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

تو اللہ کا فرمان کہ جنت میں لغو اور جھوٹ کی آواز نہیں سنائی دے گی، اس بارے میں بعض کہتے ہیں: یہ شراب کی مجلس کا ذکر ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ جنت میں لغو کی کوئی بات سنائی نہیں دے گی، چاہے وہ شراب کی مجلس ہو یا دوسری، وہاں لغو کوئی نہ سن سکے گا، کیونکہ جنت لغو سے پاک ہے، اور یہ اللہ نے نعمتوں کے ذکر میں فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ لغو عذاب ہے اور مجلس لغو سے بچنا چاہیے۔

لغو ہر باطل بات ہے، جنت میں صرف پاکیزہ کلام سنائی دے گا۔ جو دنیا میں سکون اور نعمت چاہتا ہے، اسے چاہیے اپنی مجالس کی حفاظت کرے، اور اس بات کی رعایت کرے کہ مجلس ضرورت کے مطابق ہو، زیادہ طویل یا زیادہ تعداد میں ہو تو وہ فضول باتوں کا شکار ہو جائے گی، اور شیطان اس میں داخل ہو جائے گا۔ فضول، باطل، اور لغو باتوں سے اجتناب لازمی ہے۔

اکثر انسان خود نقصان اٹھاتا ہے، جب وہ لغو کے مراکز کی طرف جاتا ہے، تاکہ معلوم کرے کہ لوگ کیا کہتے ہیں، یا سننا چاہتا ہے، تو پھر وہ خود پریشان اور بے چین ہو جاتا ہے۔ یہ مقامات، خصوصاً دین، ایمان اور اہل دین پر اعتراض کرنے والوں کے مقامات، ایسی بدبودار لاش کی طرح ہیں، جو انسان الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے۔

وَلَا كِذَّابًا[سورۃ النبأ:35] یعنی: نہ کوئی ایک دوسرے کو جھوٹا کہے گا، جیسا کہ ابن جریرؒ نے کہا: جنت میں صرف سچ ہو گا، حسن، زیبائی، کمال، لذت، خوشی، راحت — ہر شے میں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا[سورۃ النبأ:36] یعنی: یہ سب نعمتیں اللہ نے ان کے اعمال کے بدلے، اپنے فضل واحسان اور رحمت سے عطا فرمائی ہیں؛ عطا حساباً یعنی: کافی، مکمل، وافر، فراخ۔ عرب کہتے ہیں: "أعطاني فأحسبني" یعنی: اس نے مجھے اتنا دیا کہ کافی ہو گیا۔ "حسبي الله" یعنی: اللہ کافی ہے۔

ابن کثیرؒ نے اہل علم کے اقوال میں "حساباً" کے معانی بیان کیے: یہ نعمتیں اللہ کی طرف سے عمل کے بدلے ہیں، مگر اصل میں اللہ کا فضل اور رحمت ہے، کیونکہ کوئی بھی عمل بذاتِ خود جنت میں داخلے کے لیے کافی نہیں، اصل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی اور فضل ہی اصل ہے۔

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

عَطَاء حِسَابًا یعنی: کافی، مکمل، وافر، کثیر؛ بعض نے ابن قتیبہ کے قول کے مطابق —عطاءً حساباً یعنی: بہت زیادہ، ابن جریرؒ کہتے ہیں: محاسبہ کے معنی میں؛ اللہ نے ان کو اتنا عطاء کیا کہ کافی اور راضی ہو گئے، جیسا کہ اللہ کا فرمان: رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ[سورۃ المائدہ:119]۔

آیت "وہ جنت میں کوئی بے ہودہ بات یا جھوٹ نہیں سنیں گے"(سورۃ النبأ:35) کے بارے میں:

یہ آیت سورۃ الطور(52:23) کے معنی کے قریب ہے:"وہاں نہ تو کوئی بے ہودہ بات سنیں گے، نہ جھوٹ"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کوئی فضول گفتگو یا نقصان دہ بات جو بے فائدہ ہو نہیں سنی جائے گی، اور نہ ہی کوئی جھوٹ یا باطل گفتگو ہو گی۔ جنت "دار السلام" ہے، جہاں ہر چیز نقص اور کمی سے پاک ہے۔ جنت میں صرف پاکیزہ اور خوشگوار گفتگو سنائی دیتی ہے۔

سورۃ النبأ(78:37-38) کی تفسیر:

آیت "آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب، رحمن۔ وہ اس کے سامنے بات کرنے کا اختیار نہیں رکھتے" میں "آسمانوں اور زمین کے رب" کا ذکر پچھلی آیت "تمہارے رب کی طرف سے بدلہ" (سورۃ النبأ:36) سے مربوط ہے، جو بتاتا ہے کہ یہ بدلہ اور جزا اللہ کی ربوبیت کا مظہر ہے۔ یہ آیت اس بات پر زور دیتی ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی اس سے خطاب نہیں کر سکتا، جیسا کہ سورۃ البقرہ(255) میں فرمایا گیا: "اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے حضور شفاعت کر سکتا ہے؟" اسی طرح سورۃ ہود(105) میں ارشاد ہے: "جس دن قیامت آئے گی، کوئی جان اللہ کی اجازت کے بغیر بول نہیں سکے گی۔"

ابن جریر اور ابن کثیر رحمہما اللہ اس بات پر متفق ہیں کہ "وہ اس کے سامنے بات کرنے کا اختیار نہیں رکھتے" کا مطلب ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر نہ کوئی گفتگو شروع کر سکتا ہے، نہ شفاعت کر سکتا ہے۔ یہ حکم شفاعت، سوالات، یا کسی بھی قسم کی گفتگو پر لاگو ہوتا ہے۔

سورۃ النبأ(78:38) کی تفسیر:

آیت "جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے؛ وہ بات نہیں کر سکیں گے سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور وہ صحیح بات کہے گا" میں مذکور "روح" کی تفسیر جبریل علیہ السلام کے طور پر کی گئی ہے، جیسا کہ شعبی، سعید بن جبیر اور ضحاک نے کہا۔ جیسا کہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: "امانت دار روح نے اسے آپ کے دل پر نازل کیا تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں" (سورۃ الشعراء:193-194)۔ دیگر علماء جیسے مقاتل بن حیان کے مطابق، روح سے مراد اللہ کے سب سے معزز اور قریب ترین فرشتہ ہے، جو وحی کا حامل ہے۔

خواہ کسی بھی تفسیر کو لیا جائے، یہاں جبریل کا ذکر فرشتوں کے ساتھ ان کے بلند مقام کو نمایاں کرتا ہے۔

"صف باندھ کر کھڑے ہونا" قیامت کے دن کی عظیم شان کو ظاہر کرتا ہے، جب یہ عظیم فرشتے—جو کبھی گناہ یا نافرمانی نہیں کرتے— بھی خاموش اور عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اگر ایسے عظیم اور طاقتور مخلوق بھی بول نہیں سکتیں، تو پھر گنہگار اور نافرمان انسان کیا کر سکتے ہیں؟

نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کی صفت بیان کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے۔" پھر بھی ایسے فرشتے بھی اس دن اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکیں گے، اور اگر اجازت ملے تو صرف سچی اور صحیح بات کہیں گے۔

سورۃ النبأ(78:39) کی تفسیر:

آیت "یہی سچا دن ہے؛ لہٰذا جو چاہے، اپنے رب کی طرف واپسی کا راستہ اختیار کرے" میں "سچا دن" سے مراد قیامت کا ناگزیر اور اٹل دن ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ توبہ اور اللہ کی طرف لوٹنے کا راستہ اختیار کریں۔ ابن کثیر نے وضاحت کی کہ اس آیت میں دو معنی جمع ہیں: "وَسِيلَةُ اور مَآبٍ" میں "مآب" سے مراد اللہ کی طرف لوٹنا جیسے کسی پناہ گاہ کی طرف جانا، اور ایک ایسا راستہ جو اللہ تک لے جائے۔

سورۃ النبأ (78:40) کی تفسیر:

آیت "بے شک ہم نے تمہیں ایک قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن انسان اپنے ہاتھوں سے پیش کیے ہوئے اعمال دیکھے گا، اور کافر کہے گا: اے کاش! میں خاک ہوتا" میں "قریب آنے والا عذاب" کی تفسیر قتادہ نے دنیاوی عذاب کے طور پر کی ہے، جبکہ مقاتل نے اسے غزوۂ بدر سے تعبیر کیا ہے۔ تاہم ابن کثیر نے اس کی تفسیر قیامت کے دن سے کی ہے، کیونکہ اسلامی تعلیمات میں قیامت کا دن قریب قرار دیا گیا ہے: "بے شک جو کچھ آنے والا ہے، وہ قریب ہے۔"

سورۃ النبأ (78:40) کی تفسیر کا اختتام:

اس دن ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال، خواہ اچھے ہوں یا برے، کو دیکھے گا۔ اللہ فرماتا ہے: "اور اعمال کا ریکارڈ پیش کر دیا جائے گا، اور تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اس میں لکھی ہوئی چیزوں سے خوفزدہ ہوں گے" (سورۃ الکہف:49)۔ رہا کافر، تو وہ آرزو کرے گا کہ کاش وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوا ہوتا، اور کہے گا: "اے کاش! میں مٹی ہو جاتا!" یہ خواہش اُس وقت جنم لے گی جب وہ اللہ کے جانوروں پر فیصلے کو دیکھے گا اور دیکھے گا کہ اللہ انہیں مٹی بنانے کا حکم دیتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر کافر بھی اسی انجام کی خواہش کرے گا، کیونکہ وہ ابدی عذاب کے مقابلے میں فنا کو ترجیح دے گا۔

یہ واضح تصویر کفر اور گناہ کے انجام کی طرف سنجیدہ غور و فکر کی دعوت دیتی ہے، تاکہ انسان اپنی تیاری کرے اور آخرت کی ناگزیر حقیقت کو سمجھے۔

شیخ ابن عثیمین نے فرمایا:

"{ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ} یعنی وہ دن جس کے بارے میں ہم نے تمہیں بتایا ہے، وہی اصل دن ہے، اور حق باطل کا ضد ہے، یعنی وہ ثابت دن ہے جس میں حق قائم ہو گا اور عدل برپا ہو گا، وہ دن جب مال اور اولاد کچھ فائدہ نہیں دیں گے، سوائے اس کے جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

{فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا} یعنی جو چاہے ایسا عمل کرے جس کے ذریعے وہ اللہ کی طرف لوٹے

اور اس کی طرف رجوع کرے، اور وہ عمل صالح ہے جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

اور اس کے فرمان {فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ مَآبًا} کو ایک اور آیت نے مقید کیا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ} [التکویر:28،29]۔

یعنی ہمارے پاس اختیار ہے کہ ہم جس طرف چاہیں جائیں، کوئی ہمیں کسی چیز پر مجبور نہیں کرتا؛ لیکن اس کے باوجود ہمارا اختیار، ارادہ اور چاہت اللہ کی طرف لوٹتی ہے {وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ}۔

اللہ نے یہ اس لیے بیان کیا ہے تاکہ انسان اپنی ذات اور اپنی چاہت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ جان لے کہ یہ سب اللہ کی مشیت کے ساتھ جڑا ہوا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ سے ہدایت مانگے جسے وہ پسند فرماتا ہے اور جس سے راضی ہوتا ہے۔

انسان یہ نہ کہے کہ میں آزاد ہوں، جو چاہوں کروں اور جیسے چاہوں تصرف کروں، ہم کہیں گے معاملہ ایسا ہی ہے مگر تم اللہ عزوجل کی مشیت کے ساتھ بندھے ہوئے ہو۔

{إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا} یعنی ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے اور وہ قیامت کا دن ہے۔

اور قیامت کا دن قریب ہے، چاہے دنیا لاکھوں سال باقی رہے، وہ قریب ہی ہے {كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا} [النازعات:46]۔

پس یہ عذاب جس سے اللہ نے ہمیں ڈرایا ہے قریب ہے، انسان اور اس کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے، اور انسان نہیں جانتا کہ وہ کب مرے گا

"صبح کرے اور شام نہ پائے، یا شام کرے اور صبح نہ پائے، اسی لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے اعمال میں سنجیدہ ہوں اور موقع ہاتھ سے جانے سے پہلے اس سے فائدہ اٹھالیں۔"

(تفسیر ابن عثیمین)

سورۃ النبأ کی تفسیر کا اختتام

فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات

1- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت سے نوازا گیا اور آپ نے توحید، قیامت وغیرہ کا بیان فرمایا اور قرآن کی تلاوت فرمائی تو کفار و مشرکین باہم ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ قیامت کیا واقعی ممکن ہے، جبکہ یہ شخص دعویٰ کر رہا ہے یا یہ قرآن، واقعی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے استفہام کے ذریعے سے اللہ نے پہلے ان چیزوں کی وہ حیثیت نمایاں کی جو ان کی ہے۔ پھر خود ہی جواب دیا کہ۔

2۔ بعض نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ ہر امت اپنے رسول کے ساتھ میدان حشر میں آئے گی۔ یہ دوسرا نفخہ ہو گا، جس میں سب لوگ قبروں سے زندہ اٹھ کر نکل آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائیے گا، جس سے انسان کھیتی کی طرح اگ آئے گا۔ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے، اس سے قیامت والے دن تمام مخلوقات کی دوبارہ ترکیب ہو گی۔ (صحیح بخاری)

3۔ یعنی فرشتوں کے نزول کے لئے راستے بن جائیں گے اور وہ زمین پر اتر آئیں گے۔

4۔ وہ ریت جو دور سے پانی محسوس ہوتی ہو، پہاڑ بھی دور سے نظر آنے والی چیز بن کر رہ جائیں گے۔

5۔ یعنی یہ سزا ان کے اعمال کے مطابق ہے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

6۔ یعنی لوح محفوظ میں۔ یا وہ ریکارڈ مراد ہے جو فرشتے لکھتے رہے۔ پہلا مفہوم زیادہ صحیح ہے۔

7۔ كَوَاعِبَ كَاعِبَۃ کی جمع ہے، یہ كَعْبٌ (ٹخنہ) سے ہے، ابھرا ہوا ہوتا ہے، ان کی چھاتیوں میں بھی ایسا ہی ابھار ہو گا، جوان کے حسن و جمال کا ایک مظہر ہے۔ اَتْرَاب، ہم عمر۔

8۔ یعنی اس کی عظمت، ہیبت اور جلالت اتنی ہو گی کہ ابتداء اس سے کسی کو بات کرنے کی ہمت نہ ہو گی، اسی لئے اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کے لئے لب کشائی نہیں کر سکے گا۔

9۔ یعنی جب وہ اپنے لئے ہولناک عذاب دیکھے گا تو یہ آرزو کرے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ حیوانات کے درمیان بھی عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ فرمائے گا، حتیٰ کہ ایک سینگ والی بکری نے بے سینگ والی پر کوئی زیادتی کی ہو گی، تو اس کا بھی بدلہ دلائے گا اس سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ جانوروں کو حکم دے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ مٹی

ہو جائیں گے۔ اس وقت کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی حیوان ہوتے اور آج مٹی بن جاتے (تفسیر ابن کثیر)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

گیارہواں حصہ

سورہ سے اخذ کردہ اسباق

آخر میں ہم ہر سورہ سے اخذ کیے جانے والے اسباق پر بات کریں گے۔ یہ اسباق — جن کی تعداد چار ہزار سے زائد ہے — عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں لاگو کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق کتاب "أھداف وأسباق القرآن" از ارشد بشیر عمری مدنی سے لیے گئے ہیں۔

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، یہ سلسلہ ہمیں قرآن سے ایک معنی خیز ربط قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرتوں کے ساتھ ملاتا ہے، تاکہ ہم اس کے لازوال پیغام پر غور کریں۔ یہ سفر ہمیں متاثر کرنے، تعلیم دینے اور اللہ سے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ آیئے، اس کا آغاز کریں۔

بعض موضوعات

- بعث بعد الموت کا اثبات(1-5)
- کائنات میں اللہ کی قدرت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ(6-16)
- قیامت کے قیام اور اس کے احوال کا تذکرہ اور جہنم میں سرکش لوگوں کا انجام اور اس کا سبب(17-30)
- جنت میں متقین کی جزاء کا تذکرہ(31-36)
- قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے ذریعہ کافروں کو ڈرایا گیا ہے۔(37-40)

بعض اسباق

- اللہ تعالی بعث بعد الموت پر قادر ہے، اس کے دلائل پیش کیے گئے۔
- ارکان ایمان میں سے آخرت پر ایمان بھی ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے قیامت کے وقت کو چھپا رکھا ہے جس میں اس کی عظیم حکمت پوشیدہ ہے، لیکن اللہ نے اس کی کچھ علامات بتادی ہیں تاکہ مسلمان اس کے لیے تیاری کرتے رہیں۔
- ہر دور میں شیطان انسانوں کو آخرت کے بارے میں کافی آسانی کے ساتھ جھانسے میں ڈال دیتا ہے۔

❖ پونر جنم کے نظریہ میں خدا کا مرتبہ گھٹتا ہے کہ اوپر والا صرف دیکھتا ہے انصاف نہیں دلا سکتا جبکہ اسلام میں ہے "جزاء وفاقا" ایک دوسرے کو پورا پورا انصاف دلایا جائے گا پورا پورا۔(مالک یوم الدین)

❖ کفار و مشرکین آپسی سوالات کے ذریعہ قیامت کا مذاق اڑا رہے ہیں، لیکن جب قیامت واقع ہو گی تب پتہ چلے گا کہ یہ کتنا بڑا اور کتنا خطرناک دن ہے۔

❖ ''الم نجعل الارض مهادا'' اللہ تعالی کی قدرت کے دلائل کو ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالی کی ذات وہ ذات ہے جو زمینوں میں عاجز ہے نہ آسمانوں میں عاجز ہے، اتنی ساری مخلوقات کا مالک تمہیں قیامت کی خبر دے رہا ہے پھر بھی تم جھٹلا رہے ہو!

❖ قیامت کا دن فیصلہ کا دن ہے جس میں کون خوش نصیب ہے اور کون بد بخت ہے اس بات کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس کا وقت مقرر ہے لیکن وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔

❖ ''لابثين فيها احقابا'' مشرکین اور کفار ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے جس میں بھوک لگنے پر پیٹ کو راحت دینے والی غذا انہیں دی جائے گی۔ بلکہ ایسے کھانے اور ایسی پینے کی چیزیں دی جائیں گی جو مزید ان کی تکلیف کو بڑھا دے گی۔

❖ ''ان للمتقين مفازا'' مومن کو دنیا کے وقتی آزمائش اور ناکامیوں کے بعد جنت اور اس کی نعمتوں کی ابدی خوشخبری سنائی جائے گی۔

❖ قیامت کا آنا برحق ہے۔

❖ قیامت کے دن سفارش صرف وہی آدمی کر سکے گا جس کو اللہ اجازت دے اور سفارش اسی کی ہو گی جس کے بارے میں اجازت دی جائے گی۔

آیات اور حدیث

آیت1: إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا

﴿۲۹﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾النبأ

ترجمہ: بیشک دوزخ گھات میں ہے (21) سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے (22) اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے (23) نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا (24) سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے (25) (ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا (26) انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی (27) اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے (28) ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے (29) اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے (30)۔

حدیث: ((إنَّ أهوَنَ أهلِ النَّارِ عذابًا يومَ القيامةِ رجلٌ ، على أخمَصِ قدمَيْه جَمْرتان ، يَغلي منهما دماغُه كما يَغلي المِرجَلُ بالقُمْقمِ))(صحيح البخاري:6562)

ترجمہ: عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے دونوں پاؤں پر دو چنگاریاں رکھی ہوں گی اور ان دونوں کے سبب سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائے گا جس طرح ہانڈی یا گھڑا جوش کھاتا ہے۔

آیت2: لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿۳۵﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾النبأ

ترجمہ: وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔(ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہو گا۔

گیارہواں (11) حصہ عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد وموضوع احادیث وغیر منجبر ضعیف احادیث پر رد اور رد باطل عقائد و نظریات وشبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد سورۃ النباء ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا۔

1عن أبي أمامة، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

النص العربي:((فالحقب [ألف] شهر، الشهر ثلاثون يوما، والسنة اثنا عشر شهرا، والسنة ثلاثمائة وستون يوما، كل يوم منها ألف سنة مما تعدون، فالحقب ثلاثون ألف ألف سنة.))

- ❖ یہ حدیث بہت ہی منکر ہے۔
- ❖ راوی القاسم اور جعفر بن الزبیر دونوں متروک ہیں۔
- ❖ (النبأ:23)

ترجمہ:"حقب: ایک ہزار مہینے، ایک مہینہ تیس دن، سال بارہ مہینے، سال تین سو ساٹھ دن، ہر دن تمہارے شمار سے ہزار سال، اس اعتبار سے حقب تیس لاکھ سال بنتا ہے۔"

2-عن الحسن قال: سألت أبا برزة الأسلمي...

النص العربي:((سمعتُ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قرأ: ﴿فَذُوقُوا فَلَنْ نزيدَكُمْ إِلا عَذَابًا﴾ فقال: "هلك القوم بمعاصيهم الله عَزّ وجل"))

- ❖ جسر بن فرقد ضعیف الحدیث بالکل۔
- ❖ (النبأ:30)

ترجمہ:"رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت کی:﴿فَذُوقُوا فَلَنْ نزيدَكُمْ إِلا عَذَابًا﴾ پھر فرمایا: قوم اپنے گناہوں کے باعث ہلاک ہوگئی۔"

3-عن ابن مسعود قال: الروح...

النص العربي:((الروح: في السماء الرابعة هو أعظم من السموات ومن الجبال ومن الملائكة، يسبح كل يوم اثني عشر ألف تسبيحة، يخلق الله من كل تسبيحة مَلَكًا.))

- ❖ یہ قول بہت ہی غریب ہے۔
- ❖ (النبأ:38)

ترجمہ:"روح چوتھے آسمان پر، آسمان، پہاڑ اور فرشتوں سے بھی بڑا ہے، روزانہ بارہ ہزار تسبیحات پڑھتا ہے، ہر تسبیح سے اللہ ایک فرشتہ بناتا ہے۔"

4-عن عبد الله بن عباس: سمعت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول...

النص العربي:(("إن لله ملكا لو قيل له: التقم السماوات السبع والأرضين بلقمة واحدة، لفعل، تسبيحه: سبحانك حيث كنت".))

❖ یہ حدیث بھی بہت غریب ہے، اور اس کی بلندی (رفع) میں نظر ہے، ممکن ہے کہ یہ ابن عباس پر موقوف ہو، اور شاید یہ اسرائیلیات میں سے ہو۔

❖ (النبأ:38)

ترجمہ:"اللہ کے لئے ایک فرشتہ ہے، جس سے کہا جائے کہ سات آسمان وزمین ایک لقمہ میں نگل لے تو کر گزرے؛ اس کی تسبیح ہے: سبحنک حیث کنت۔"

مضمون 1: جدید ذہنوں کے لیے توحید، رسالت اور آخرت کی پیشکش کا بہترین طریقہ

1. آفاقی سوالات سے آغاز کریں:

❖ ایسے سوالات سے شروع کریں جو ہر انسان سے جڑے ہوں:

- "کائنات کو کس نے بنایا؟"
- "زندگی کا مقصد کیا ہے؟"
- "موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟"

یہ سوالات سامعین کی فطری تجسس سے ربط قائم کرتے ہیں۔

2. توحید (اللہ کی وحدانیت) کی وضاحت کریں

مرکزی پیغام:

- ❖ توحید ایک واحد، منفرد اور قادرِ مطلق خالق کے وجود پر زور دیتی ہے۔ توحید ربوبیت سے توحید الوہیت کے اثبات پر زور دیں۔

پیشکش کے نکات:

- ❖ سائنسی تشبیہیں استعمال کریں:
- کائنات میں ترتیب اور درستگی کو نمایاں کریں (مثلاً طبیعیات کے مستقل عوامل کی باریک ترتیب)۔
- تصادفی واقعات سے پیچیدہ نظاموں کے وجود پر گفتگو کریں۔

عقلی دلائل پیش کریں:

- ❖ واضح کریں کہ ایک خالق زندگی اور قدرتی قوانین کی تنوع کو یکجا کرتا ہے۔
- قابلِ فہم مثالیں:
- توحید کو ایک رہنما نظام (جیسے ایک لیڈر شپ) اور انتشار (متعدد رہنما نظام) کی کارکردگی سے موازنہ کریں۔

3. رسالت (نبوت) پر گفتگو کریں

- مرکزی پیغام:
- انبیاء اللہ کے منتخب کردہ پیغمبر ہیں جو انسانیت کو اخلاقی اور روحانی کمال کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔
- پیشکش کے نکات:
- تاریخی تناظر:
- ❖ ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام جیسے انبیاء کے پیغامات کو حضور ﷺ کے پیغام کے ساتھ یکساں قرار دیں۔

- نبی کی حیثیت ایک رول ماڈل:
- ❖ حضور ﷺ کے اخلاقی، سماجی اور قیادتی اوصاف کو نمایاں کریں۔

عملی اثرات:

- دکھائیں کہ نبوی رہنمائی نے سماجی مسائل (جیسے انصاف، نسل پرستی کا خاتمہ، خواتین کو بااختیار بنانا) کو کیسے حل کیا۔

4. آخرت (قیامت) کو واضح کریں

مرکزی پیغام:

- ❖ آخرت پر ایمان زندگی کو معنی اور جوابدہی عطا کرتا ہے۔

پیشکش کے نکات:

- ❖ اخلاقی جوابدہی:
- واضح کریں کہ جزاو سزا کا عقیدہ مظلوموں کے لیے انصاف کو یقینی بناتا ہے۔
- ❖ انسانی تجربے سے ربط:
- اسے انسان کی لافانی ہونے اور انصاف کی خواہش سے جوڑیں۔

5. جدید حساسیتوں کو مدنظر رکھیں

- اصطلاحات سے پرہیز کریں: سادہ اور قابلِ فہم زبان استعمال کریں۔
- شمولیت کو نمایاں کریں: ظاہر کریں کہ یہ اصول صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ آفاقی حقائق ہیں۔
- عصرِ حاضر کے مسائل سے ربط:
- ❖ واضح کریں کہ توحید، رسالت اور آخرت جدید بحرانوں (جیسے ماحولیاتی اخلاقیات، سماجی انصاف، ذہنی صحت) کا حل پیش کرتے ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

6. تعاملی طریقے استعمال کریں

- ❖ تصویری معاون: انفوگرافکس، ویڈیوز یا سلائیڈز کے ذریعے تصورات کو محسوس کریں۔
- ❖ سوال و جواب: سامعین کو شبہات کا اظہار کرنے اور مدلل جوابات دینے کا موقع دیں۔
- ❖ ذاتی کہانیاں: ان عقائد کے ذریعے زندگیوں میں تبدیلی کی مثالیں پیش کریں۔

7. عملی اطلاق پر ختم کریں

- ❖ توحید کے لیے: روزمرہ زندگی میں اللہ کی یاد کو فروغ دیں۔
- ❖ رسالت کے لیے: اخلاق اور رویے میں نبوی نمونے کی پیروی پر زور دیں۔
- ❖ آخرت کے لیے: اعمال میں امید اور جوابدہی کو ابھاریں۔

مضمون 2

جدید ذہنوں کے لیے اسلامی تصورات کی پیشکش: توحید، رسالت اور آخرت جدید ذہن اکثر مذہبی عقائد کو سمجھنے کے لیے منطقی اور سائنسی بنیادیں تلاش کرتا ہے۔ نیچے توحید (خدا کی وحدانیت والوہیت)، رسالت (نبوت) اور آخرت (قیامت) کو سائنسی دلائل اور مثالیں کے ساتھ پیش کرنے کا ایک طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

1. توحید (خدا کی وحدانیت)

سائنسی ثبوت:

1. کائنات کی باریک ترتیب: کائنات درست طبیعیاتی مستقلات (مثلاً کششِ ثقل کا مستقل، روشنی کی رفتار) پر چلتی ہے۔ ان مستقلات کا تصادفی طور پر وجود پانا ناقابلِ یقین ہے، جو ذہین ڈیزائن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسٹیفن ہاکنگ نے کہا: "سائنس کے قوانین میں بہت سے بنیادی عدد موجود ہیں... اگر یہ قدریں تھوڑی سی بھی مختلف ہوتیں تو کائنات میں زندگی ممکن نہ ہوتی۔"

2. بگ بینگ تھیوری: بگ بینگ کائنات کے ایک آغاز کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو قرآنی آیت سے مطابقت رکھتا

ہے: "کیا کافروں نے نہیں سوچا کہ آسمان اور زمین ایک ملا ہوا مادہ تھے، اور ہم نے انہیں جدا کر دیا..." (21:30)۔ یہ ایک خالق کے وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

3. ڈی این اے بطور معلومات: ڈی این اے میں پیچیدہ معلومات محفوظ ہوتی ہیں۔ معلوماتی سائنس کے مطابق، معنی خیز معلومات کا ماخذ ایک ذہین ذریعہ ہوتا ہے۔ قرآن اس درستگی کو ظاہر کرتا ہے: "اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے درست انداز میں ناپا..." (25:2)۔

4. قدرتی قوانین میں وحدت: کائنات کی تنوع کے باوجود، یہ متحد طبیعیاتی قوانین پر چلتی ہے۔ یہ وحدت ایک واحد اختیار کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو توحید کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔

5. انسانی شعور: شعور اور خود آگہی کا ظہور صرف مادی عوامل سے مکمل طور پر بیان نہیں ہوتا۔ یہ ایک الٰہی ماخذ کی طرف اشارہ کرتا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: "اور اس نے اسے بنایا اور اس میں اپنی روح سے پھونک دی..." (32:9)۔ انسان اللہ کی بہترین مخلوق ہے

مثال: زمین کے ماحولیاتی نظام کی پیچیدہ توازن الٰہی منصوبہ بندی کو ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً، پانی کے مائع حالت میں موجود ہونے کے لیے درکار خاص حالات مقصدی ڈیزائن کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

2. رسالت (نبوت)

سائنسی ثبوت:

1. پیش گوئی کی درستگی: انبیاء، جیسے محمد ﷺ، نے ایسی پیش گوئیاں دیں جو جدید دریافتوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔ مثلاً، قرآن میں جنین کی نشوونما کی تفصیل بیان کی گئی ہے: "پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا، اور لوتھڑے کو گوشت کا لوتھڑا بنایا..." (23:14)۔

2. اخلاقی اقدار کی آفاقیت: حضور ﷺ کی اخلاقی تعلیمات انسانی نفسیات اور سماجیات کے مطالعات سے ہم آہنگ ہیں، جن میں انصاف، ہمدردی اور سماجی ہم آہنگی شامل ہے۔

3. پیغام کی یکسانیت: مختلف انبیاء کے پیغام کا مرکز توحید ہے، جو اس کے الٰہی ماخذ کو ظاہر کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: "اور ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو..." (16:36)۔

4. تاریخی اثر: انبیاء، خصوصاً محمد ﷺ، نے عرب اور اس سے باہر گہرے اور پائیدار تبدیلیاں لائیں، جو اللہ کی حمایت کو ظاہر کرتی ہیں۔

5. قرآنی معجزہ: قرآن کا لسانی اور پیرایہ ء انفرادیت نے علماء کو حیران کر رکھا ہے۔ جدید کمپیوٹیشنل تجزیہ اس کے نمونوں کو انسانی ادب سے منفرد قرار دیتا ہے۔

مثال: حضور ﷺ کی سماجی اصلاحات، جیسے بچیوں کو مارنے پر پابندی اور خواتین کے حقوق کی تائید، جدید انسانی حقوق کے فریم ورک سے ہم آہنگ ہیں۔

3. آخرت (قیامت)

سائنسی ثبوت:

1. تھرموڈائنامکس اور اینٹروپی: تھرموڈائنامکس کا دوسرا قانون کہتا ہے کہ توانائی کے نظام بے ترتیبی کی طرف جاتے ہیں۔ یہ قرآن کے قیامت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے تصور سے مطابقت رکھتا ہے (75:6-12)۔

2. کائناتی چکر: فلکیاتی شواہد بتاتے ہیں کہ کائنات کے اختتام پر واقعات ہوں گے۔ قرآن میں کائناتی تباہی کا ذکر ہے: "جب آسمان پھٹ جائے گا..." (84:1)۔

3. موت کے قریب تجربات (NDEs): موت کے قریب تجربات پر تحقیق میں لوگوں نے جسم سے باہر نکلنے اور بڑھی ہوئی آگہی کی روداد بیان کی ہے، جو روحانی پہلو کی حمایت کرتی ہے۔

4. توانائی کا تحفظ: یہ اصول کہ توانائی نہ پیدا ہوتی ہے نہ فنا ہوتی ہے، روح کی مسلسل حیات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

5. اخلاقی جوابدہی: معاشرے انصاف کے نظام پر پھلتے ہیں۔ حتمی جوابدہی کا تصور انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: "اور جو نیکی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا..." (99:7-8)۔

مثال: موت کے قریب تجربات میں لوگ روشنی، سرنگ اور حساب کتاب کا ذکر کرتے ہیں، جو اسلامی متون میں آخرت کی تصویر سے مطابقت رکھتا ہے۔

نتیجہ: توحید، رسالت اور آخرت کو سائنسی دلائل اور مشاہداتی حقائق سے جوڑ کر جدید سامعین ان اسلامی

تصورات کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن بار بار غور و فکر کی دعوت دیتا ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور رات دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں..." (3:190)۔ یہ طریقہ نہ صرف ایمان کو مضبوط کرتا ہے بلکہ اسلام کے ساتھ علمی مشغولیت کو بھی فروغ دیتا ہے۔

مضمون 3

جدید سائنس کائنات کے اختتام اور سورج کی موت کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

حر حرکیات (تھرموڈائنامکس) طبیعیات کی وہ شاخ ہے جو حرارت، کام، درجہ حرارت، اور توانائی کے باہمی تعلقات کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ ایک بڑے پیمانے پر فریم ورک مہیا کرتی ہے جس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ توانائی کس طرح منتقل ہوتی ہے یا ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلتی ہے۔ اس کے چار بنیادی قوانین ہیں:

1. صفر کا قانونِ حر حرکیات: اگر دو نظام تیسرے نظام کے ساتھ حرارتی توازن میں ہوں، تو وہ آپس میں بھی حرارتی توازن میں ہوں گے۔ یہ اصول درجہ حرارت کی تعریف کرنے میں مدد دیتا ہے۔ (ماخذ: انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

2. پہلا قانونِ حر حرکیات: توانائی نہ تو پیدا کی جا سکتی ہے نہ فنا، صرف ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلی جا سکتی ہے۔ اسے "توانائی کے تحفظ کا قانون" بھی کہتے ہیں۔ (ماخذ: انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

3. دوسرا قانونِ حر حرکیات: کسی بھی قدرتی حر حرکیاتی عمل میں، نظام اور اس کے ماحول کی کل اینٹروپی (بے ترتیبی یا انتشار) ہمیشہ بڑھتی ہے۔ یہ قانون بتاتا ہے کہ توانائی کی تبدیلیاں 100٪ کارآمد نہیں ہوتیں۔ (ماخذ: انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

4. تیسرا قانونِ حر حرکیات: جب کسی نظام کا درجہ حرارت مطلق صفر (-273.15°C) کے قریب پہنچتا ہے، تو ایک کامل کرسٹل کی اینٹروپی کم سے کم ہو جاتی ہے۔ یہ قانون بتاتا ہے کہ مطلق صدر تک پہنچنا ممکن نہیں۔

(ماخذ: انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

حر حرکیات کے انجینئرنگ، کیمسٹری، حیاتیات، اور ماحولیاتی سائنس جیسے شعبوں میں وسیع اطلاقات ہیں۔ یہ انجنوں، ریفریجریٹرز کی ڈیزائننگ، اور حیاتیاتی عمل کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کائنات کا اختتام (Heat Death):

دوسرے قانونِ حرحرکیات کے مطابق، ایک الگ تھلگ نظام میں اینٹروپی وقت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ اگر ہم کائنات کو ایک الگ تھلگ نظام مان لیں، تو یہ بالآخر "حرارتی موت" (Heat Death) کی طرف جائے گی، جہاں توانائی یکساں طور پر پھیل جائے گی، اور کوئی بھی حرحرکیاتی عمل ممکن نہیں رہے گا۔ اس حالت میں تمام ستارے اپنا ایندھن ختم کر چکے ہوں گے، اور نہ تو زندگی ہوگی نہ کوئی منظم ڈھانچہ۔ (ماخذ: وکی پیڈیا)

سورج کی موت:

سورج اس وقت اپنی مین سیکوئنس مرحلے میں ہے، جہاں یہ ہائیڈروجن کو ہیلیم میں تبدیل کر رہا ہے۔ جب سورج کا ہائیڈروجن ختم ہو جائے گا، تو یہ ہیلیم کو کاربن اور آکسیجن جیسے بھاری عناصر میں تبدیل کرنے لگے گا۔ یہ عمل سورج کو سرخ دیو (Red Giant) میں بدل دے گا۔ آخر کار، سورج اپنی بیرونی تہہ کو پھینک کر ایک گھنے سفید بونا (White Dwarf) ستارے کی شکل اختیار کر لے گا، جس میں نیوکلیائی عمل رک جائیں گے۔

(ماخذ: پاپولر سائنس)

نوٹ: ہیلیم کبھی "ختم" نہیں ہو گا، بلکہ یہ بھاری عناصر میں تبدیل ہو جائے گا۔

خلاصہ: حرحرکیات کائنات اور ستاروں (جیسے سورج) کے انجام کو سمجھنے کا ایک فریم ورک مہیا کرتی ہے۔ حرارتی موت کا تصور بتاتا ہے کہ کائنات ایک ایسی حالت تک پہنچ جائے گی جہاں توانائی یکساں ہو گی اور کوئی مفید عمل ممکن نہیں رہے گا۔ سورج کا ارتقاء بھی نیوکلیائی انجذاب کے مراحل سے گزر کر سفید بونا ستارے میں تبدیل ہو جائے گا۔

مضمون 4 اور 5

"وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا" (اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا) میرے کتاب "ٹائم مینجمنٹ" سے اخذ کردہ نکات:

1. نیند کی اہمیت

تحقیق:

"اسلامی نقطہ نظر سے نیند"

احمد ایس بہمام
دی یونیورسٹی سلیپ ڈس آرڈرز سینٹر، ڈیپارٹمنٹ آف میڈیسن، کنگ سعود یونیورسٹی، ریاض، سعودی عرب

تاریخ جمع کرائی: 26 مارچ 2011
تاریخِ قبولیت: 21 مئی 2011

جدید سائنس کے مطابق:

- ❖ نیند کی کمی ذہنی یکسوئی، یادداشت، موڈ اور زندگی کے معیار پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔
- ❖ حالیہ ڈیٹا بتاتے ہیں کہ نیند کی کمی ہارمونز اور میٹابولک افعال کو متاثر کرتی ہے۔

اسلامی نقطہ نظر:

اسلام نیند کی مکمل مقدار حاصل کرنے پر زور دیتا ہے۔

- ❖ حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے وقت نیند آئے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے" (صحیح بخاری: 210)۔
- ❖ حدیث: آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی (عبد اللہ بن عمرو) سے فرمایا جو رات بھر عبادت کرتے تھے: "نماز پڑھو اور رات کو سوؤ بھی، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے" (صحیح بخاری: 1874)۔
- ❖ حدیث: ایک موقع پر آپ ﷺ نے مسجد میں لٹکی رسی دیکھی تو پوچھا: "یہ کیا ہے؟" لوگوں نے بتایا: "یہ زینب کے لیے ہے جو تھک جانے پر اسے پکڑ لیتی ہیں (عبادت جاری رکھنے کے لیے)"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے ہٹا دو۔ تمہیں چاہیے کہ جب تک چست محسوس کرو عبادت کرو، اور تھک جاؤ تو سو جاؤ" (صحیح بخاری: 1099)۔
- ❖ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون رات بھر عبادت کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جتنی طاقت رکھو اتنا ہی نیک کام کرو، کیونکہ اللہ تمہیں اجر دینے سے نہیں تھکتا جب تک تم خود تھک نہ جاؤ" (مسند احمد: 25244)۔

2. نیند کے آداب

نبی ﷺ کی سنت کے مطابق:

- ❖ جلدی سونا اور جلدی اُٹھنا:
- ❖ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز (غروب کے تقریباً 1.5-2 گھنٹے بعد) کے بعد کسی سرگرمی میں مشغول ہونے سے منع فرمایا: "عشاء کی نماز کے بعد نہ تو سونا چاہیے اور نہ ہی باتیں کرنی چاہئیں" (صحیح بخاری: 574)۔
- ❖ فجر کی نماز (طلوعِ آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے) کے لیے اُٹھنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ فجر کی نماز کے بعد نہیں سوتے تھے۔

نیند کی دیگر سنتیں:

- ❖ قبلہ رُخ دائیں کروٹ سونا۔
- ❖ سونے سے پہلے وضو کرنا اور دعا پڑھنا۔
- ❖ بستر کو جھاڑ کر سونا تاکہ کیڑے مکوڑے دور ہوں۔

یہ آداب نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی صحت کے لیے بھی مفید ہیں، جو جدید سائنس سے بھی مطابقت رکھتے ہیں۔
اس کے علاوہ، نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو بتایا کہ صبح سویرے کا کام اللہ کی برکت سے ہوتا ہے۔

سونے سے پہلے وضو اور دعا کرنا:

صحیح مسلم (2710) میں روایت ہے کہ ایک صحابی نے کہا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "جب بھی تم سونے جاؤ، نماز کی طرح وضو کرو اور دائیں کروٹ لیٹ جاؤ۔" اور پھر آپ ﷺ نے رات کی نماز پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی۔

سونے سے پہلے بستر کو جھاڑنا:

نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سونے جائے تو اپنی چادر کا کونا پکڑ کر بستر کو جھاڑے اور پھر اللہ کا نام

لے۔"(صحیح مسلم 271)

سونے کی پوزیشن:

اسلامی ثقافت میں کچھ سونے کے انداز کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے جبکہ کچھ سے منع کیا گیا ہے، جو نبی ﷺ کی سنت اور ہدایات پر مبنی ہے۔ چنانچہ اکثر مسلمان دائیں کروٹ سوتے ہیں، خاص طور پر سونے کے ابتدائی حصے میں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب بھی تم سونے جاؤ، نماز کی طرح وضو کرو اور دائیں کروٹ لیٹ جاؤ۔"(صحیح مسلم 2710)

نبی ﷺ کی نیند کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث میں آیا ہے: "جب نبی ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔"(صحیح مسلم 2713)

جدید طبی مطالعات نے بتایا ہے کہ دائیں کروٹ سونے سے دل کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تحقیق میں تین سونے کی پوزیشنز (پیٹھ کے بل، بائیں کروٹ اور دائیں کروٹ) کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ دائیں کروٹ سونے والے افراد میں دل کی صحت بہتر ہوتی ہے۔

دائیں کروٹ سونے سے دل کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

مسلمان پیٹ کے بل سونے کو ناپسند کرتے ہیں، اور اسلامی کتب میں اس سے منع کیا گیا ہے، یہاں تک کہ بچوں کے لیے بھی۔

نبی ﷺ نے ایک شخص کو جو پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول اس پوزیشن کو ناپسند کرتے ہیں۔"(سنن الترمذی 2768)

جدید طبی مطالعات نے بتایا ہے کہ جو بچے پیٹ کے بل سوتے ہیں، ان میں اچانک اموات کا خطرہ سات گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بعد برطانیہ (1991) اور امریکہ (1994) میں "بیک ٹو سلیپ" مہم چلائی گئی۔

سونے سے پہلے روشنی بند کرنا:

- نبی ﷺ نے فرمایا: "جب سونے جاؤ تو چراغ گل کر دو، دروازے بند کر دو، اور پانی اور کھانے کے برتن

ڈھانپ دو۔" (صحیح بخاری 5301)

- اس کا تعلق جدید سائنسی سمجھ سے ہے کہ نیند کے دوران اندھیرا رکھنا ضروری ہے تاکہ جسمانی گھڑی (سرکیڈین ردھم) میں خلل نہ پڑے۔

جماہی لینا:

- جماہی لینا مسلمانوں کے لیے ناپسندیدہ عمل ہے، خاص طور پر عوامی مقامات پر۔ اگر جماہی آئے تو منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ لینا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر تمہیں جماہی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرو۔ اگر جماہی آجائے تو شیطان ہنسے گا۔" (صحیح بخاری 3115)

قیلولہ (دوپہر کی نیند):

- دوپہر کی مختصر نیند (قیلولہ) ایک بین الثقافتی عمل ہے، اور جدید سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ تمام عمر کے افراد کے لیے فائدہ مند ہے۔
- قیلولہ مسلم ثقافت میں گہرا راسخ ہے اور کچھ مسلمانوں کے لیے یہ ایک مذہبی عمل (سنت) ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "دوپہر کی مختصر نیند لو، کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔" (صحیح الجامع: البانی 1647)
- صحیح بخاری میں ایک اور حدیث ہے: "ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے اور پھر دوپہر کو سوتے۔" (صحیح بخاری 5923)
- تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دوپہر کی مختصر نیند چستی، دماغی کارکردگی اور یادداشت کو بہتر کرتی ہے۔
- صرف 10 منٹ کی نیند بھی دوڑ دھوپ اور کارکردگی کو 2.5-4 گھنٹے تک بہتر کر سکتی ہے۔
- ایک حالیہ تحقیق میں 23,681 صحت مند یونانی بالغوں پر 6 سال تک قیلولہ کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ ہفتے میں کم از کم تین بار آدھے گھنٹے کی نیند لیتے ہیں، ان میں دل کے امراض سے اموات کا خطرہ 37٪ کم ہوتا ہے۔

سر کیڈین ردھم (جسمانی گھڑی):

قرآن بار بار "دن" اور "رات" کو خالق کی نشانی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ قرآن میں دن اور رات کے بدلنے کا ذکر 37 جگہ آیا ہے اور کئی مقامات پر مسلمانوں کو اس پر غور کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر: "اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک کے بعد ایک بنایا، اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر کرنا چاہے" (سورۃ الفرقان:62)۔

قرآن میں "رات" کا ذکر ہمیشہ "دن" سے پہلے آیا ہے: "اور ہم نے رات کو اور دن کو مقرر کر دیا"
(یہاں ترجمہ مکمل نہیں ہوا، کیونکہ آپ نے مکمل آیت نہیں پیش کی، لیکن یہ بات درست ہے کہ قرآن میں رات کا ذکر پہلے آتا ہے۔)

اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔ پھر ہم نے رات کی نشانی کو اندھیرے سے ڈھانپ دیا، جبکہ دن کی نشانی کو روشن کر دیا" (سورۃ بنی اسرائیل:12)۔ قرآن واضح کرتا ہے کہ انسان دن کے وقت روشنی اور رات کو اندھیرے کی ضرورت رکھنے والی مخلوق ہے: "اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا، اور دن کو اٹھ کر کام کرنے کا وقت ٹھہرایا" (سورۃ الفرقان:47)۔ قرآن روشنی اور اندھیرے کے روزانہ چکر کو اللہ کی رحمت قرار دیتا ہے: "کہو: بتاؤ، اگر اللہ تم پر قیامت تک رات کو مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون ہے جو تمہیں روشنی دے؟ کیا تم سنتے نہیں؟ کہو: بتاؤ، اگر اللہ تم پر قیامت تک دن کو مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون ہے جو تمہیں رات لائے جس میں تم آرام کرو؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اس کا فضل تلاش کرو، اور شکر گزار بنو" (سورۃ القصص:71-73)۔

مسلمانوں پر دن میں پانچ فرض نمازیں ہیں۔ پہلی نماز (فجر) طلوعِ آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ہوتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو ہفتے کے تمام دنوں میں جلدی اُٹھنا ضروری ہے۔ آخری نماز (عشاء) غروبِ آفتاب کے تقریباً 1.5-2 گھنٹے بعد ہوتی ہے۔ گرمیوں کی راتیں جلدی طلوعِ فجر اور چھوٹی ہوتی ہیں، لہٰذا مسلمان گرمیوں میں رات کی نیند کم لے پاتے ہیں۔ سائنسدانوں نے اب تک اس کے جسمانی اثرات کا تفصیلی مطالعہ نہیں کیا، لیکن موجودہ شواہد بتاتے ہیں کہ سونے اور جاگنے کے اوقات میں موسمی اثرات ہو سکتے ہیں۔

ہو نما اور ساتھیوں نے جاپان کے 10 صحت مند مردوں پر تحقیق کی اور بتایا کہ گرمیوں میں جاگنے کا وقت سردیوں کے مقابلے میں 60 منٹ پہلے ہوتا ہے، اور سونے کا وقت بھی گرمیوں میں پہلے ہوتا ہے، جس کی وجہ سے سردیوں میں نیند کا کل وقت تھوڑا زیادہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جسم کے بنیادی درجہ حرارت اور میلاٹونن ہارمون کی سرکیڈین چوٹی (circadian maximum) موسم کے ساتھ بدلتی ہے، جس میں سردیوں میں 2 گھنٹے کی تاخیر ہوتی ہے۔

ایک اور تحقیق میں انٹارکٹک زون کے 9 مردوں کا 15 ماہ تک جائزہ لیا گیا۔ سردیوں میں میلاٹونن ریڈم کی چوٹی گرمیوں کے مقابلے میں 4.1 گھنٹے تاخیر سے ہوئی۔ مزید برآں، تین میں سے دو افراد کے ریکٹل ٹمپریچر کی چوٹی میں تقریباً 2 گھنٹے کی تاخیر دیکھی گئی۔ تاہم، اس تحقیق میں سردیوں اور گرمیوں کے کل نیند کے وقت میں کوئی فرق نہیں پایا گیا۔ سرکیڈین ردھم میں موسمی تبدیلیاں عام طور پر روشنی کی شدت اور غروب / طلوع آفتاب کے اوقات میں تبدیلی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

2. رات 9:30 سے 1 یا 3 بجے تک نیند کی اہمیت

سونے سے پہلے:

(سونے سے پہلے دعا کرنا، منہ اور جسم کی صفائی، بستر اور تکیہ کی صفائی، مدھم روشنی اور خوشبو کا استعمال، اور نیند کو 4 مراحل میں منانا)

- جلدی سونا کیوں ضروری ہے؟

حقیقی جانچ:

- میڈیکل ریویو از ڈاکٹر الیکس ڈیمیٹریو
- مصنف: ایرک سانی
- میلاٹونن، جسے نیند کا ہارمون کہا جاتا ہے، جسم کے نیند-جاگنے کے چکر کا اہم حصہ ہے۔ اندھیرے میں اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے، جو صحت مند نیند کو فروغ دیتی ہے اور ہمارے سرکیڈین ردھم کو منظم کرتی ہے۔
- میلاٹونن کیا ہے؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

میلاٹونن دماغ میں واقع پینیئل گلینڈ (Pineal Gland) سے خارج ہونے والا ایک قدرتی ہارمون ہے۔ اندھیرا اس گلینڈ کو میلاٹونن بنانے کا اشارہ دیتا ہے، جبکہ روشنی اس عمل کو روک دیتی ہے۔ یہ ہارمون سرکیڈین ردھم کو کنٹرول کرتا ہے اور ہمارے نیند-جاگنے کے چکر کو رات اور دن کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، جس سے نیند میں آسانی اور معیاری آرام ملتا ہے۔

(ماخذ: https://www.sleepfoundation.org/melatonin)

یہ بات نوٹ کرنا ضروری ہے کہ "اندھیرا" پینیئل گلینڈ کو میلاٹونن خارج کرنے کا محرک ہے، جبکہ روشنی اس عمل کو روک دیتی ہے۔

(ماخذ: https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC4334454/)

نیند کے 4 مراحل:

1. NREM نیند کے تین مراحل:

- پہلا مرحلہ: ہلکی نیند، جس میں آنکھیں بند ہوتی ہیں اور آسانی سے جاگ سکتے ہیں۔
- دوسرا مرحلہ: دل کی دھڑکن اور سانس کی رفتار کم ہوتی ہے، جسم کا درجہ حرارت گرتا ہے۔
- تیسرا مرحلہ: گہری نیند، جس میں جسم کی مرمت اور نشوونما کا عمل تیز ہوتا ہے۔

2. REM نیند:

- یہ وہ مرحلہ ہے جب خواب آتے ہیں۔ دماغی سرگرمیاں تیز ہوتی ہیں، لیکن پٹھے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں۔
- یہ مراحل رات بھر بار بار دہرائے جاتے ہیں، جو صحت مند نیند کے لیے ضروری ہیں۔

نیند کی دو بنیادی اقسام ہیں:

1. غیر تیز آنکھوں کی حرکت والی نیند (NREM)، جسے خاموش نیند بھی کہا جاتا ہے۔
2. تیز آنکھوں کی حرکت والی نیند (REM)، جسے فعال نیند یا متضاد نیند بھی کہا جاتا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الیکٹرو اینسفیلو گرام (EEG) کروانے کا کیا تجربہ ہوتا ہے؟

نیند میں داخل ہوتے وقت آپ پھر بھی نسبتاً بیدار اور چوکس ہوتے ہیں۔ دماغ اس وقت بیٹا لہریں (beta waves) پیدا کرتا ہے، جو چھوٹی اور تیز ہوتی ہیں۔ جیسے جیسے دماغ آرام اور سست ہوتا ہے، آہستہ لہریں جیسے الفا لہریں (alpha waves) پیدا ہوتی ہیں۔ اس وقت جب آپ مکمل طور پر سوئے نہیں ہوتے، تو آپ کو عجیب اور بہت واضح احساسات (hypnagogic hallucinations) ہو سکتے ہیں۔ اس کی عام مثالیں یہ ہیں کہ آپ کو ایسا لگے کہ آپ گر رہے ہیں یا آپ کو کسی نے اپنا نام لے کر پکارا ہے۔

اس دورانیے میں ایک اور عام واقعہ "مائیو کلونک جھٹکا" (myoclonic jerk) ہے۔ اگر آپ نے کبھی بغیر کسی وجہ کے اچانک چونک کر اٹھنے کا تجربہ کیا ہے، تو یہی مائیو کلونک جھٹکا ہے۔ یہ جھٹکے بظاہر عجیب لگتے ہیں لیکن بہت عام ہیں۔

پہلے ماہرین نیند کو پانچ مراحل میں تقسیم کرتے تھے، لیکن اب تیسرا اور چوتھا مرحلہ ملا کر صرف تین NREM مراحل اور ایک REM مرحلہ رہ گیا ہے۔

NREM مرحلہ 1:

یہ نیند کا پہلا مرحلہ ہے اور نسبتاً ہلکی نیند ہے۔ اسے بیداری اور نیند کے درمیان منتقلی کا دورانیہ سمجھا جا سکتا ہے۔

اس مرحلے میں دماغ تھیٹا لہریں (theta waves) پیدا کرتا ہے، جو بہت آہستہ دماغی لہریں ہیں۔ یہ دورانیہ بہت مختصر ہوتا ہے (تقریباً 5 سے 10 منٹ)۔ اگر کسی کو اس مرحلے میں جگایا جائے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ مکمل سوئے نہیں تھے۔

NREM مرحلہ 2:

یہ نیند کا دوسرا مرحلہ ہے اور تقریباً 20 منٹ تک رہتا ہے۔

اس مرحلے میں:

- ❖ آپ اپنے ماحول سے کم واقف ہوتے ہیں۔

❖ جسم کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔

❖ سانس اور دل کی دھڑکن باقاعدہ ہو جاتی ہے۔

دماغ اس وقت تیز، لے دار دماغی لہروں (sleep spindles) پیدا کرتا ہے۔ جسم کا درجہ حرارت کم ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن سست ہو جاتی ہے۔ امریکن سلیپ فاؤنڈیشن کے مطابق، لوگ اپنی کل نیند کا تقریباً 50٪ اس مرحلے میں گزارتے ہیں۔

NREM مرحلہ 3:

اس مرحلے میں:

❖ پٹھے آرام کی حالت میں آجاتے ہیں۔

❖ بلڈ پریشر اور سانس کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔

❖ گہری نیند آتی ہے۔

اس مرحلے کو پہلے تیسرے اور چوتھے مرحلے میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ گہری، آہستہ دماغی لہروں (delta waves) کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لیے اسے ڈیلٹا نیند بھی کہا جاتا ہے۔

اس مرحلے میں لوگ کم ردِ عمل دکھاتے ہیں اور آس پاس کے شور اور حرکت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ مرحلہ ہلکی نیند اور بہت گہری نیند کے درمیان منتقلی کا کام کرتا ہے۔

پرانے مطالعوں کے مطابق، بستر پر پیشاب کرنا (bed-wetting) اکثر اسی گہری نیند کے مرحلے میں ہوتا ہے، لیکن کچھ نئے شواہد بتاتے ہیں کہ یہ دیگر مراحل میں بھی ہو سکتا ہے۔ نیند میں چلنا (sleepwalking) بھی اکثر اسی گہری نیند کے مرحلے میں ہوتا ہے۔

REM نیند:

اس مرحلے میں:

❖ دماغ زیادہ فعال ہو جاتا ہے۔

- ❖ جسم آرام کی حالت میں آجاتا ہے اور غیر متحرک ہو جاتا ہے۔
- ❖ خواب آتے ہیں۔
- ❖ آنکھیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں۔

زیادہ تر خواب چوتھے مرحلے یعنی REM نیند میں آتے ہیں۔ REM نیند آنکھوں کی تیز حرکت، سانس کی بڑھی ہوئی رفتار اور دماغی سرگرمیوں میں اضافے سے پہچانی جاتی ہے۔ امریکن سلیپ فاؤنڈیشن کے مطابق، لوگ اپنی کل نیند کا تقریباً 20٪ اس مرحلے میں گزارتے ہیں۔

REM نیند کو متضاد نیند (paradoxical sleep) بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس میں دماغ اور دیگر جسمانی نظام زیادہ فعال ہوتے ہیں، لیکن رضاکارانہ پٹھے غیر متحرک ہو جاتے ہیں۔ خواب زیادہ دماغی سرگرمی کی وجہ سے آتے ہیں، لیکن رضاکارانہ پٹھے حرکت نہیں کرتے۔

(ماخذ: https://www.verywellhealth.com/the-four-stages-of-sleep-2795920)

نیند کے صحیح اور غلط نمونے

1. نیند شروع کرنے کا بہترین وقت:

میلاٹونن کا مرحلہ (شام 9 بجے سے رات 12 بجے تک):

اس وقت نیند شروع کرنا بہتر ہے، کیونکہ اس وقت جسم میں میلاٹونن ہارمون زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے جو گہری اور معیاری نیند کو فروغ دیتا ہے۔

2. نیند شروع کرنے کا غیر موزوں وقت:

رات 12 بجے سے صبح 3 بجے تک:

اس وقت نیند شروع کرنا مناسب نہیں، کیونکہ یہ پریشان کن نیند کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اس وقت سونے سے نیند کا معیار متاثر ہو سکتا ہے اور جاگنے کے بعد تھکاوٹ محسوس ہو سکتی ہے۔

3. تہجد کی اہمیت دنیا و آخرت میں:

رات / تہجد کی نماز | ایک سائنسی تجزیہ

تہجد کا مطلب ہے نیند سے جاگ کر رات کے آخری حصے میں نماز پڑھنا۔ یہ صرف نماز ہی نہیں بلکہ اپنی آرام دہ نیند کو چھوڑ کر اپنے خالق کے سامنے کھڑے ہونے کی مشق ہے۔ جو شخص باقاعدگی سے تہجد پڑھتا ہے، وہ کسی بھی مشکل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

تہجد کی نماز کا مطلب:

تہجد کی نماز ایک نفلی نماز ہے جس کا وقت رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ "تہجد" کا مطلب ہے "نیند چھوڑ دینا"۔ یہ نماز تمام نفلی نمازوں میں سب سے زیادہ اجر و ثواب والی ہے۔ تہجد کی نماز میں دعائیں قبول ہوتی ہیں کیونکہ اس وقت انسان اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔

تہجد کی نماز کا سائنسی تجزیہ:

1990 میں سائنٹیفک امریکن نے ایک تحقیقی مقالہ شائع کیا۔ یہ تحقیق بارسلونا یونیورسٹی میں کی گئی، جس میں جانوروں اور انسانوں کے دماغ کی نیند کے دوران الیکٹروڈز کی مدد سے جانچ کی گئی۔ اس ٹیسٹ کو EEG کہا جاتا ہے جو کھوپڑی پر لگے چھوٹے الیکٹروڈز کی مدد سے دماغ کی برقی سرگرمی کو ریکارڈ کرتا ہے۔ دماغ کے خلیے ہر وقت فعال رہتے ہیں اور برقی اشاروں کے ذریعے بات چیت کرتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں EEG ریکارڈنگ پر لہروں کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد نیند کے بعد یادداشت کے نمونوں کا مطالعہ کرنا تھا۔

ایک اور تحقیق International Journal of Advances in Medical Sciences میں شائع ہوئی۔ اس تحقیق کا مقصد تہجد کی نماز کے جسمانی اور ذہنی صحت پر اثرات کا مطالعہ کرنا تھا۔ اس میں پچھلی تحقیقات کے ڈیٹا کو جمع کیا گیا تاکہ رات کی نماز اور تناؤ کے درمیان تعلق کو واضح کیا جا سکے۔

نتائج: تحقیقات سے پتہ چلا کہ نیند کے بعد انسانی یادداشت بڑھ جاتی ہے۔ رات کے آخری حصے میں نماز پڑھنا معافی مانگنے کا بہترین وقت ہے۔ ہم آسانی سے اپنے گناہوں کو یاد کر سکتے ہیں اور پاک دل سے توبہ کر سکتے ہیں۔

مطالعات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تہجد کی نماز پڑھنے سے پہلے اور بعد میں تناؤ کے ردِ عمل میں فرق آتا ہے۔ نماز کے بعد تناؤ کا ردِ عمل کم ہو جاتا ہے۔ جسم کا توازن ہارمونز کے نظام کے ذریعے کنٹرول ہوتا ہے جو مدافعتی

نظام کو بھی منظم کرتا ہے۔ ہارمون کورٹیسول کی سطح تناؤ، پریشانی اور افسردگی کو ظاہر کرتی ہے۔ تہجد کی نماز جسم کے بارے میں مثبت تاثر پیدا کرتی ہے، جس سے ہارمونز متوازن ہوتے ہیں۔ رات میں سجدہ کرنے سے دماغ کو آکسیجن سے بھرپور خون ملتا ہے۔ اس لیے ہائپو تھیلمس سے خارج ہونے والے ہارمون ACTH کا اخراج مستحکم رہتا ہے۔ مستحکم ACTH الفا اور بیٹا ریسیپٹرز کو مستحکم رکھتا ہے اور کورٹیسول کی سطح کو کم کرتا ہے۔ اس سے مثبت مدافعتی نظام بنتا ہے۔

تہجد کی نماز تناؤ کے ردِ عمل پر نمایاں اثر ڈالتی ہے، یادداشت بڑھاتی ہے، مثبت جذبات کو فروغ دیتی ہے، اور جسمانی صحت کو بہتر بناتی ہے۔ اسی طرح کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ رات کی نماز ہائی بلڈ پریشر کو بھی مستحکم کر سکتی ہے۔

اس پرسکون وقت میں اپنے خالق سے ملاقات روحانی تعلق کو مضبوط بناتی ہے۔ یہ ذہنی، جسمانی اور روحانی صحت کو بہتر بناتی ہے۔ اللہ ہم سب کو تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(حوالہ: https://subjecteducator.com/tahajjud/)

بچوں اور نوجوانوں کے لیے سورۃ النباء پر تین تحقیقی اسائنمنٹس

زبان اور سائنسی نقطہ نظر پر مرکوز:

اسائنمنٹ 1: سورۃ النبأ کی لسانی تجزیہ

مقصد: سورۃ النبأ کے لسانی انداز، ساخت اور موضوعات کا جائزہ لینا۔

اقدامات:

1. الفاظ کا تجزیہ:

- ❖ سورۃ النبأ سے 10 اہم عربی الفاظ کو شناخت کریں اور لکھیں۔
- ❖ ان کا انگریزی اور کسی دوسری زبان (مثلاً اردو یا رومن اردو) میں ترجمہ کریں۔
- ❖ ان الفاظ کی جڑیں اور ان کے معنی کیسے معاون ہیں، اس پر بات کریں۔

2. موضوع کی شناخت:

- سورۃ النبأ کے بنیادی موضوعات کا خلاصہ لکھیں۔
- بیان کریں کہ قرآن مخاطب کو متوجہ کرنے کے لیے سوالیہ انداز کیسے استعمال کرتا ہے۔

3. بیانیہ طریقے:

- تکرار اور قدرتی وسائل کے ذکر کی مثالیں تلاش کریں۔
- ان کے سمجھنے اور جذباتی وابستگی پر اثرات کی وضاحت کریں۔

اسائنمنٹ 2: سورۃ النبأ میں سائنسی تصورات

مقصد: سورۃ النبأ میں موجود سائنسی تصورات کو دریافت کرنا۔

اقدامات:

1. زمین اور پہاڑ:

- آیت: "اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح؟" (78:7) کا مطالعہ کریں۔
- تحقیق کریں کہ پہاڑ زمین کی پرت (پلیٹ ٹیکٹونکس) کو کیسے مستحکم کرتے ہیں۔
- قرآن کی تشریح اور سائنسی نتائج کا موازنہ کرتے ہوئے ایک مختصر پیراگراف لکھیں۔

2. نیند بحیثیت آرام:

- آیت: "اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا" (78:9) کا مطالعہ کریں۔
- نیند کے جسمانی اور ذہنی صحت پر فوائد پر تحقیق کریں۔
- نیند کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ایک پوسٹر بنائیں۔

اسائنمنٹ 3: عکاسی اور عملی سمجھ بوجھ

مقصد: سورہ کے اسباق پر غور کرنا اور انہیں روزمرہ زندگی میں لاگو کرنا۔

اقدامات:

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

1. اخلاقی اسباق:

- ❖ سورۃ النبأ کے اہم اخلاقی پیغامات (مثلاً جوابدہی، قیامت) کی شناخت کریں۔
- ❖ ایک عکاسی جورنل لکھیں کہ یہ تعلیمات روزمرہ اعمال کو کیسے متاثر کرسکتی ہیں۔

2. مباحثہ سرگرمی:

- ❖ خاندان یا دوستوں کے ساتھ سورہ کی آج کی اہمیت پر مباحثہ کریں۔
- ❖ مباحثے کے اہم نکات کو رپورٹ کی شکل میں لکھیں۔

یہ اسائنمنٹس تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور تحقیق کے ذریعے سمجھ کو فروغ دینے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

اسائنمنٹ 4: سورۃ النبأ میں غذائی اجزاء کی دریافت

مقصد: بچوں اور نوجوانوں کو سورۃ النبأ میں موجود اہم غذائی اجزاء (کاربوہائیڈریٹس، پروٹینز، وٹامنز و منرلز، چکنائی، اور پانی) کی شناخت اور انسان کی غذا سے ان کے تعلق کو سمجھنے میں مدد کرنا۔

اسائنمنٹ کے اقدامات

1. سورہ میں غذائی اجزاء کی شناخت

- ❖ سورۃ النبأ کو غور سے پڑھیں اور ایسی آیات کو تلاش کریں جن میں غذائی اجزاء یا ان سے متعلق قدرتی عناصر یا عمل کا ذکر ہو۔ مندرجہ ذیل گائیڈ استعمال کریں:

1. کاربوہائیڈریٹس

- ❖ اناج اور سبزیوں کا ذکر (آیت 15: "تاکہ ہم اس کے ذریعے اناج اور سبزیاں اگائیں")۔
- ❖ تحقیق کریں کہ گندم، چاول، مکئی جیسے اناج کاربوہائیڈریٹس سے بھرپور ہوتے ہیں اور جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔

2. پروٹینز

- ❖ سبزیوں کا ذکر اور ان کا دالوں، پھلیوں اور گری دار میووں کی پیداوار میں کردار (آیت 15)۔

❖ تحقیق کریں کہ یہ پودے پروٹین کی مقدار بڑھاتے ہیں اور نشوونما اور مرمت کے لیے ضروری ہیں۔

3. وٹامنز اور منرلز

❖ باغات اور گھنے باغات کا ذکر (آیت 16: "اور گھنے باغات")۔

❖ تحقیق کریں کہ باغات میں پھل اور سبزیاں وٹامنز (جیسے وٹامن سی) اور منرلز (جیسے آئرن اور کیلشیم) سے بھرپور ہوتے ہیں۔

4. چکنائی

❖ سبزیوں اور اناج کا ذکر اور ان کے بیجوں اور پودوں سے تیل کی پیداوار میں کردار۔

❖ تحقیق کریں کہ صحت مند چکنائی دماغی افعال اور عمومی صحت کے لیے ضروری ہے۔

5. پانی

❖ بارش کا ذکر (آیت 14: "اور ہم نے بادلوں سے موسلادھار پانی برسایا")۔

❖ وضاحت کریں کہ پانی فصلوں کی نشوونما اور انسانوں میں ہائیڈریشن کے لیے کتنا ضروری ہے۔

2. تحقیق اور تحریر

ہر جزو کے لیے:

❖ ایک مختصر پیراگراف لکھیں کہ سورہ اس غذائی جزو سے کیسے متعلق ہے۔

❖ آیت کا حوالہ اور انسانی صحت کے لیے اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

3. تخلیقی سرگرمی

❖ آپشن اے: ایک ڈایاگرام بنائیں جو بارش، سبزہ اور غذائی اجزاء کے درمیان تعلق کو دکھائے (مثلاً، ایک فلو چارٹ جو بارش سے شروع ہو کر اناج، پھل اور ان کے غذائی اجزاء تک جائے)۔

❖ آپشن بی: ایک کولاج یا پوسٹر بنائیں جس میں ان پانچ غذائی اجزاء والی غذاؤں اور ان سے متعلق آیات کی تصاویر شامل ہوں۔

4. پریزنٹیشن

❖ ایک مختصر 2–3 منٹ کی پریزنٹیشن تیار کریں جس میں آپ نے سورۃ النبأ اور اہم غذائی اجزاء کے درمیان تعلق کے بارے میں جو کچھ سیکھا، اس کی وضاحت کریں۔

❖ اپنے خاندان یا کلاس کے ساتھ شیئر کریں کہ قرآن روحانی اور جسمانی صحت دونوں سے کیسے جڑا ہوا ہے۔

یہ اسائنمنٹ قرآنی مطالعے کو سائنس اور صحت کی تعلیم سے جوڑتی ہے، جو بچوں اور نوجوانوں کو تخلیق میں الٰہی حکمت کو سراہنے کی ترغیب دیتی ہے۔

سورۃ النبأ (قرآن کی سورہ نمبر 78) مختلف قدرتی مظاہر اور کائناتی حقائق پر روشنی ڈالتی ہے جو مومنوں اور سائنسدانوں دونوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں۔ یہاں اس سورہ سے متعلق کچھ موضوعات اور الفاظ کی وضاحت پیش ہے:

1. زمین بحیثیت انسان کی بنیادی رہائش گاہ

❖ "زمین کا نقشہ": قرآن زمین کو قالین کی طرح پھیلا ہوا بیان کرتا ہے (والارض مھاداً)، جو انسانوں کے لیے موزوں رہائش گاہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کی خصوصیات میں پانی اور آکسیجن کی موجودگی، مستحکم موسم، حفاظتی مقناطیسی میدان، اور سورج کے قریب ہونا شامل ہے جو درجہ حرارت کو معتدل رکھتا ہے۔

❖ مریخ یا مشتری نہیں: مریخ میں مناسب ماحول اور مائع پانی نہیں ہے، اور مشتری گیس کا دیو ہے جو انسانی زندگی کے لیے نامناسب ہے۔

2. سورج اور چاند: اصل روشنی اور منعکس روشنی

❖ سورج کی روشنی: قرآن میں سورج کو چراغ (سراج) کہا گیا ہے، جو توانائی اور روشنی کا ذریعہ ہے، جو نیوکلیئر فیوژن کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ سائنسی طور پر، سورج برقی مقناطیسی شعاعیں خارج کرتا ہے جو زمین پر

زندگی کے لیے ضروری ہیں۔

❖ چاند کی روشنی: چاند کو منیر کہا گیا ہے، جو سورج کی روشنی کی عکاسی کرتا ہے، جو جدید سائنس سے مطابقت رکھتا ہے۔

3. سات آسمان

❖ قرآن میں سات آسمانوں کا ذکر بار بار آتا ہے (سبع سماوات)، لیکن سائنس نے زمین کے ماحول کی تہوں کے بارے میں بات کی ہے جو سات ہیں، مگر یہ قرآن کے سات آسمانوں سے مختلف ہیں۔

❖ نوٹ: سائنس ابھی تک سات آسمانوں کے بارے میں واضح معلومات فراہم نہیں کر سکی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن سائنس سے کہیں آگے ہے، الحمدللہ۔

❖ سائنس زمین کی فضا کی تہوں کے بارے میں بتاتی ہے، لیکن یہ سات آسمانوں سے مختلف ہیں، کیونکہ کوئی بھی ان تہوں کو آسانی سے پار کر سکتا ہے۔ سات آسمانوں کے معنی کو قرآن اور سنت کی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔

❖ سائنس زمین کی فضا کی تہوں کے بارے میں بتاتی ہے، جو مختلف فوائد فراہم کرتی ہیں، مثلاً:

❖ زمین کی فضا کی تہیں: ٹروپوسفیئر، سٹریٹوسفیئر، میسوسفیئر، تھرموسفیئر، ایکسوسفیئر، آئونوسفیئر اور میگنیٹوسفیئر۔ **

4. کائناتی نظام اور انسانی زندگی

❖ سورۃ النبأ قدرتی مظاہر کی باریکیوں پر غور کرتی ہے، جیسے دن اور رات کا آنا جانا، زمین کی مستحکمی، اور آسمانی اجسام کا کردار۔ یہ سائنس کے مشاہدات سے میل کھاتے ہیں:

❖ زمین کا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔(tilt)

❖ سورج، چاند اور زمین کے درمیان کشش ثقل کے تعلقات سمندری لہروں اور استحکام کو کنٹرول کرتے

ہیں۔

قرآنی آیات اور سائنسی عکاسی:

- قرآن ایک سائنسی کتاب نہیں ہے، لیکن اس کی تفصیلات اکثر سائنسی دریافتوں سے ہم آہنگ ہوتی ہیں، جو انسانوں کو کائنات کی نشانیوں اور اپنے خالق کی حکمت پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)